نمودِ سحر

تحریکِ پاکستان کی مصوّر کہانی

(۱۹۰۵ تا ۱۹۴۷ء)

شائع کردہ:-

محکمہ قومی تعمیرِ نو، حکومتِ مغربی پاکستان

۸۷ - فیروز پور روڈ۔ لاہور

قیمت ۳۰ روپے

ایڈیٹوریل بورڈ

ریسرچ سکالر

پیشِ لفظ

محکمہ قومی تعمیرِ نو، حکومتِ مغربی پاکستان نے کچھ عرصہ قبل قومی آزادی کی جدّوجہد کے مختلف مراحل کو اُجاگر کرنے کے لئے ایک تصویری نمائش منعقد کی تھی۔

یہ نمائش اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلی کوشش تھی جو بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ اِس نمائش کا اہتمام لاہور، کراچی، مری اور پشاور میں کیا گیا، جہاں اسے نہ صرف عوام ہی میں بڑی مقبولیّت حاصل ہوئی بلکہ قومی اخبارات نے بھی اس کی اہمیّت اور افادیّت کو تسلیم کیا۔

چنانچہ اس نمائش کی مقبولیّت عامہ کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سلسلہ میں پاکستان کے گوشہ گوشہ سے جو بیش بہا تاریخی مواد بڑی کاوش سے حاصل کیا گیا ہے اسے مستقل طور پر محفوظ رکھنے کے لئے ایک البم کی صُورت میں شائع کیا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ دستاویزی البم ہماری نئی پود اور آنے والی نسلوں کو قیام پاکستان کی تاریخی جدّوجہد کے مختلف مرحلوں سے پُوری طرح روشناس کرائے گا اور انھیں خصوصًا جدّوجہد کے اس آخری مرحلے کی بابت قیمتی معلومات بہم پہنچائے گا۔ جس کے نتیجے میں قوم نے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ قیادت پاکستان حاصل کیا۔ علاوہ ازیں یہ البم تحریکِ آزادی سے وابستہ خواتین و حضرات کے ذہنوں میں اس ولولہ انگیز دور کی یادوں کے چراغ ایک بار پھر روشن کر دے گا۔

ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ ہماری یہ سعی شاید ہمہ گیر نوعیت کی حامل نہ ہو سکے تاہم اس بات کی پُوری کوشش کی گئی ہے کہ فراہم شدہ مواد کو حقیقت پسندانہ رنگ میں پیش کیا جائے۔ یہاں اس حقیقت کا اعتراف بھی ضروری ہے کہ اس منصوبے کے آغاز کا سہرا سابق سکرٹری اطلاعات حکومتِ مغربی پاکستان جناب مسعود الرؤف سی۔ایس۔پی کے سر ہے۔ ہم ایڈیٹوریل بورڈ کے اراکین اور قومی تعمیرِ نو کے ریسرچ سکالرز کی مساعی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کرمفرماؤں کے بھی ممنون ہیں جنھوں نے نادر و نایاب تصاویر اور دستاویزات فراہم کرنے میں ہمارے ساتھ فراخدلانہ تعاون کیا۔

ایم۔ یُوسف (سی۔ایس۔پی)

ڈائرکٹر محکمہ قومی تعمیرِ نو حکومتِ مغربی پاکستان۔ لاہور

۲۷ر جُون سنہ ۱۹۷۰ء

جدّوجہدِ آزادی

مسلمانانِ ہند کی نشاۃِ ثانیہ کی جو داستان ان کی سیاسی بیداری پر منتج ہوئی اور جس کی بدولت پاکستان معرضِ وجود میں آیا در اصل ۱۸۵۷ء میں آزادی کی قومی تحریک کی ناکامی سے شروع ہوتی ہے۔ یہ سر سیّد احمد خان تھے جنھوں نے اپنی معرکۃ الآرا، کتاب " اسباب بغاوتِ ہند" میں اس بغاوت کے محرّکات و عوامل کا نہایت مدلّل اور بے باکانہ جائزہ پیش کیا۔ اُنھوں نے لکھا کہ گذشتہ کئی برسوں کے دوران انگریزوں کی مجموعی غلط کاریوں، عیسائی مشنریوں کی سرکاری سرپرستی بنیوں اور مہاجنوں کی آزادانہ لوٹ کھسوٹ، عالم گیر بے روزگاری، دیسی صنعتوں کی تباہی اور حکمرانوں اور محکوموں کے مابین بُعد سے مسلمان (جن کو نظم و نسق کے بڑے بڑے عُہدوں سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نکالا گیا) بہت بُری طرح متأثر ہوئے اور اُن میں بےچینی کی لہر دوڑ گئی۔

سر سیّد احمد خان نے مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند اور عزائم کو تازہ کرنے کے لئے متعدّد تدابیر اختیار کیں۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ برّ صغیر کے مسلمانوں کی ثقافتی نشاۃ ثانیہ پر معاشرتی زندگی کی تجدید کے ساتھ ساتھ ان کی سیاسی بحالی کا اہتمام بھی ہو۔ یہ تدابیر اور ان کے وسیع اثرات اس تحریک پر منتج ہوئے جو علی گڑھ تحریک کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں سر سیّد احمد خان کے علاوہ نواب محسن الملک، نواب وقار الملک، مولانا الطاف حسین حالیؔ، علّامہ شبلیؔ نعمانی اور مولانا نذیر احمد دہلوی نے نمایاں حصّہ لیا۔

تحریک علی گڑھ نے رعایا اور حکمرانوں کے درمیان فاصلہ کم کر کے ان کے باہمی تعلّقات میں استواری پیدا کی۔ سر سیّد احمد خان نے اپنے رسائل کے ذریعے ایک عقلمندانہ مذہبی نقطۂ نظر کا احیائ مغربی اور مشرقی علوم کی ترویج، مسلمانوں کے دِلوں میں اپنی گذشتہ شان و شوکت کی یاد تازہ کرنا، اور نئی ثقافتی اقدار کی ترویج و اشاعت اپنا مقصد قرار دیا جس کی بدولت مسلمانوں کی ایک ایسی مرکزی قیادت اُبھری جس نے آگے چل کر مسلمانوں کی سیاسی بیداری میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ اُردو ادب کی نشاۃِ ثانیہ کے ساتھ بامقصد اور بامعنی نظم و نثر کا آغاز ہوا جس کے ذریعے مذکورہ تحریک کا پیغام زیادہ عام ہوا اور اس کا مُسلم معاشرے پر گہرا اثر پڑا۔ سندھ مدرسۃ الاسلام، اسلامیہ کالج پشاور، مسلم مدرسہ کلکتّہ، ندوۃ العلماء لکھنؤ اور انجمن حمایتِ اسلام لاہور اور بعد میں اسلامیہ کالج لاہور کا قیام کسی نہ کسی طور تحریک علی گڑھ کے نتائج و اثرات تھے۔ اِس تحریک کو سر سیّد احمد خان کی قائم کردہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے مزید قوّت اور وُسعت حاصل ہوئی۔

سر سیّد احمد خان اپنی قومی زندگی کے اوائل میں متحدہ ہندوستان کے حامی تھے لیکن جب اردو ہندی تنازعہ اور مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے تعصّبات نے تیزی اور شدّت اختیار کی تو اُنھوں نے ایسے خیالات کا اظہار کرنا شروع کیا جو دو قومی نظریئے کے حامل نظر آتے تھے۔ اُنھوں نے مسلمانوں کو انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ بلکہ وُہ تو حقیقت میں اس وقت تک مسلمانوں کے عملی سیاسیات میں حصّہ لینے کے خلاف تھے جب تک وہ اپنے آپ کو ہر پہلو سے مکمّل طور پر تیّار نہ کر لیں۔

سیاسی عمل کا وقت سر سید احمد خان کی وفات کے چند سال بعد شروع ہوا۔ ۱۹۰۵ء میں تقسیم بنگال کے نتیجے میں مشرقی بنگال اور آسام کے نام سے ایک نیا مسلم اکثریت کا صُوبہ معرضِ وجود میں آیا، جس کا صدر مقام عرصۂ دراز سے فراموش شُدہ شہر ڈھاکہ قرار دیا گیا۔ اس سے بنگال کے مسلمانوں میں خود اعتمادی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ اس سے ان کی توقّعات کی تکمیل کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا تھا۔ اگلے سال سر آغا خان کی سرکردگی میں ستّر مسلمانوں پر مشتمل

ایک وفد وائسرائے ہند سے ملا۔ یہ وفد شملہ وفد کے نام سے مشہور ہے جس نے وائسرائے کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کی حالت کا جائزہ صرف تعداد سے نہ لیا جائے بلکہ ان کی سیاسی اہمیت کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ وفد نے مسلمانوں کے لئے جُداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ منظور ہوا۔

تین ماہ کے بعد ڈھاکہ کے مقام پر آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں حکومت سے وفاداری کا احساس پیدا کیا جائے اور دُوسرا مقصد یہ تھا کہ ان کے سیاسی حقوق و مفادات کو ترقی دی جائے۔ اور ان کی ضروریات اور خواہشات سے حکومت کو آگاہ کیا جائے۔ تیسرا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے افراد کے مابین باہمی رنجش پیدا نہ ہونے دی جائے۔ ۱۹۰۹ء کی منٹو مارلے اصلاحات میں مسلمانوں کے لئے جُداگانہ انتخابات کا حق تسلیم کیا گیا۔ جس سے مُسلم سیاسیات کا پہلا مرحلہ شروع ہوا اور اس سے خوش آئند امیدیں وابستہ نظر آئیں۔

تاہم حالات نے جلد ہی ابتر صُورت اختیار کی۔ ۱۹۱۲ء میں ہندوؤں میں عام بےچینی اور ان کی دہشت پسندانہ تحریک کے نتیجے میں تقسیم بنگال کی تنسیخ ہوئی۔ اس سے مسلمانوں میں مایُوسی پھیل گئی۔ کیونکہ ان کو بار بار یہ کہا گیا تھا کہ تقسیم بنگال ایک حقیقتِ قائمہ ہے۔ ۱۹۱۳ء میں مسلمانوں کے اُس ہجوم پر اندھا دھند فائرنگ نے جلتی پر تیل کا کام کیا جو مسجد کان پُور کے ایک حصے کے مسمار ہونے پر احتجاج کرنے کے لئے اکٹھا ہوا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ عالمِ اسلام کے خلاف ملوکیت کی ریشہ دوانیوں، (اٹلی) یُونان اور ترکی کے مابین جنگ، اور جنگِ بلقان (جس نے خلافتِ عثمانیہ کو اپنے بڑے حصہ سے محروم کر دیا تھا) کے واقعات سے ہندوستانی مُسلمانوں کو یہ احساس ہوا کہ وہ ہر جگہ مات کھا گئے۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگِ عظیم چھڑ گئی، خلافتِ عثمانیہ جرمنی کا حلیف بنا، اس امر نے مُسلمانوں کو ایک دوراہے پر لا کھڑا کیا اور اس شش و پنج میں پڑ گئے کہ وہ برطانیہ کی جنگی کوششوں کا ساتھ دیں یا اس کی مخالفت کریں۔ کیونکہ وہ دِل سے تُرکی کے حامی تھے۔ مسلمانوں نے اس موقع پر تُرکی کے حق میں جو مظاہرے کئے ان کے نتیجہ میں مولانا ظفر علی خان، مولانا محمّد علی اور مولانا شوکت علی جیسے مسلمان رہنماؤں کو قید و بند کی صُعُوبتیں جھیلنی پڑیں۔

برطانیہ سے مسلمانوں کی اس ناراضگی سے انڈین نیشنل نے فائدہ اُٹھایا، چنانچہ ۱۹۱۶ء میں جب لکھنؤ کے مقام پر کانگرس اور لیگ کے الگ الگ سیشن منعقد ہو رہے تھے ان میں ایک معاہدہ ہوا جو اپنی نوعیت کا پہلا اور آخری معاہدہ تھا۔ یہ معاہدہ میثاقِ لکھنؤ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ معاہدہ مسلمانوں کے لئے نقصان دِہ تھا کیونکہ مسلم اقلیتی صُوبوں میں ان کو جو خصُوصی مراعات حاصل ہوئیں اس سے اُنھوں نے پنجاب اور بنگال میں اپنی اکثریت کھو دی جہاں وہ تعداد میں ہندوؤں سے زیادہ تھے۔

جنگ میں ترکی کی شکست، نظامِ خلافت کی تحقیر اور برطانوی استعماریت کے جُوئے سے اپنی گلوخلاصی کرنے کی خواہش نے تحریکِ خلافت کو جنم دیا۔ کانگرس نے بھی جلّیاں والہ باغ کے حادثہ کے بعد اِس جدّوجہد میں شرکت کی اور عدم تشدّد پر مبنی عام سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی۔ جس کا مقصد حکومت سے زندگی کے ہر شعبے میں ترکِ موالات کرنا تھا۔ اِس تحریک نے اِس قدر شدّت اختیار کی کہ نظم و نسق کی ساری مشینری شل ہو کے رہ گئی۔ چنانچہ انگریز ہندوستانیوں کو کچھ اختیارات دینے پر مجبور ہو گئے۔ مسلمان اِس جدّوجہد میں پیش پیش تھے۔ گرفتار شدگان میں تو ۸۰ فی صد مسلمان تھے۔ تحریکِ خلافت سے ایک دوسری تحریک پیدا ہوئی جو تحریکِ ہجرت کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان افغانستان ہجرت کر کے وہاں سے ہندوستان پر حملہ کرنے کی تیاری کریں۔ سندھ، پنجاب اور صُوبہ سرحد کے ہزاروں مسلمان اپنا مال و متاع کوڑیوں کے مول فروخت کر کے افغانستان کو ہجرت کر گئے۔ خلافت کی تحریک پُورے جوبن پر تھی جب مہاتما گاندھی نے چورا چوری کے متشدّدانہ واقعہ کی آڑ لے کر تحریکِ سول نافرمانی بند کر دی اس سے مسلمان مایُوس ہو گئے، افغانستان میں ناکامی کے بعد جب مسلمان وہاں سے واپس

لوٹے تو اس مایوسی نے اور بھی شدت اختیار کرلی۔

ترکِ موالات اور تحریکِ خلافت کے خاتمہ کے فوراً بعد ہندو سیاسیات نے مخالفانہ روش اختیار کرلی۔ دوسری دو تحریکیں پیدا ہوئیں۔ شدھی کی تحریک جس کا مطلب مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا تاکہ ایک ہم آہنگ ہندو قوم پیدا کی جائے اور سنگٹھن تحریک، جس کا مطلب ہندوؤں کو ایک الگ عسکری پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور فوجی نوعیت کی تحریکوں کو پیدا کرنا تھا۔

اِن تحریکوں کے جواب میں بعض مسلمان رہنماؤں نے بھی تبلیغی اور تنظیمی تحریکیں شروع کیں۔ لیکن ان کا دائرہ اثر محدود تھا کیونکہ بیشتر مسلمان رہنما مخلص "قوم پرست" تھے اور وہ باہم تلخیوں میں اضافہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ تاہم ہندو لیڈروں نے اپنا کام جاری رکھا۔ اس سے تصادم اس قدر تیز ہوا کہ ہندوستان کے طول وعرض میں فرقہ وارانہ فساد ہونے لگے اور ایک طرح کی خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ صرف بنگال میں ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۲۷ء تک پینتیس ہزار عورتیں اغوا کی گئیں اور بداخلاقی، زندہ جلانے اور قتل وغارت اور آتش زنی کے اَن گنت واقعات ظہور میں آئے۔

ایسے حالات کے پس منظر میں نہرو رپورٹ شائع ہوئی جس میں ہندوستان میں مستقبل کے آئین کا ڈھانچہ پیش کیا گیا تھا۔ اس رپورٹ نے بھی جلتی پر تیل کا کام کیا کیونکہ اس میں میثاق لکھنؤ کے تحت مسلمانوں سے کی گئی زیادتیوں کا ازالہ کرنے کی بجائے مسلمانوں کا حق جداگانہ نیابت چھیننے کی کوشش کی گئی۔ ان حالات کے پیش نظر ۱۹۲۹ء میں سر آغا خان (مرحوم) کی صدارت میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس ہوئی جس میں تمام طبقوں، جماعتوں اور مفادات کے نمائندے شامل ہوئے۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں کے قومی مطالبات کی تشکیل کی گئی جو بعد میں جناح چودہ نکات کے نام سے مشہور ہوئے۔

ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ وفاقی طرز حکومت جس میں صوبوں کو باقیماندہ اختیارات حاصل ہوں۔

۲۔ یکساں طرز کی صوبائی خود مختاری۔

۳۔ تمام قانون ساز اسمبلیوں میں کسی صوبے میں بھی اکثریت کو اقلیت یا مساوات میں تبدیل کیے بغیر اقلیتوں کی تسلی بخش اور مؤثر نمائندگی۔

۴۔ مرکزی مقننہ میں مسلمانوں کی ایک تہائی نمائندگی۔

۵۔ جداگانہ طرزِ انتخاب۔

۶۔ کوئی علاقائی تقسیم نو پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مسلمانوں کی اکثریت پر اثر انداز نہ ہونے پائے۔

۷۔ تمام مذہبی فرقوں کو پوری آزادی دی جائے۔

۸۔ کسی مقننہ میں ایسا کوئی قانون یا قرارداد منظور نہ ہو جسے اس سے متاثر ہونے والے فرقے کی ۳/۴ اکثریت کی منظوری حاصل نہ ہو۔

۹۔ بمبئی پریذیڈنسی سے سندھ کی علیحدگی۔

۱۰۔ صوبہ شمال مغربی سرحد اور بلوچستان میں نفاذِ اصلاحات۔

۱۱۔ مسلمانوں کی ثقافت، تعلیم، زبان، مذہب، شخصی قوانین اور خیراتی اداروں کے تحفظ کا خاطر خواہ آئینی اہتمام۔

۱۲۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کا تسلی بخش حصہ۔

۱۳۔ ایسی کوئی مرکزی یا صوبائی کابینہ نہ بنائی جائے جس میں کم سے کم ۱/۳ مسلمان وزیر شامل نہ ہوں۔

۱۴۔ شامل ہونے والی ریاستوں/صوبوں کی رضامندی کے بغیر آئین میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

ان چودہ نکات کی پشت پر کارفرما مقصد یہ تھا کہ چھ ہندو اکثریتی صوبوں کے مقابلے میں پانچ مسلم اکثریتی صوبے ایک کمزور مرکز کے تحت قائم ہوں تاکہ مسلمانوں پر غیر مسلموں کا غلبہ

نہ ہونے پائے۔

تاہم علامہ اقبالؒ کو اپنے تصوّر میں اس سے کچھ زیادہ نظر آیا۔ وہ یہ تھا کہ دو نظریات یعنی مُسلم نظریہ اور ہندو نظریہ آپس میں صحت مند مقابلے کے ذریعے قائم اور برقرار رہیں۔ اس کیلئے ضروری ہُوا کہ متعدّد باہمی مُتّصل مسلمان صُوبے ایک مملکت کی شکل اختیار کرلیں تاکہ وُہ اپنی قُوّتوں کو تنگ دائرے میں کام کرکے ضائع کرنے کی بجائے متّحد ہوکر جدّوجہد کریں۔ چنانچہ علّامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۰ء میں الہ آباد کے مقام پر آل انڈیا مسلم لیگ کے منعقدہ سیشن میں اپنے صدارتی خطبہ کے دوران فرمایا:۔

" ذاتی طور پر مَیں چودہ نکات کے مطالبات سے آگے بڑھوں گا۔ مَیں پنجاب، شمال مغربی صُوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ایک واحد ریاست کی صُورت میں یکجا دیکھنا پسند کروں گا سیلف گورنمنٹ برطانوی سلطنت کے اندر ہو یا اس کے بغیر مجھے ایک متحدہ شمال مغربی مُسلم ریاست کا قیام، مسلمانوں کم ازکم شمال مغربی ہندوستان کے مُسلمانوں کا آخری نصب العین نظر آتا ہے۔"

اُنہوں نے ہندُوؤں یا مسلمانوں کے اس شک کو دُور کرنے کے لئے جو ان کی اس خواہش سے پیدا ہوسکتا ہے کہ " ہنگامی حالات میں حکومت ہند سے بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حصُولِ وسائل کیونکر ہو یہ یقین دلایا کہ " شمال مغربی ہندوستان کے مسلمان کسی غیر ملکی حملے کا خواہ وہ نظریاتی ہو یا عسکری، بہترین طور پر دفاع کرسکیں گے۔"

اِس دوران لندن میں ۳۲ - ۱۹۳۰ء کی گول میز کانفرنسیں منعقد ہوئیں جس میں برطانوی حکومت اور ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے مستقبل کی آئینی اصلاحات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس اہم اور نازک موڑ پر چودھری رحمت علی کی شخصیت اُبھر آتی ہے۔ وُہ کیمبرج یُونیورسٹی کے ایک طالب علم تھے جنھوں نے شاید علّامہ اقبال کے خطبۂ الہ آباد سے متأثّر ہوکر" پاکستان کی قومی تاریخ کا آغاز کیا۔ یہ چودھری رحمت علی ہی تھے جنھوں نے" پاکستان" کی اصطلاح وضع کی۔ انکے مطابق پ سے پنجاب، آ سے افغان (صوبۂ شمال مغربی سرحد)، ک سے کشمیر، س سے سندھ اور تان سے بلوچستان تھا۔ وُہ اپنے دوستوں کی معیّت میں گول میز کانفرنس کے مسلمان مندُوبین سے ملے اور ان پر زور دیا کہ وہ ہندوستانی وفاق کا نظریہ ترک کرکے اس کی بجائے پاکستان کا مطالبہ کریں۔ ان کی آواز پر کسی نے کان نہ دھرا۔ مُسلمان رہنما چودہ مطالبات کی بناء پر مصروفِ گفتگو رہے اور جب کوئی متّفقہ عہد نامہ ممکن نہ ہوسکا تو اس وقت کے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے کمیونل ایوارڈ کا اعلان کیا۔

کمیونل ایوارڈ کی دفعات کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں شامل کیا گیا اس کی رُو سے سندھ کو ایک علیٰحدہ صُوبہ کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ نظریاتی طور پر پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تسلیم کی گئی۔ صوبہ شمال مغربی سرحد میں اصطلاحات نافذ کی گئیں اور جُداگانہ طرزِ انتخابات کو برقرار رکھّا گیا۔

ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ۱۹۳۷ء ایک معرکۃ الآرا سال تھا۔ عام انتخابات ہوئے۔ کانگریس نے چھ ہندو اکثریتی صُوبوں میں اکثریت حاصل کی جب کہ مسلم لیگ کسی صُوبے میں نشستوں کی اکثریت حاصل نہ کرسکی تاہم ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مُسلم لیگ کے سیشن منعقدہ لکھنؤ میں پنجاب کے وزیرِ اعظم سر سکندر حیات خان، بنگال کے وزیرِ اعظم مولوی اے۔ کے فضل الحق اور آسام کے وزیرِ اعظم سر سعداللہ، قائدِ اعظم کی قیادت کے تحت اپنے حامیوں سمیت یکجا ہوئے اور اس طرح سے مسلمانوں کا ایک متّحدہ محاذ قائم ہوا۔ اسی سیشن میں آل انڈیا مسلم لیگ نے درجۂ نوآبادیات کی بجائے مکمّل خود مختاری کو اپنا آخری نصب العین قرار دیا۔

۱۹۳۷ء میں کانگریس نے جن سات صُوبوں میں اپنی وزارتیں مرتّب کیں اُن میں مسلم اکثریت کا صُوبہ شمال مغربی سرحد بھی شامل تھا۔ ان وزارتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کا مسئلہ پیدا ہُوا۔ کیونکہ ہندُو اکثریت کے صُوبوں میں سے تین میں کانگریس کے ٹکٹ پر کوئی مسلمان منتخب نہیں ہُوا تھا جب کہ یُوپی میں صرف ایک کانگرسی مسلمان منتخب ہُوا۔ کانگریس نے مسلم لیگ پارٹی کے لیڈروں

کو مخلوط وزارتیں بنانے کی دعوت دینے کی بجائے یا تو کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب واحد مسلمان ممبر کو وزیر بنایا اور یا کسی آزاد ممبر سے کابینہ میں ایک نشست کی خاطر اپنے حلف نامہ پر دستخط کروائے۔ اس طرح کانگریسی وزارتوں میں مسلمان وزیروں کی کوئی حیثیت نہ تھی اور وہ حکومت میں مسلم مفادات کا تحفّظ کرنے میں بے بس ثابت ہوئے۔ اس کے مندرجہ ذیل نتائج مرتّب ہوئے۔

ا - ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی میں بہت کمی واقع ہوئی۔

ب - بندے ماترم کو جو مسلمانوں کے خلاف ایک نعرۂ جنگ تھا قومی گیت کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اور صُوبائی قانون ساز اسمبلیوں کی کارروائی کا آغاز اسی گیت سے ہونے لگا۔

ج - عدالتوں میں اُردو کی جگہ سنسکرتی ہندی رائج کی گئی۔

د - واردھا نظامِ تعلیم رائج کیا گیا جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ ہندو معاشرہ کے روائیتی ثقافتی اقدار کا احیاء ہو۔

ھ - مسلم عوام بھی اپنے ہمسایوں کے مظالم اور حکومت کی مشینری کی زیادتیوں کا شکار ہوئے۔

کانگرسی حکومتوں کے مظالم کے خلاف غم و غصّہ بڑھتا چلا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگِ عظیم کے موقع پر جب کانگریس نے جنگی کوششوں میں تعاون نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ وزارتیں مستعفی ہو گئیں تو مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا اور برّ عظیم کے طول و عرض میں یومِ نجات منایا۔

کانگرس کے دو سالہ دورِ حکومت نے اپنے طرزِ عمل سے اس بات کا ثبوت بہم پہنچا دیا تھا کہ ہندوستان کے وفاقی آئین کے نفاذ کے بعد آنے والے دور کی صورت کیا ہو گی۔ اس نے مسلمانوں کو متحدہ ہندوستان کے وفاق سے اس حد تک بدظن اور بدگمان کر دیا تھا کہ مسلم اکثریت کے صُوبوں کے جُداگانہ وفاق کی باتیں کھُلم کھُلا ہو رہی تھیں۔ چودھری رحمت علی کی پاکستان قومی تحریک نے بھی اثرات پیدا کئے تھے اور ان کے نتیجے میں مُلک کے بعض حصّوں میں مجلسِ پاکستان قائم ہو چکی تھی۔ ۱۹۳۷ء میں علاّمہ اقبالؒ کی رہنمائی میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے شمال مغربی ہندوستان میں ایک مسلم قومی ریاست جو پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان پر مشتمل ہو، کے قیام کیلئے کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ علاّمہ اقبالؒ پہلے ہی سے قائدِ اعظم کو اپنے خطوط میں شمال مغربی اور شمال مشرقی ہندوستان میں ایک جُداگانہ مسلم ریاست کے قیام کی خواہش کا اظہار کر چکے تھے۔ سندھ صوبائی مسلم لیگ نے ایک جُداگانہ مسلم ریاست کے قیام کی قرارداد پاس کر کے پاکستان کی منزل کی طرف اپنا قدم اُٹھا دیا تھا۔ پھر کچھ مُسلمان دانشوروں نے ہندوستان کی تقسیم کی متعدّد سکیمیں تیّار کر لی تھیں۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء تک ایسی صورتِ حال پیدا ہو گئی کہ وہ عظیم فیصلہ کیا جائے جس کے تحت مسلمانوں کا سیاسی نصب العین ان کا اپنا جداگانہ خود مختار ملک بنے۔

مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے تاریخی قراردادِ پاکستان پاس کی جس میں کہا گیا:-

"اس ملک میں اس وقت تک کوئی آئینی منصوبہ قابلِ عمل نہ ہوگا جب تک مندرجہ ذیل بُنیادی اصُولوں پر اس کی تشکیل نہ ہو۔ یعنی جغرافیائی طور پر متّصل وحدتوں کی منطقوں کی صورت میں ایسی حد بندی نہ کی جائے جس کی تشکیل اس طرح ہو کہ جہاں ضروری ہو وہاں ایسا علاقائی ردّ و بدل ہو سکے۔ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہو (جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی علاقوں میں ہے)، کو ایسے ملایا جائے کہ وہ خود مُختار ریاستوں کی تشکیل کریں جس میں مشمولہ وحدتیں خود مختار اور آزاد ہوں"

بعد ازاں اپریل ۱۹۴۶ء کی قرارداد مسلم لیگ کے ذریعے دو کی بجائے ایک ریاست کا تصوّر پیش کیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان ایک ہی آزاد و خود مختار ریاست ہو گی۔

سر سٹیفورڈ کرپس ۱۹۴۲ء میں ہندوستان آئے تاکہ وہ جنگی کوششوں میں ہندوستانیوں کا سرگرم تعاون حاصل کریں۔ اُنھوں نے جو تجاویز پیش کیں وُہ کرپس تجاویز کے نام سے مشہور ہیں۔ ان تجاویز کا مطلب یہ تھا کہ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندے شامل ہوں۔ دفاع کی تمام تر ذمے داری وائسرائے کے کاندھوں پر ہو اور جنگ کے بعد ایک دستور ساز اسمبلی

کے لئے انتخابات ہوں اور اس بات کی گنجائش رکھی جائے کہ اگر بعض صوبے چاہیں تو اپنا جداگانہ وفاق بھی قائم کر سکیں۔ مسلم لیگ نے ان تجاویز کو مسترد کر دیا کیونکہ ان تجاویز میں قیام پاکستان کی کوئی واضح یقین دہانی نہیں تھی۔

کانگریس نے مسلم لیگ کے بغیر اقتدار پر قبضہ کرنے کی خاطر "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک شروع کی جس نے نہایت متشددانہ صورت اختیار کی اور اس کے نتیجے میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تمام اراکین اور ہزاروں دوسرے کانگرسی جیل بھیج دیئے گئے۔ مسلمانوں نے من حیث القوم اس تحریک میں شرکت نہیں کی۔

۱۹۴۶ء میں جنگ کے فوراً بعد جو عام انتخابات منعقد ہوئے ان میں مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی کی تمام مسلم نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور صوبوں میں ۴۹۵ مسلم نشستوں میں سے ۴۴۶ نشستوں پر قبضہ کر لیا۔ صرف صوبہ شمال مغربی سرحد میں مسلم لیگ اقتدار حاصل نہ کر سکی۔ بہرحال ان انتخابات سے اس بات میں کوئی شبہ نہ رہا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ اور ترجمان جماعت ہے اور یہ کہ مسلمانوں نے پاکستان کے حق میں اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔

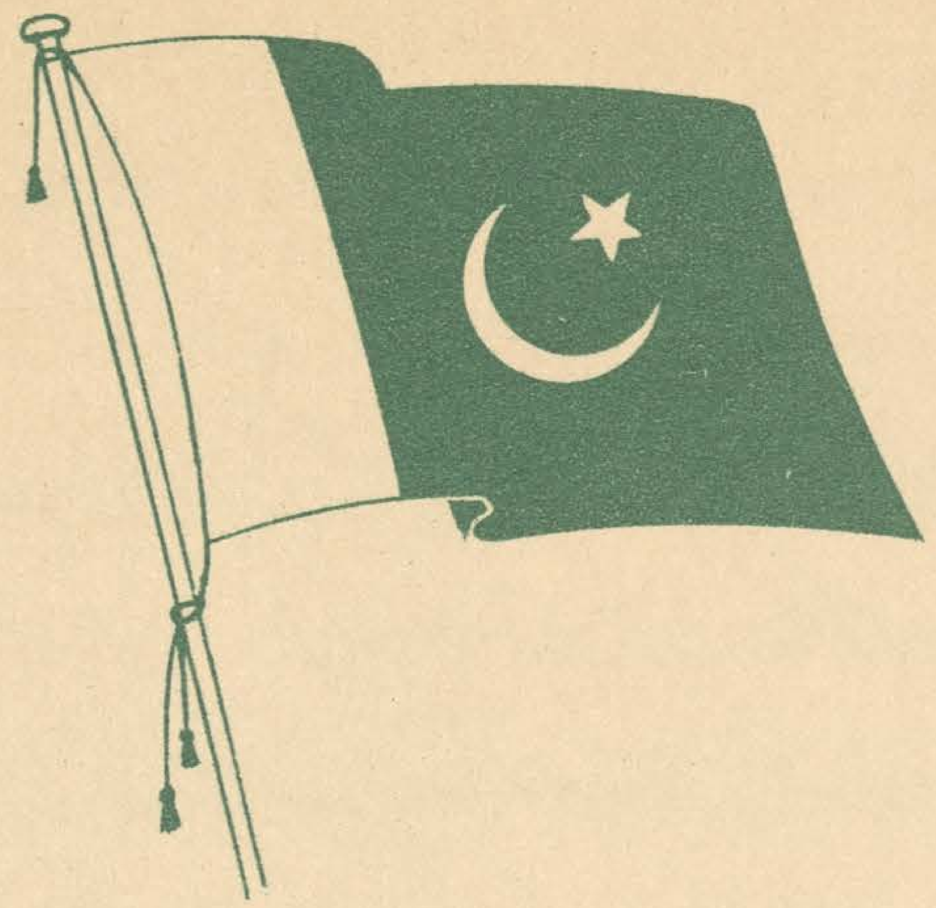
اسی سال انگلستان سے تین افراد پر مشتمل کیبنٹ مشن ہندوستان آیا۔ کیبنٹ مشن کی تجاویز میں ایک ایسی انڈین یونین کے قیام کا ذکر تھا جسے دفاع، امور خارجہ اور مواصلات پر کنٹرول حاصل ہو۔ اس کی دستور ساز اسمبلی کا انتخاب بالواسطہ ہو اور صوبائی اسمبلیوں کو اس کے انتخابی اداروں کی حیثیت حاصل ہو۔

دستور ساز اسمبلی کا ابتدائی سیشن ہو چکنے کے بعد اسے تین گروپوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ ایک گروپ پنجاب، صوبہ شمال مغربی سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ہو۔ اور تیسرے گروپ میں ہندو اکثریت کے صوبے شامل ہوں۔ کیونکہ ان تجاویز میں اس بات کا اہتمام کیا گیا تھا کہ صوبوں کا کوئی ایک گروپ یا دوسرے گروپ دس سال کے بعد انڈین یونین سے اپنے الحاق پر از سر نو غور کر سکتے ہیں۔ اس لئے مسلم لیگ نے کیبنٹ مشن کی تجاویز منظور کر لیں لیکن کانگرس مکر گئی اور یہ تجاویز بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔

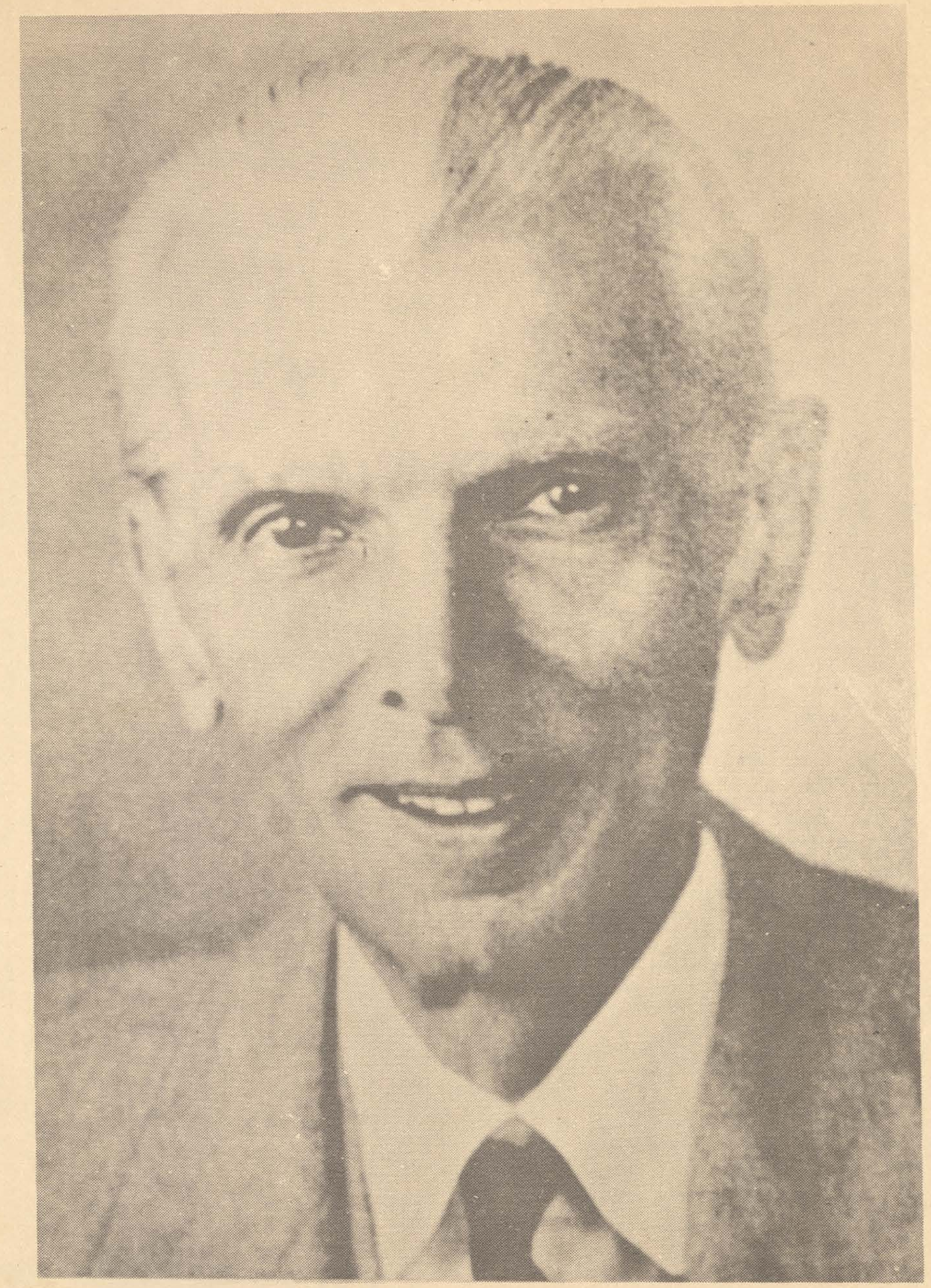
تین جون ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ لوئیس مونٹ بیٹن نے تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان کیا۔ اس کے مطابق بنگال اور پنجاب کو تقسیم ہونا تھا۔ آسام کے ضلع سلہٹ اور صوبہ شمال مغربی سرحد میں رائے شماری ہونی تھی۔ اور بلوچستان کے سرداروں کا جرگہ منعقد ہونا تھا۔ تاکہ ان علاقوں میں پاکستان کے بارے میں رائے عامہ معلوم ہو سکے۔ ان علاقوں کے مسلمانوں نے پاکستان کے حق میں فیصلہ کیا۔ سیرل ریڈ کلف کی صدارت میں دو حد بندی کمیشن قائم کئے گئے۔ تاکہ وہ بنگال اور پنجاب میں ہندوستان کی سرحدوں کا تعین کریں۔

مونٹ بیٹن کے اس منصوبے کے نتیجے میں قدرتی طور پر ہندوؤں میں مایوسی پھیل گئی۔ انہوں نے اسے مادر ہند کا دو ٹکڑے کرنا قرار دیا۔ غنڈوں اور لٹیروں کے مسلح جتھوں نے مشرقی پنجاب اور دہلی میں قتل اور غارت گری شروع کی۔ لوٹ مار، آتش زنی اور اغوا کے اتنے واقعات ہوئے اور اتنا زیادہ قتل عام ہوا کہ برعظیم کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کوئی دس لاکھ سے زائد مسلمان مارے گئے اور ایک کروڑ سے زائد مسلمانوں کے گھر اور مال و متاع چھن گئے۔

ان المناک حالات میں مونٹ بیٹن منصوبے پر عجلت میں عمل ہوا۔ لاکھوں مسلمانوں نے خون کا دریا پار کرتے ہوئے پاکستان کی طرف کوچ کیا۔ اس طرح پاکستان سب سے بڑی خود مختار مسلم مملکت اور دنیا کی پانچویں بڑی سلطنت کی حیثیت سے معرض وجود میں آیا۔ سر سید احمد خان نے جس جدوجہد کا آغاز کیا۔ محمد علی، شوکت علی، ظفر علی خان اور حسرت موہانی نے جسے قوت بخشی، جسے اقبال کے تصور کا فیضان حاصل ہوا۔ اور جسے قائد اعظم کی فعال قیادت میں قوت اور فعالیت حاصل ہوئی، بالآخر قیام پاکستان پر اختتام پذیر ہوئی۔ وہ پاکستان جسے اسلامی نظریہ کو عملی جامہ پہنانا ہے اور جس میں اس کے قیام و بقا اور مسلمانوں کی روحانی و مادی ترقی کا راز مضمر ہے۔



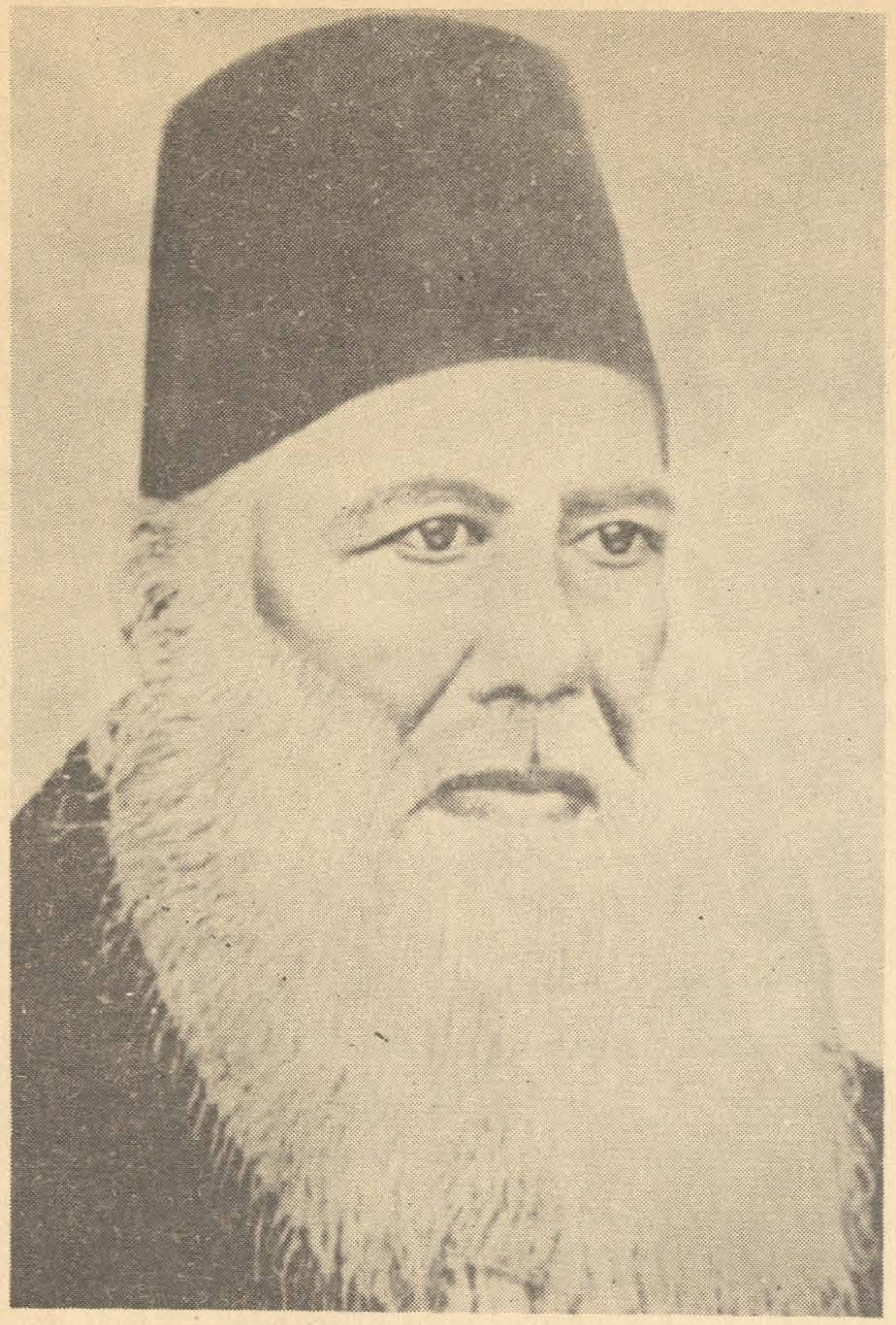
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارویں صدی میں ہندوستان میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا جو چراغ روشن کیا اور جسے شاہ عبدالعزیز شاہ محمدؐ اسحاق، شاہ احمد شہید بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید نے روشن رکھا۔ اسی طرح بے شمار اولیاء اور مجاہدین نے اُنیسویں صدی میں جو قُربانیاں دیں ان کے نتیجے میں بیسویں صدی میں قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پرچم تلے ایک آزاد خود مُختار مُسلم مملکت پاکستان معرضِ وجود میں آئی ۔



بابائے ملّت قائدِ اعظم محمدؐ علی جنّاح

جہادِ آزادی کا ہراول دستہ

ہماری قومی نشاۃِ ثانیہ کی تحریک کا پہلا مرحلہ انگریزوں کے خلاف، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی پر اختتام پذیر ہوا۔ اس ناکام کوشش کے بعد ہندوستان کے مسلمان، انگریز حکمرانوں کے قہر و غضب کا نشانہ بنے۔ انگریزوں نے مسلمانوں کو دبانے کی پالیسی اختیار کی اور معاشی اور تعلیمی میدانوں میں ان کو پسماندہ رکھا گیا۔ سر سیّد احمد خان ہمارے پہلے رہنما تھے جنھوں نے مُسلمانوں کی سربلندی کے لئے پرچم ہاتھ میں لیا۔ اُنھوں نے برِّعظیم کے مسلمانوں کو نہ صرف مغربی تعلیم کے حصول کی ترغیب دی بلکہ اپنی اخلاقی اور معاشرتی حالت بہتر بنانے کی بھی تاکید کی۔ ان کی مساعیِ جمیلہ بارور ہوئیں۔ مولانا شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالی، مولوی نذیر احمد، نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک جیسے مخلص اور ہمدردِ قوم رہنماؤں نے بھی ان کا پُورا پُورا ساتھ دیا۔ ہمارے یہ سارے زعماء، عالم، فاضل اور ادیب بھی تھے جنھوں نے اپنی جاندار اور بامقصد تحریروں کے ذریعے مُسلمانوں کو جدید صحت مند خیالات اور محرّک افکار سے آشنا کیا اور اس طرح مسلمانوں کی نشاۃِ جدید کی تحریک کا آغاز ہوا۔



سرسیّد احمد خان

سیّد احمد خان ۱۷ر اکتوبر ۱۸۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے اپنے زمانے کے مرّوجہ نظامِ تعلیم کے تحت علم حاصل کیا۔ فروری ۱۸۳۸ء میں ڈویژنل کمشنر آگرہ کے دفتر میں بطور نائب منشی ملازمت اختیار کی۔ اور ۱۸۴۶ء میں منصف کے عُہدے پر ترقّی پا گئے۔ ان کی مشہور کتاب آثار الصنادید ۱۸۵۵ء میں شائع ہوئی

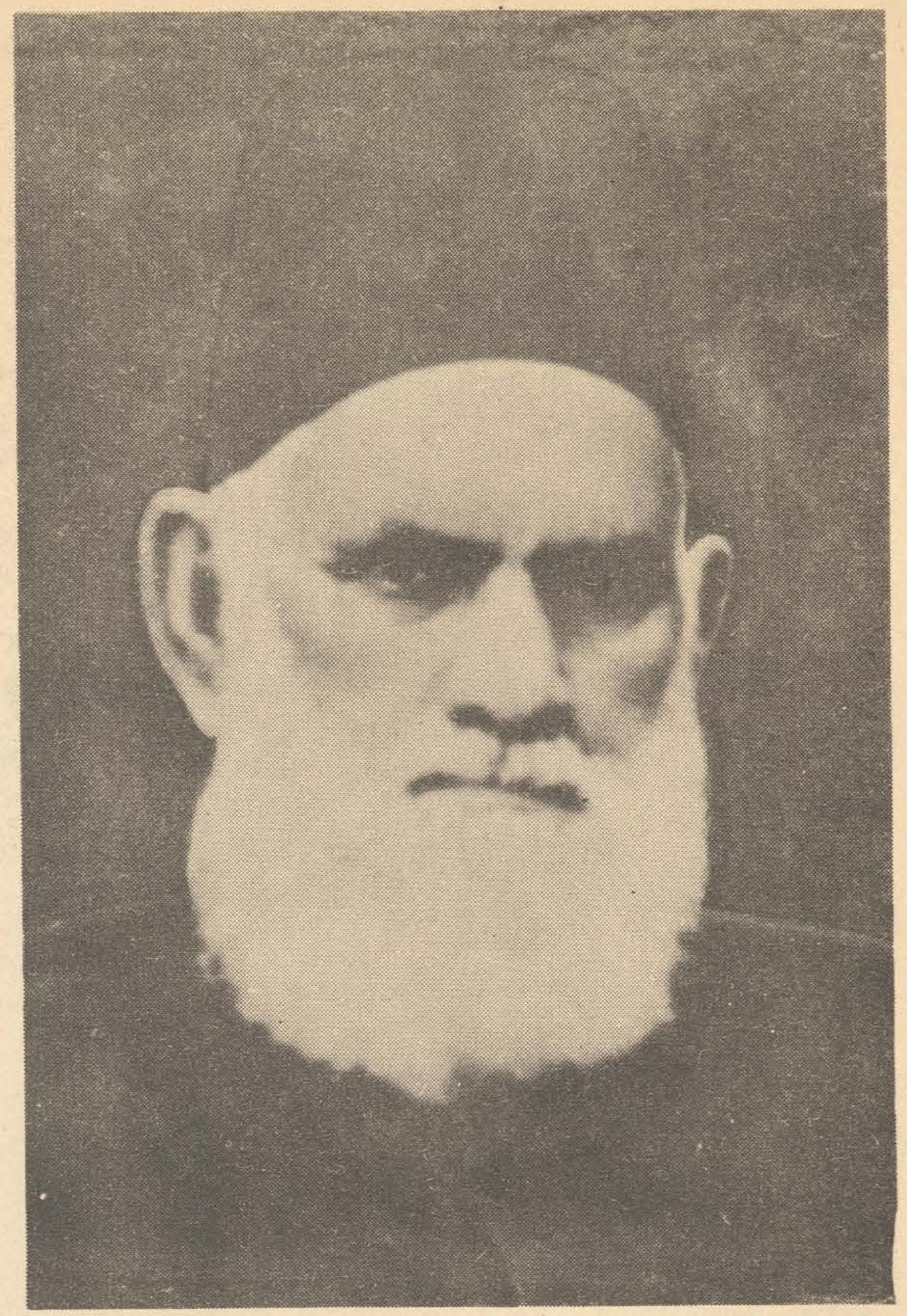
۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اُنھوں نے اپنا مشہور مقالہ بعنوان "ہندوستان کے وفادار مسلمان" تحریر فرمایا۔

سرسیّد احمد خان نے ۱۸۵۹ء میں مرشد آباد کے مسلمانوں کی نئی پود کو تعلیم نو کے زیور سے آراستہ کرنے کی غرض سے ایک سکول قائم کیا۔ اُنھوں نے "اسباب بغاوتِ ہند" اور "احکامِ تام اہلِ کتاب" اور اپنے تعلیمی خیالات کی اشاعت کی غرض سے متعدّد پمفلٹ شائع کیے۔

اُنھوں نے ۱۸۶۴ء میں غازی پور کے مقام پر ایک سکول قائم کیا جہاں مُسلمانوں کو مشرقی زبانوں کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کی تعلیم بھی دی جانے لگی۔ انھوں نے مسلمانوں میں جدید تعلیمات کے حصول کا شوق پیدا کرنے کے لیے ایک سائنٹیفک سوسائٹی کی بُنیاد ڈالی۔ ۱۸۶۴ء میں سرسیّد کا تبادلہ علی گڑھ ہوگیا۔ چنانچہ سائنٹفک سوسائٹی بھی ان کے ساتھ وہاں منتقل ہوگئی۔ علی گڑھ میں اُنھوں نے سائنٹفک سوسائٹی میگزین کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا جو بعد ازاں علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے نام سے شائع ہوتا رہا۔ سرسید احمد خان ۱۸۶۹ء میں انگلستان تشریف لے گئے جہاں وہ کافی عرصہ رہے۔ انگلستان سے مراجعت فرما ہونے کے بعد اُنھوں نے مسلم یُونیورسٹی کے قیام کی تحریک شروع کی۔ اُنھوں نے ہنٹر کمیشن برائے تعلیم میں بھی کام کیا اور مسلمانوں کے لیے اپنی تعلیمی پالیسی منظور کرائی۔

جب وہ اسّی سال کے ہوگئے تو مسلمان جدید تعلیم کے حصُول کی راہ پر گامزن تھے اس سے ان کو بڑی خوشی ہوئی۔ انھوں نے ۱۸۹۸ء میں علی گڑھ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا جس نے رفتہ رفتہ ترقّی کر کے ۱۹۲۰ء میں مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کی صُورت اختیار کی۔

مسلمانوں کے یہ عظیم رہنما ساری عمر قوم کی خدمت کر کے ۲۷ر مارچ ۱۸۹۸ء کو اس دُنیائے فانی سے کُوچ کر گئے اور حیاتِ جاوداں سے ہم آغوش ہوئے۔



نواب محسن الملک

محسن الملک مہدی علی خان ۹ دسمبر ۱۸۳۷ء کو بمقام اٹاوہ پیدا ہوئے۔ انھوں نے سرسیّد ہی کی طرح مروّجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انگریزوں کی ملازمت اختیار کی۔ ڈپٹی کلکٹری کے امتحان مقابلہ میں اوّل آئے اور ۱۸۷۱ء میں ریونیو انسپکٹر بنے۔ انھوں نے ریاست حیدر آباد میں بیس سال ملازمت کی۔ کچھ عرصہ نظام حیدر آباد کے فنانشل سیکرٹری بھی رہے۔

متعدّد حضرات کا خیال ہے کہ سرسید احمد خان کی کامیابی میں محسن الملک کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ تاہم یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اُنھوں نے مسلم یُونیورسٹی کے قیام کے لئے سرسیّد ہی کی طرح خلوص اور جاں فشانی سے کام کیا۔

مہدی علی خان ۱۸۸۸ء میں انگلستان تشریف لے گئے۔ اس کے پانچ سال بعد انھوں نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا اور مستقل طور پر علی گڑھ میں مقیم ہوئے اور سرسیّد احمد خان کے لگائے ہوئے پودے کی دیکھ بھال کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا۔ وہ سرسید کے رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے لئے بھی مضامین لکھتے رہے۔

وقارالملک ۱۸۴۱ء میں مُراد آباد میں پیدا ہوئے۔
وہ سرسید اور محسن الملک کی طرح اپنی ذاتی قابلیت اور محنت کی بدولت معمولی آدمی سے ترقی کرکے بلند مقام اور عالی مرتبت ہوئے۔

سرسید اور محسن الملک نے مسلمانوں کی تعلیمی تحریک کی رہنمائی کی اور وقارالملک نے اس تحریک میں سیاسی پہلو کا اضافہ کیا۔ اُنھوں نے سرسید اور محسن الملک دونوں کے سیاسی نظریات سے اتفاق کرکے یہ احساس کیا کہ ہندو اور مُسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ اس لئے ان کا زیادہ عرصہ تک مل کر رہنا ممکن نہیں۔ چنانچہ انھوں نے تعلیمی میدان میں کام کرنے کے علاوہ ایک سیاسی پلیٹ فارم اور مسلمانوں کی ایک الگ سیاسی جماعت کے قیام کی ضرورت بھی محسوس کی۔ وہ اس کے لئے مسلسل کوشاں رہے اور بالآخر ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کے قیام کے بعد اس کے جائنٹ سکرٹری بنے۔ تقسیم بنگال کی تنسیخ نے انھیں برطانوی حکومت سے دل برداشتہ کیا۔ چنانچہ انھوں نے اپنا مشہور مقالہ "مسلمانوں



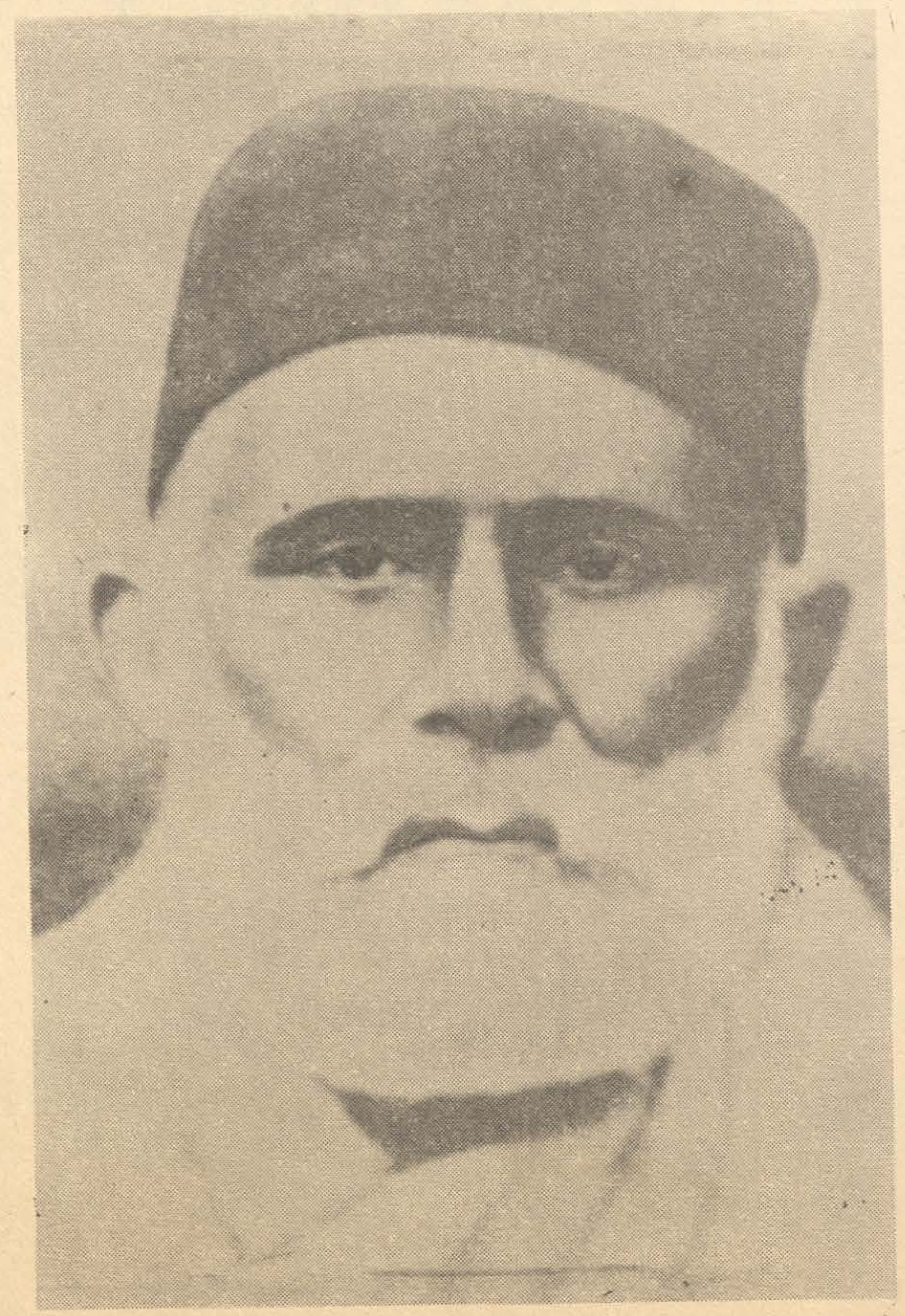
نواب وقارالملک

کا آئندہ لائحہ عمل" لکھ کر علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع کیا۔ اور انگریزوں کے خلاف اپنے موقف پر ڈٹ گئے۔
یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اسی مضمون نے مسلمانوں کو وہ راہ دکھائی جس پر وہ بعد میں گامزن ہوئے۔
نواب وقارالملک ۲۷ جنوری ۱۹۱۷ء کو وفات پاگئے۔



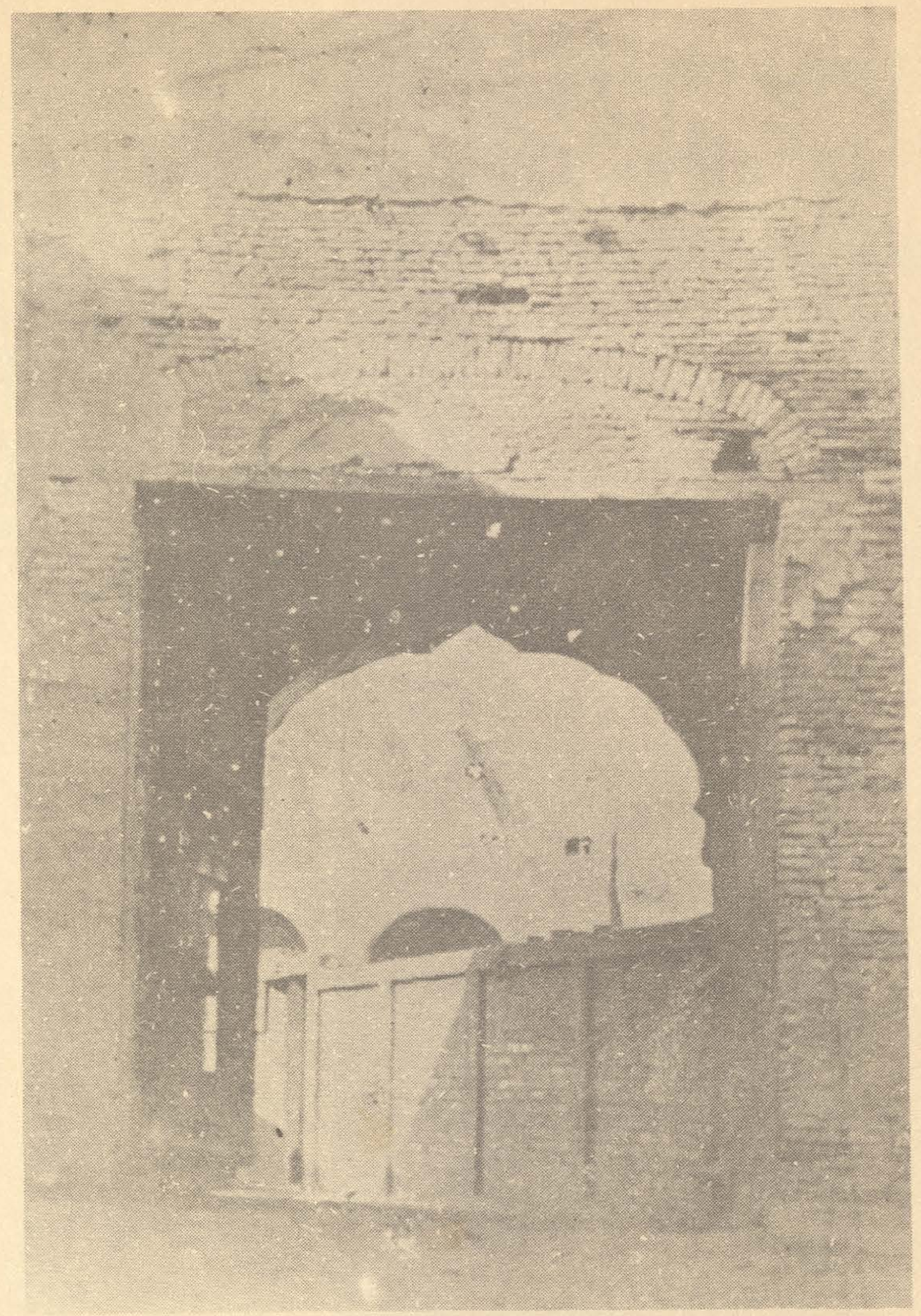
مولوی نذیر احمد

مولانا الطاف حسین حالی



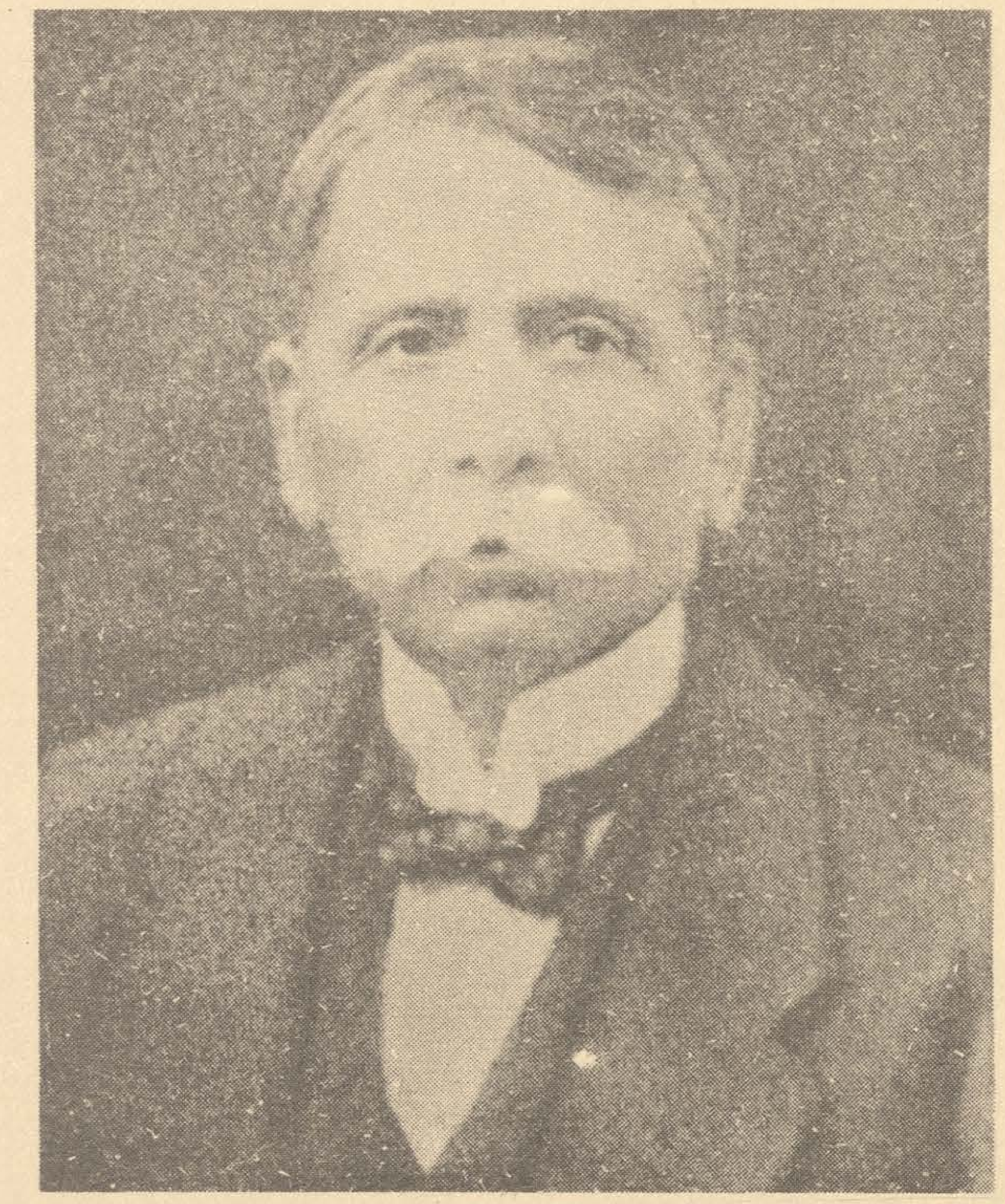


مولانا شبلی نعمانی



حویلی سکندر خان

انجمن حمایت اسلام لاہور کا پہلا دفتر جو دو روپے ماہوار کرایہ کی عمارت میں قائم ہوا



سیّد امیر علی

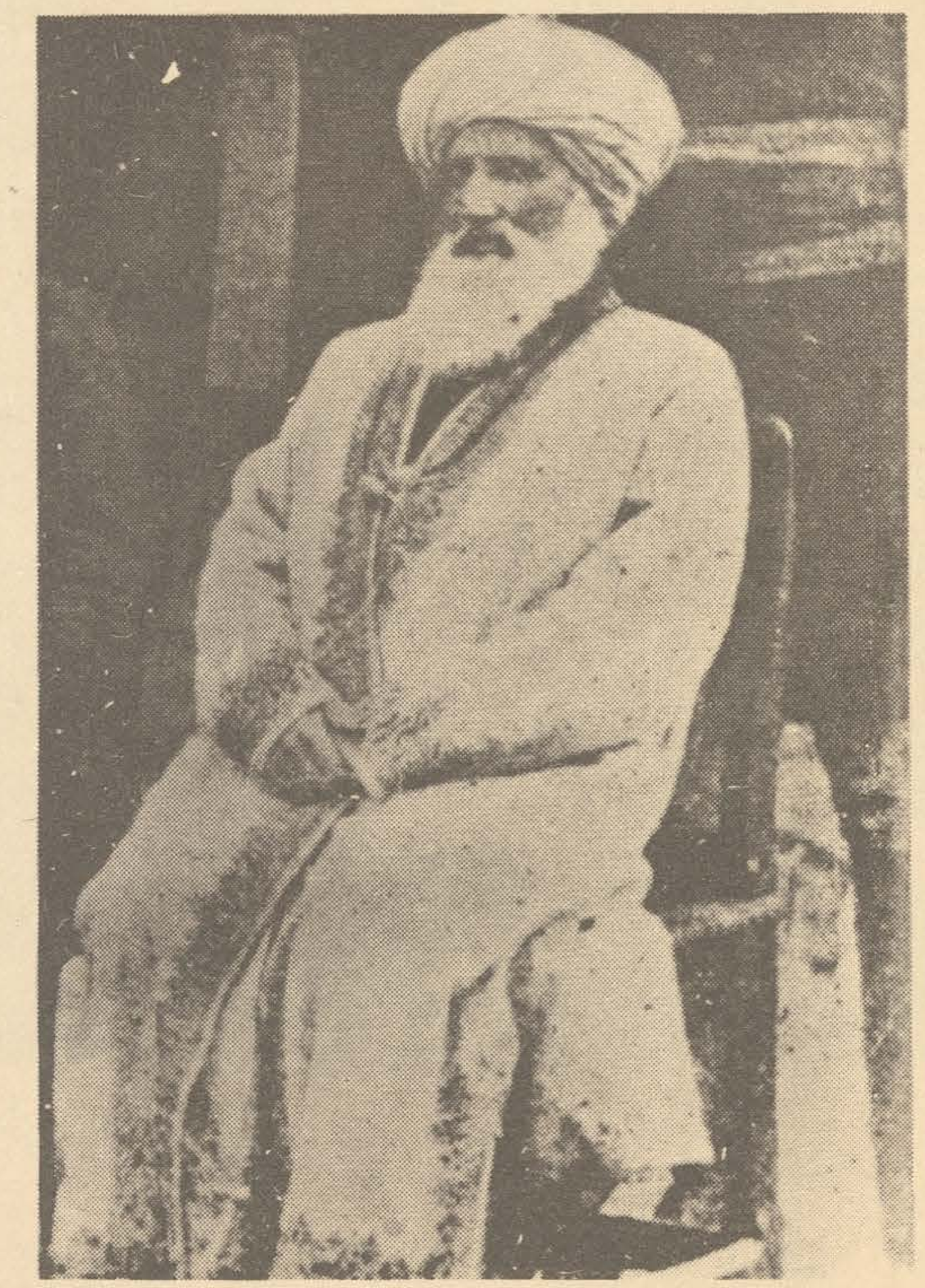
سیّد امیر علی ۱۸۷۳ء میں بیرسٹر ہوئے انھوں نے عدلیہ کی ملازمت اختیار کی اور فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں ہائیکورٹ کے ایک جج کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ مسلمانوں کی تاریخ اور ثقافت پر اُن کی تصنیفات اب حوالہ اور سند کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی بدولت مُسلمانوں میں خود اعتمادی کے جذبے کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔



ہز ہائینس سر آغا خان (جوانی کی تصویر)

ہز ہائینس سر آغا خان ۲ رنومبر ۱۸۷۷ء کو کراچی کے مقام پر پیدا ہوئے۔ جوانی کا زمانہ بمبئی اور پُونا میں گذرا، وہ سر سیّد احمد خان کی تحریک سے متأثر ہوئے۔ چنانچہ اُنھوں نے مُسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور آئینی ذرائع سے مسلمانوں کے حقوق منوانے کی جدّوجہد میں محسن الملک، وقار الملک اور سید امیر علی کے مشورے اور تعاون سے کام کیا۔

سر آغا خان ۱۱ رجولائی ۱۹۵۸ء کو فوت ہوئے۔



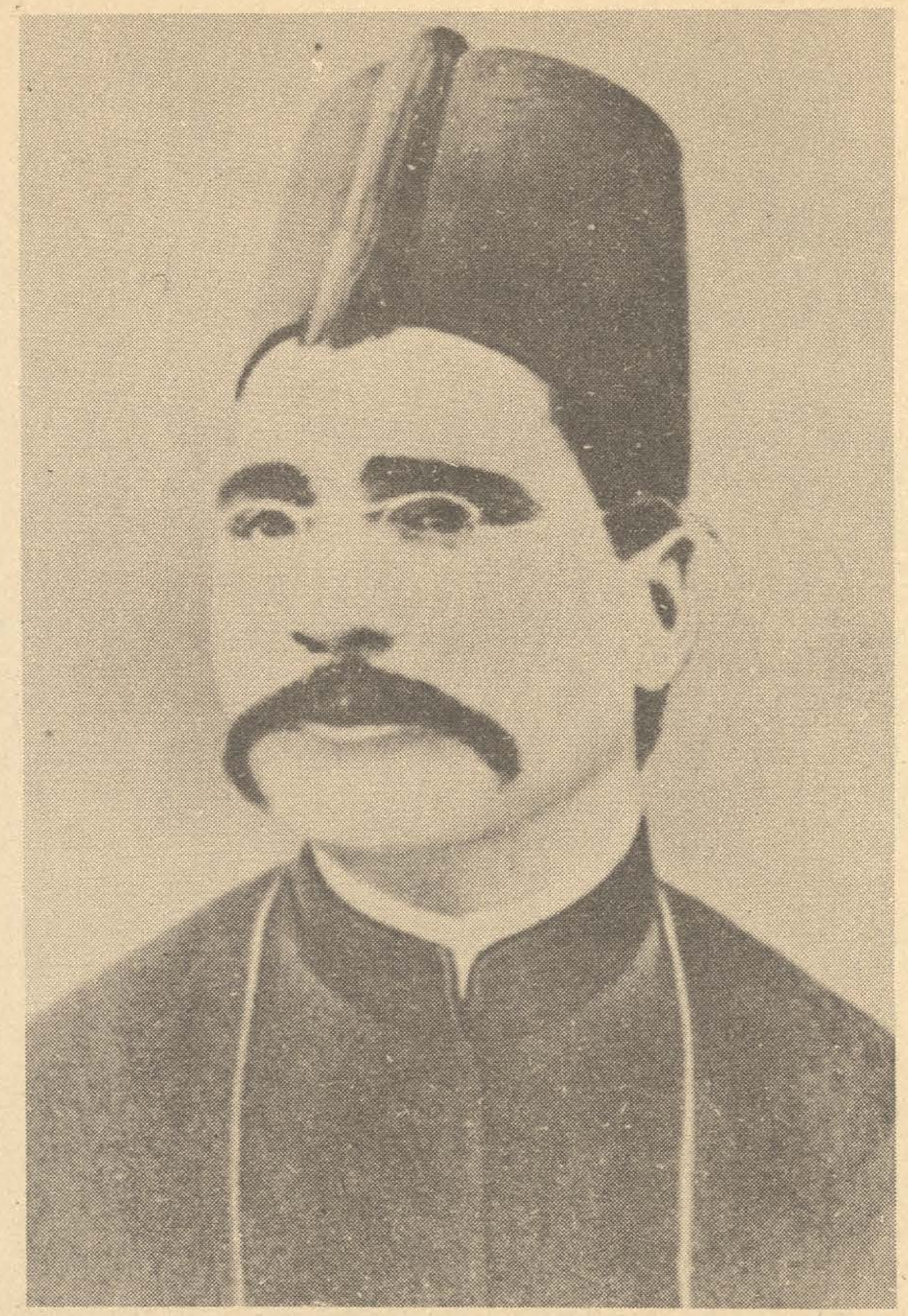
مولانا غلام اللہ قصوری

آپ انجمن حمایت اسلام کے بانیوں میں سے ہیں۔



سرعبدالرحیم

بنگال کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے والے اوّلین رہنماؤں
سے تعلق رکھتے ہیں۔ شملہ وفد سے ان کا قریبی تعلق تھا۔



علامہ سر محمد اقبال

علامہ اقبال ۲۲ر فروری ۱۸۷۳ء کو بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ وُہ ایک ملی شاعر تھے جنھوں نے پہلی بار آل انڈیا مسلم لیگ کے الہ آباد سیشن میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔ ان کی موت پر قائدِ اعظم نے فرمایا "ان کی مُلکی و ملی خدمات اتنی زیادہ ہیں جن کا ریکارڈ ہندوستان کے کسی عظیم ترین انسان کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے۔"

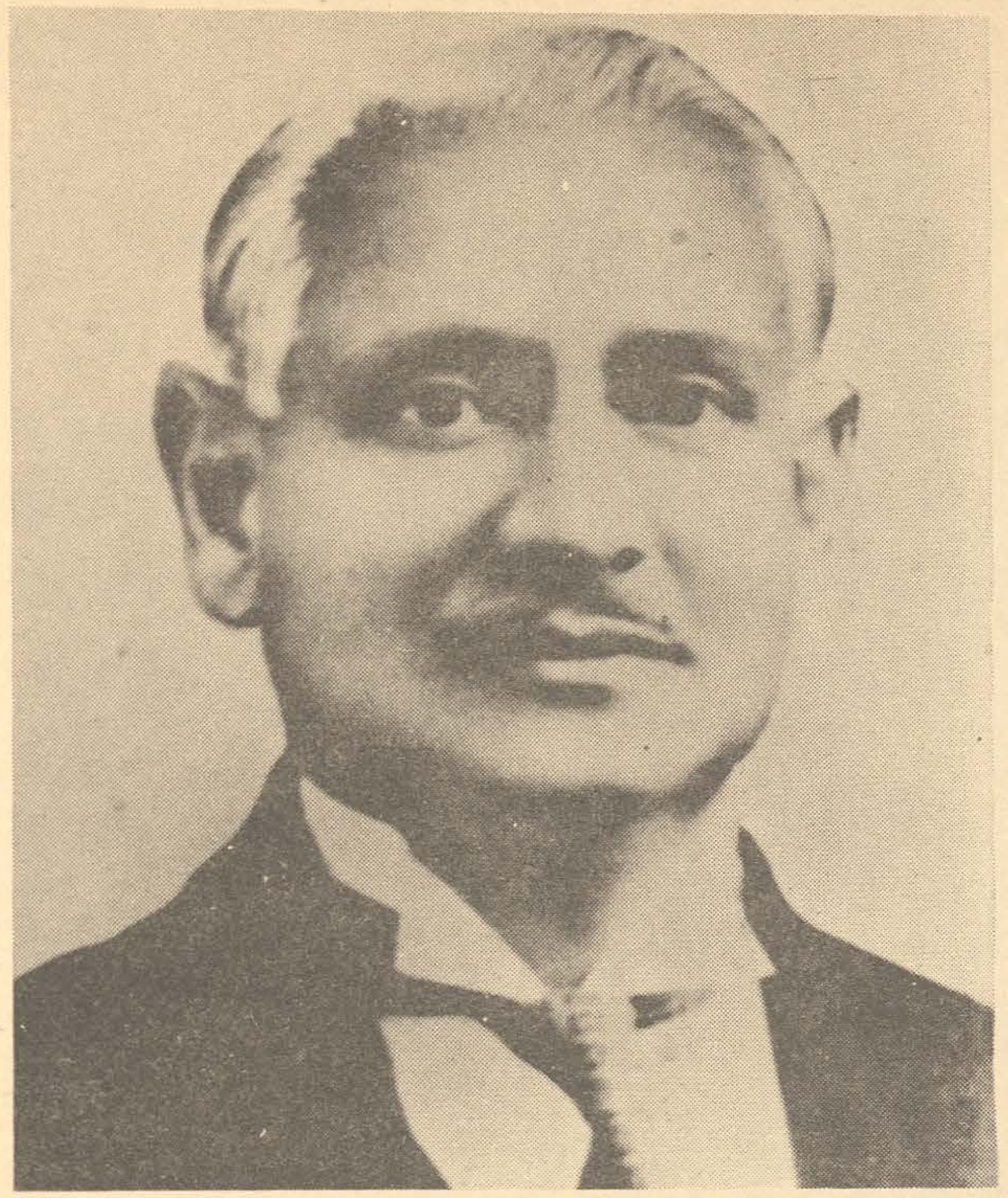
علامہ اقبال اپریل ۱۹۳۸ء کو اس جہان فانی سے رُخصت ہوئے۔



مولانا محمد علی جوہر

مولانا محمد علی جوہر ۱۸۷۹ء میں ریاست رام پور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے عالم اسلام کی خدمت نہایت خلوص سے کی۔ ۴ر جنوری ۱۹۳۱ء کو انگلستان میں وفات پائی اور بیت المقدس میں دفن ہوئے۔

ایچ۔ جی۔ ویلز جیسے شہرہ آفاق انگریز مصنف نے ان کے بارے میں کہا ہے: "محمد علی نپولین کا سا دل، برک کی زبان اور میکالے کا قلم رکھتا تھا۔"



جسٹس سرشاہ سلیمان



راجہ صاحب محمود آباد



جسٹس شاہ دین ہمایوں



نواب سر سلیم اللہ خان

شملہ وفد

آل انڈیا مُسلم لیگ ۱۹۰۶ء

ہندوستانی مسلمانوں کے ایک نمائندہ وفد نے سر آغا خان کی قیادت میں اس وقت کے وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملاقات کی۔ اس وفد نے مسلمانوں کی طرف سے متعدّد مطالبات پیش کئے۔ بُنیادی مطالبہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو ایک جُداگانہ سیاسی قوم سمجھا جائے۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے ان نمائندہ مسلم رہنماؤں نے برِّعظیم میں مسلمانوں کے مفادات کے تحفّظ کی خاطر ایک الگ سیاسی تنظیم کے قیام کی ضرورت بھی شدّت کے ساتھ محسوس کی۔

چنانچہ ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ کے مقام پر آل انڈیا مُسلم لیگ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس کے پہلے سیشن کی صدارت نواب سلیم اللہ خان نے کی۔ ہندوستان کے تمام صُوبوں سے مسلمان رہنماؤں نے اس سیاسی اجتماع میں شرکت کی۔

ڈھاکہ میں نواب سر سلیم اللہ خان کا تاریخی خطبہ ۱۹۰۶ء

دنیا میں صرف انہی لوگوں کی شنوائی ہوتی ہے جو بلند آوازہ ہوتے ہیں مسلمان اپنی نہایت ہی حقیقی مشکلات کے ازالے اور نظر انداز شدہ مفادات کے تحفّظ کی خاطر بادلِ ناخواستہ اپنی روایتی پالیسی ترک کرنے پر مجبور ہیں۔ خصوصًا ایسے حالات میں جب دُوسرے ہندوستانی اپنے حقوق و مفادات سے بہرہ وَر ہیں پہلے جب قوم غیر تعلیمیافتہ تھی اور اسے جذبات پر قابُو حاصل نہ تھا تو زیرِ تجویز قسم کی کسی جماعت کی تشکیل خطرات اور آزمائشوں سے خالی نہ تھی۔ اس وقت جذبۂ احتیاط کا فقدان تھا۔ بعض مقامات پر وفاداری غیر استوار تھی۔ اور صورتِ حال نازک تھی۔ گذشتہ بیس[۲] برس کے دوران حالات میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ آج حکومت کے نزدیک مسلمانوں کی وفاداری قابلِ یقین اور مسلّمہ ہے۔ اور ایک عظیم مدبّر نے مسلمانوں کو "ہندوستان میں ایک وفادار طاقت اور سلطنتِ برطانیہ کا ایک بُہت بڑا اثاثہ" قرار دیا ہے۔ مسلمان جو ابھی تک ایک جنگجو قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ وُہ پچاس[۵] برس پہلے جائز پابندیوں اور قانون کے مطابق قائم شدہ حکومت کے تحت اپنی حیثیت اور اہمیت سے لاعلم تھے۔ چنانچہ آج ہم ایک متحدہ، روشن خیال، وفادار اور پابندِ قانون قوم کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کر رہے ہیں۔

وضع کردہ قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفّظ کا ایسا اہتمام کیا جائے کہ وہ حکومت کے وفادار بھی رہیں اور اپنے ہندو ہمسایوں کے خیر خواہ بھی۔ ہم چونکہ حکومت کے سامنے اپنے جائز اور معقول مطالبات پیش کرینگے اس لیئے ہماری یہ قرارداد دُوسرے فرقوں کی نظروں میں بھی جائز اور منصفانہ ہوگی۔ مجوّزہ مرکزی مسلم لیگ کے قیام کے بعد حکومت کو مسلمانوں کے خیالات و خواہشات کا صحیح اندازہ کرنے کیلئے ان کی ایک نمائندہ جماعت سے مدد ملے گی۔ اس طرح مسلمانوں کو اپنی خواہشات و مطالبات کی مسلسل و منظّم حمایت اور معقول و متین مشوروں کے علاوہ حکومت کی صحیح خواہشات کا علم بھی ہو سکے گا۔ ساز و سامان پہلے سے موجود ہے۔ اب اس سے قومی اتّحاد کی مضبوط اور شاندار عمارت تعمیر ہو گی۔

قراردادِ ڈھاکہ

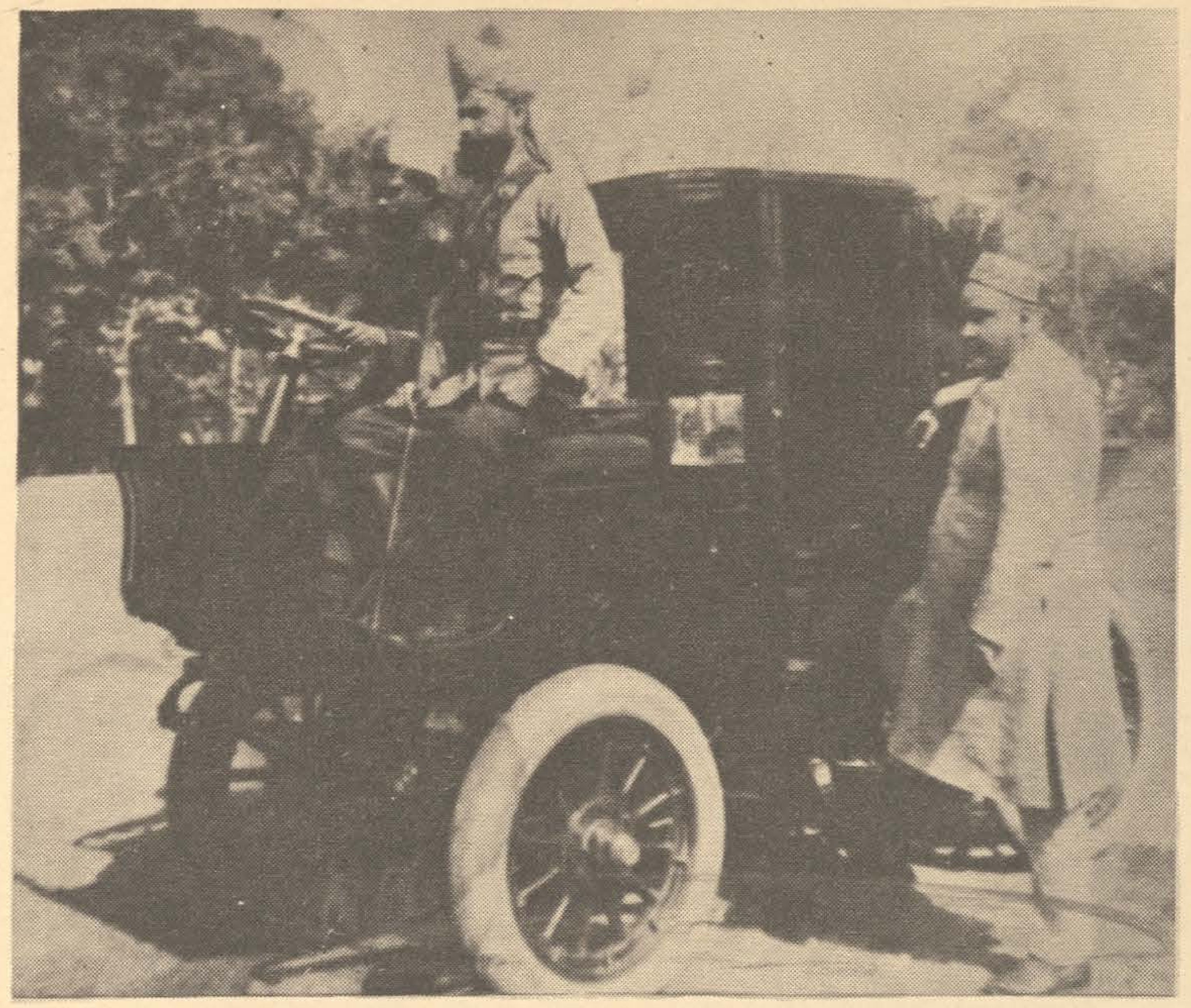
ہندوستان کے مختلف حصّوں کے مسلمانوں کے نمائندوں کا ڈھاکہ میں منعقدہ یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ" آل انڈیا مسلم لیگ کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی جائے جس کے اغراض و مقاصد یہ ہونگے:-

ا - ہندوستان کے مسلمانوں میں حکومت سے وفاداری کے جذبے کو ترقّی دینا اور اس غلط تصوّر کو کو مٹانا جو حکُومت کے کسی اقدام پر اس کی نیّت کے بارے میں پیدا ہو۔

ب - مسلمانانِ ہند کے سیاسی حقوق و مفادات کے تحفّظ و ترقّی کا اہتمام کرنا اور اُن کے مطالبات و خواہشات کو حکومت کے سامنے ادب و احترام کے ساتھ پیش کرنا۔

ج - مسلم لیگ کے دیگر اغراض و مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر مسلمانوں کے دِلوں میں دُوسرے فرقوں سے احساس عداوت کو پیدا نہ ہونے دینا۔

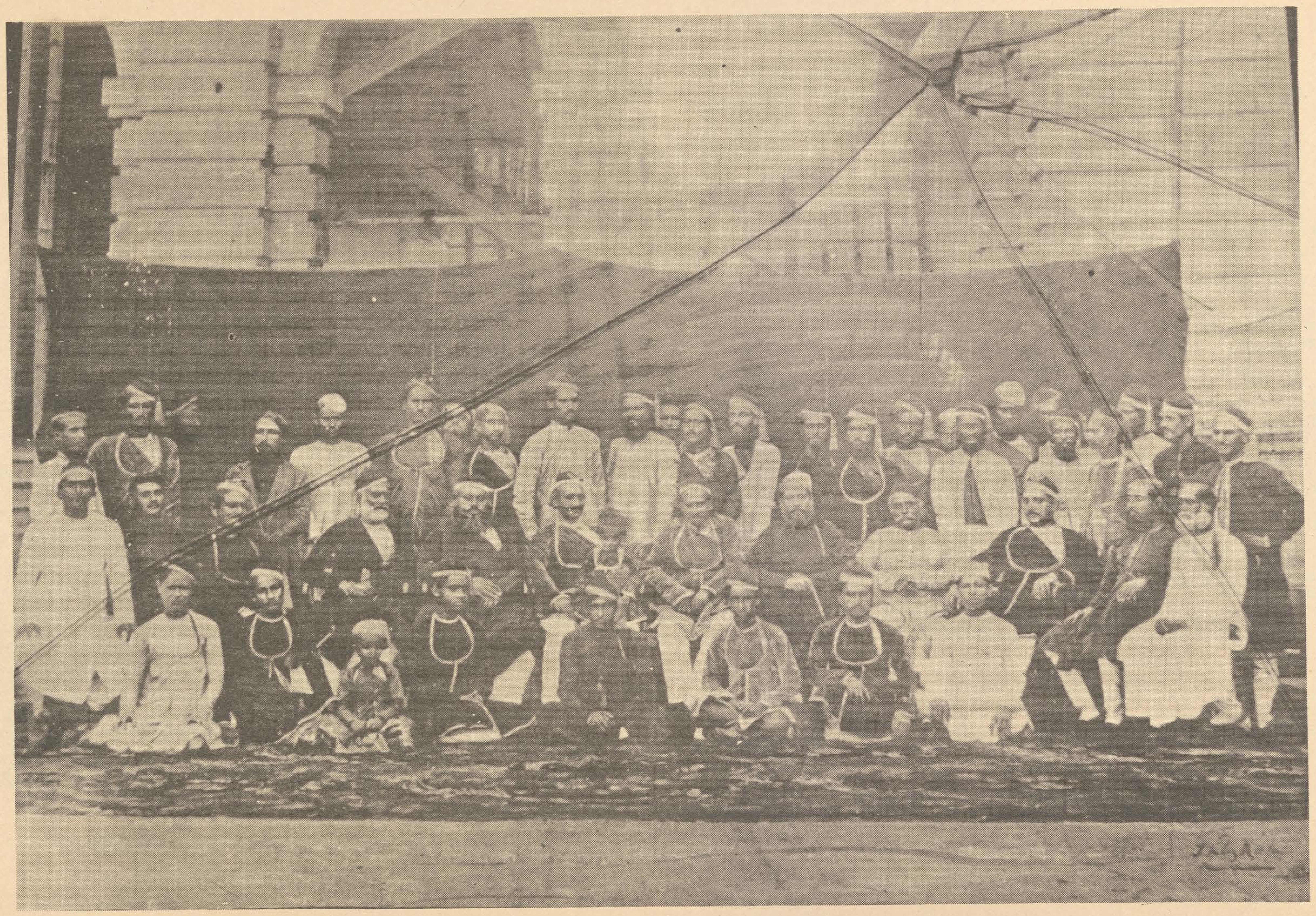
دہلی کے مشہور حریّت پسند حکیم اجمل خان نے اس تاریخی قرارداد کی تائید کی۔



نواب سلیم اللہ خان اپنی کار کے پاس کھڑے ہیں۔



علامہ اقبال ۱۹۰۴ء میں اپنے ہمعصر رہنماؤں کے ساتھ۔ بعض رہنماؤں کے اسمائے گرامی:
سر عبدالقادر۔ سر اکبر حیدری۔ نواب وقار الملک۔ حکیم اجمل خان۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ۔
نواب محسن الملک۔ منشی محبوب عالم۔ علامہ شبلی نعمانی۔ پروفیسر آرنلڈ، مولوی نذیر احمد اور
مولانا ظفر علی خان ——— علامہ اقبال چوتھی صف میں کھڑے ہیں۔



اُنیسویں صدی کی عظیم مسلم شخصیتیں نواب عبدالغنی کے ساتھ



نواب یُوسف خان (وسط میں) اور دوسرے مسلم رہنما
یہ تصویر ڈھاکہ میں شاہ باغ کی بارہ دری میں لی گئی تھی۔ ۱۹۰۶ء میں
مسلم لیگ کانفرنس اس مقام پر منعقد ہوئی تھی!



یہ تصویر نواب سلیم اللہ خان کی رہائش گاہ احسان منزل میں تقسیم بنگال سے پہلے
۱۹۰۵ء میں لی گئی تھی۔
نشستہ:۔ گورنر فولر، ان کے دائیں نواب سلیم اللہ خان اور لارڈ کرزن بیٹھے ہیں!
ایستادہ:۔ لارڈ رونلڈ (جو اس وقت لارڈ کرزن کے اے۔ ڈی۔ سی تھے)



۱۹۰۶ء میں شاہ باغ ڈھاکہ کے مقام پر قیام مسلم لیگ کے وقت
بانیانِ مسلم لیگ کا ایک تاریخی اجتماع۔



۱۸۹۲ء میں ڈھاکہ کے مقام پر
مشہور مسلم رہنماؤں کا ایک اجتماع،



۱۸۸۸ء میں مسلمان رہنماؤں کا ایک وفد،
ارل آف ڈفرن (وائسرائے ہند) کے ساتھ

۱۹۰۶ء کے شملہ وفد کے اراکین

۱ - ہز ہائینس آغا خان (قائد)

۲ - شہزادہ بختیار شاہ ، کلکتہ

۳ - ملک عمر حیات خان ٹوانہ ، شاہ پور

۴ - میاں محمد شاہ دین بار ایٹ لاء ، لاہور

۵ - سید شرف الدین بار ایٹ لاء ، پٹنہ

۶ - نواب سید نواب علی چودھری ، میمن سنگھ

۷ - سید امیر حسن خان ، کلکتہ

۸ - نواب نصیر حسین خان خیالؔ ، کلکتہ

۹ - مرزا شجاعت علی بیگ مُرشد آباد

۱۰ - سیّد علی امام بار ایٹ لاء ، پٹنہ

۱۱ - نواب سرفراز حسین خان، پٹنہ

۱۲ - احمد محیؔ الدین صاحب، مدراس

۱۳ - مولانا ایچ - ایم - ملک ، ناگ پور

۱۴ - ابراہیم بھائی آدم جی پیر بھائی ، بمبئی

۱۵ - مسٹر عبدالرحیم بار ایٹ لاء ، پٹنہ

۱۶ - اللہ داد شاہ صاحب ، خیرپور

۱۷ - مولانا ایچ - ایم - ملک ، ناگ پور -

۱۸ - خلیفہ سید محمد حسین ، پٹیالہ

۱۹ - کرنل عبدالماجد خان ، پٹیالہ

۲۰ - خواجہ یُوسف شاہ ، امرت سر

۲۱ - میاں محمدؐ شفیع ، بار ایٹ لاء ، لاہور

۲۲ - شیخ غلام صادق ، امرت سر

۲۳ - حکیم محمدؐ اجمل خان، دہلی

۲۴ - مولوی احتشام علی لکھنؤ

۲۵ - سیّد نبی اللہ بار ایٹ لا ، لکھنؤ

۲۶ - سید کرامت حسین بار ایٹ لاء ، الہ آباد

۲۷ - سید عبدالرّؤف بار ایٹ لاء - الہ آباد

۲۸ - مسٹر عبدالسّلام خان ، مُراد آباد

۲۹ - نواب مزمّل اللہ خان ، علی گڑھ

۳۰ - حاجی محمد اسمٰعیل خان - علی گڑھ

۳۱ - صاحبزادہ آفتاب احمد خان ، علی گڑھ

۳۲ - نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین ، امروہا

۳۳ - مولوی حبیب الرحمٰن خان شیروانی ، علی گڑھ

۳۴ - سید سردار علی ، بمبئی

۳۵ - نواب محسن الملک سید مہدی علی ، علی گڑھ (سیکرٹری)

مندرجہ ذیل اصحاب کو بھی اس وفد میں شامل ہونا تھا لیکن علالت یا دیگر وجوہ کی بنا پر شرکت نہ کر سکے :-

۱ - آنریبل نواب سلیم اللہ خان ، نواب آف ڈھاکہ -

۲ - آنریبل حاجی محمد فتح علی خان قزلباش ، لاہور -

۳ - آنریبل سید زین الادروسی ، سورت -

۴ - خان بہادر قاسم میر غیاث الدین پیرزادہ ، بڑوچ -

۵ - خان بہادر راجہ جہاں داد - ہزارہ -

۶ - شیخ شاہد حسین ، لکھنؤ -

۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۸ء تک

جھلکتی ہے تری اُمت کی آبرو اِس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

انہی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۰۹ء کی منٹو مارلے اصلاحات میں مُسلمانوں کا علیحدہ قومی وجود جداگانہ حقِ نیابت کی صُورت میں تسلیم کر لیا گیا۔ ۱۹۱۱ء میں تقسیم بنگال کی تنسیخ کا سانحہ پیش آیا۔ انہی دنوں جنگِ طرابلس اور بلقان نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ کانگرس نے عیّارانہ طور پر مسلمانوں کے ان مشتعل جذبات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کا ڈھونگ رچایا، اور ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ اور کانگرس کے اجلاس لکھنؤ میں ایک ساتھ منعقد ہوئے۔ چنانچہ کانگرس اور مسلم لیگ کی طرف سے آئینی اصلاحات کی ایک مشترکہ سکیم پیش کی گئی۔ دریں اثنا پہلی جنگِ عظیم کی وجہ سے خلافتِ عثمانیہ کے مستقبل کے بارہ میں طرح طرح کے خدشات پرورش پاتے رہے۔



۱۹۱۰ء میں شاہ باغ ڈھاکہ کی بارہ دری میں مسلمان رہنماؤں کا ایک اجتماع۔
نواب علی چودھری اور نواب سلیم اللہ خان بھی اس موقع پر موجود تھے۔



آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (منعقدہ ۱۹۱۶ء)

نشستہ :- (بائیں سے) راجہ تصدّق رسول (جہانگیر آباد) راجہ میجر سید حسین بلگرامی ، سر آغا خان
راجہ علی محمد خان آف محمود آباد ، قائدِ اعظم محمد علی جناح ، نواب وقار الملک ، نواب اسحاق خان
اور سیّد محمّد علی ہیں۔

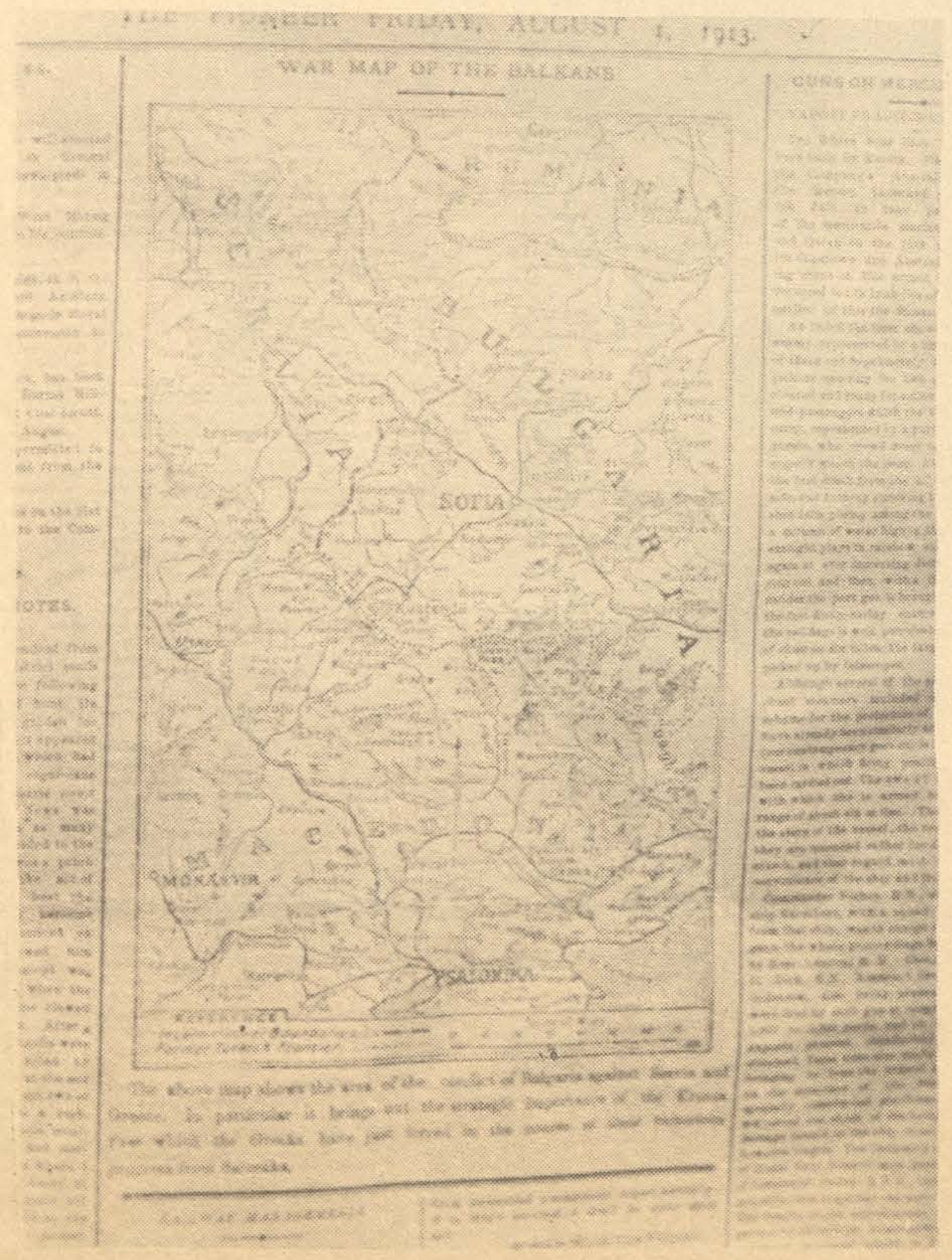


استادہ :- (بائیں سے) عبدالوصی ، زین العابدین ، اور نشیر مسیح

نشستہ :- محی الدین احمد - عبدالغفور خان ، لیاقت علی خان اور انعام اللہ خان -

فرش پر :- عبدالجلیل خان ، غلام محی الدین خان اور عبدالعلی خان -





علامہ اقبال شاہی مسجد لاہور میں
جنگِ طرابلس کے متعلق اپنی نظم سنا رہے ہیں



۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۸ء

چاک کردی تُرکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی اور غیروں کی عیاری بھی دیکھ

جنگ کے اختتام پر مانٹیگو چیمس فورڈ اصلاحات میں بھی مسلمانوں کا علیحدہ حق نیابت برقرار رکھا گیا اور صُوبائی خود مختاری کی طرف ایک ادھورا قدم اٹھایا گیا، اسی دوران ترکی کے مستقبل کا مسئلہ غیر معمولی حیثیت اختیار کر گیا علی برادران نے مسلمانانِ ہند کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے خلافتِ عثمانیہ کے تحفظ کے لئے تحریکِ خلافت کی بنا ڈالی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک نے سارے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ گاندھی جی نے خلافت کی حمایت میں عدم تعاون کی تحریک کا آغاز کیا لیکن اسے جلد ہی ترک کر دیا۔ جس سے تحریکِ خلافت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔ ان ہی دنوں رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہروں نے شدت اختیار کر لی اور جلّیانوالہ باغ میں ہندوستانیوں کے قتلِ عام کا المیہ پیش آیا۔ ترکی میں خلافتِ عثمانیہ کے خاتمہ کے ساتھ ہی ہندوستان میں بھی خلافت کی تحریک عملاً ختم ہو گئی ۔



جنگِ بلقان ۱۹۱۲ء کے موقع پر تحریکِ خلافت کا وفد بمبئی کی بندرگاہ سے ترکی جانے کے لئے جہاز میں سوار ہو رہا ہے ۔



مولانا شوکت علی بیت المقدس میں



خلافت ہاؤس بمبئی

(بائیں سے) ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا شوکت علی، حکیم اجمل خان اور اشفاق صاحب



علی برادران اپنے خاندان کے ساتھ

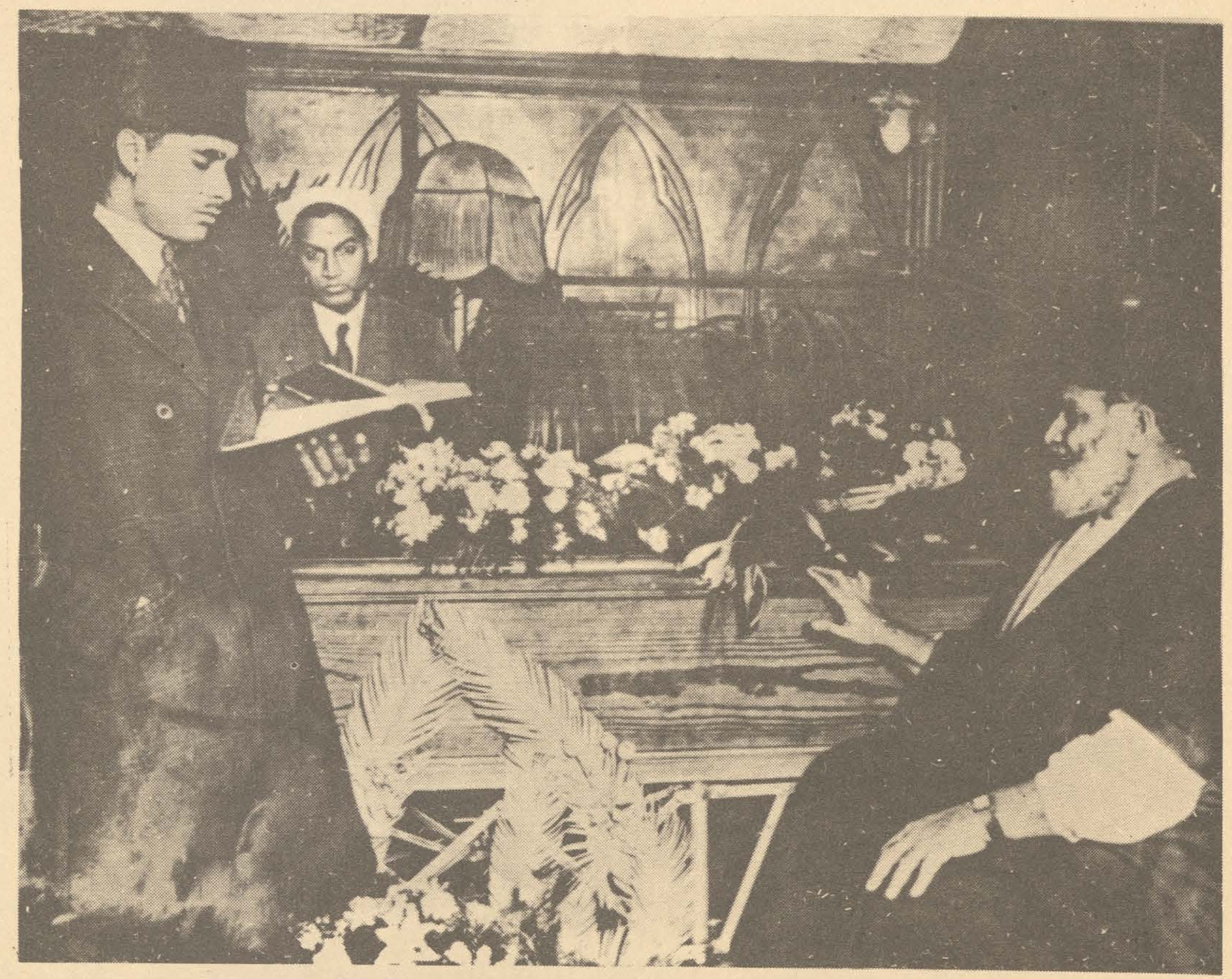
(بائیں سے) امینہ محمد علی، مولانا شوکت علی، بی اماں، زاہد میاں، مولانا محمد علی اور زہرہ محمد علی؟



مولانا شوکت علی عرب رہنماؤں کے ساتھ



مولانا محمد علی اور ڈاکٹر انصاری ترکی میں طبی وفد کے سلسلے میں
تشریف لے گئے تھے۔ دونوں رہنما ترکی وردی میں ملبوس ہیں۔



مولانا شوکت علی بیت المقدس میں اپنے بھائی
مولانا محمد علی کے تابوت کے پاس بیٹھے ہیں!



تحریک خلافت کے رہنما

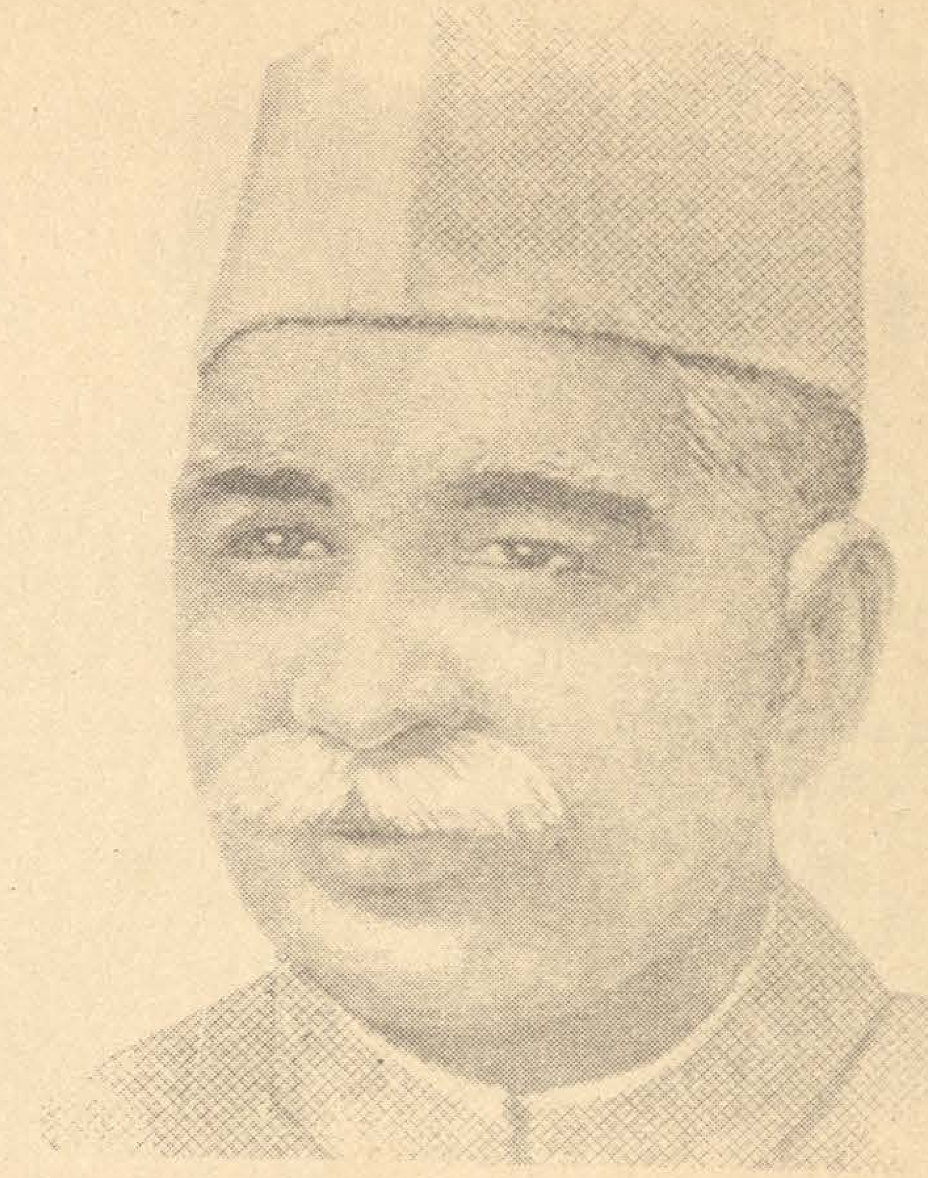
(بائیں سے) مولانا ظفر علی خان (۴) سیٹھ جان محمد (۵) محمد جان چھوٹانی، چودھری خلیق الزمان۔
سروجنی نائیڈو (۷) عبدالرؤف آف برار۔ بی اماں (۹) اور دائیں طرف سے آخر احمد صدیق



تحریک خلافت کی رُوحِ رواں بی اماں



عہد خلافت کا ایک یادگار اجتماع



ڈاکٹر مختار احمد انصاری



غازی عبدالرحمن (شہید) پشاوری
ترکی کے فوجی لباس میں۔



خلافت کا وفد لندن میں



تحریک خلافت کے مشہور رہنما
آغا سید لعل بادشاہ آف پشاور



تحریک خلافت سندھ کے سربراہ
مولانا سید تاج محمد ؛



ڈیرہ اسماعیل خان کے سردار احمد خان جنھوں نے مسلمانوں کی
ثقافتی اور معاشرتی ترقّی میں نمایاں حصّہ لیا ۔



مولانا عبیداللہ سندھی

CONFIDENTIAL.

PESHAWAR,
The 15th: May, 1930.

Fortnightly Report No: 9.

POLITICAL.

After the rioting in Peshawar City on the 23rd: of April, 1930, troops remained in occupation for two days and were withdrawn on the night of the 24th. After the withdrawal the Congress and Khilafat Committees practically obtained control of the City, posted their volunteers for traffic control, put up their own news bulletins, picketed liquor shops, and sent patrols about the streets. The Police were unable to function properly. Largely attended meetings were held in the Shahi-Bagh and elsewhere at which violent speeches were made. A memorial was set up in the Kissakhani Bazar with a seditious inscription to commemorate the persons killed and wounded in the disturbances.

Meanwhile emissaries have been sent from Peshawar to the Haji of Turangzai, the Mohmands, the Afridis, the Mullah of Spinkharra, the Bajauris, and to Swat to enlist assistance of the tribes. As the result the Haji of Turangzai with his son, Badshah Gul, came to Gandab and endeavoured to collect a "lashkar" for invading the District. He established himself in the Gandab Valley while his son, Badshah Gul, proceeded to Shahid-Miana few miles from the Matta Mughal Khel on the Mohmand border. The Lower Mohmands have hitherto refused to join in these operations, but the presence of the Haji on this border reacted in the internal situation of the District. Numbers of volunteers proceeded from Katozai, Matta, and other villages carrying food and provisions.

The Afridis also held Jirgas with the Orakzais in Bazar and by themselves in Bazar, and considerable excitement has been caused which has not hitherto led to any overt act of hostility.

There has also been large gathering of tribesmen and disaffected elements in the District at Kot, Totai, and in Sam Ranizai.

Within the District the movement for the enlistment of red-clothed volunteers has proceeded apace. These are now to be found in almost all villages of the Charsadda Tahsil and in the Eastern portion of the Mardan Tahsil where they have indulged in open defiance of the Seditious Meetings Act.

Peshawar City was re-occupied by troops on the 4th: of May and has been openly quiet since that date. A number of arrests were made without opposition, and the movement had some effect on the rural Districts immediately surrounding Peshawar.

A notable feature of the disturbed state of the District is the almost nightly cutting of telephone and telegraph communications. In many cases these acts are known to have been committed by the red-clothed volunteers. Their most recent activity has been to block the road between Mardan and Charsadda by felling the roadside trees. A Moveable Column has now proceeded to the Charsadda Tahsil to deal with this disorder at the chief places of origin.

CRIME.

There is nothing of particular importance to report regarding crime during the fortnight.

GENERAL.

Public health is generally good.

The price of wheat is as follows :-

For week under report, and	1st: class, 10 srs: 3 chtks.,
For preceding week.	2nd: class, 10 srs: 3 chtks.

Deputy Commissioner, Peshawar.
G.H.

15/5/-

کنفیڈنشل

اردو ترجمہ

پندرہ روزہ رپورٹ ۹

پشاور
۱۵۔ مئی ۱۹۳۰ء

سیاسی

۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کو پشاور شہر میں بلوے کے بعد فوج دو دن تک شہر پر قابض رہی اور
۲۴ اپریل کو واپس بلالی گئی۔ فوجوں کی واپسی کے بعد کانگرس اور خلافت کمیٹیوں نے اپنے رضاکاروں
کو ٹریفک کنٹرول کرنے پر لگایا۔ اپنے خبر نامے شائع کرنا شروع کئے۔ شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کی
اور شہر میں گشت کرتے رہے۔ چنانچہ پولیس اپنا فرض مناسب طور پر ادا کرنے سے معذور رہی شاہی باغ
اور دوسرے مقامات پر عظیم الشان جلسے ہوئے جن میں تشدد انگیز تقریریں کی گئیں۔ قصہ خوانی بازار میں
بلووں میں مارے گئے افراد کی یاد تازہ کرنے کے لئے ایک یادگار قائم کی گئی جس پر باغیانہ تحریریں
کندہ کی گئیں۔ اس دوران پشاور سے حاجی تورنگ زئی علاقہ ہائے مہمند و آفریدی، ملا صاحب آف
سپین خڑا اور علاقہ باجوڑ اور سوات کو نمائندے بھیجے گئے تاکہ قبائلی علاقوں سے مدد حاصل کی
جا سکے۔ چنانچہ حاجی تورنگ زئی اپنے بیٹے بادشاہ گل سمیت گنداب میں آئے اور ضلع پشاور پر حملہ کرنے
کے لئے ایک لشکر جمع کرنے کی کوشش کی۔ اس نے اپنا صدر مقام وادیٔ گنداب کو بنایا جب کہ اس کا
بیٹا بادشاہ گل سرحد مہمند پر واقع شہید میانہ (جو مٹہ مغل خیل سے چند میل کے فاصلہ پر ہے) روانہ ہوا
علاقہ زیریں کے مہمندوں نے ان حملوں میں شرکت سے انکار کیا لیکن اس سرحد پر حاجی تورنگ زئی کی موجودگی
نے ضلع کی اندرون صورت حال کو متاثر کیا۔ گنوزئی۔ مٹہ اور دوسرے دیہات کے رضاکار خوراک
اور دیگر سامان لے کر روانہ ہوئے۔
آفریدیوں نے بھی خانگی باغ میں اورک زیئوں کے ساتھ جرگے کئے اور بہت زیادہ جذبے اور
اشتعال کا مظاہرہ ہوا جس نے تاحال کسی حملے کی صورت اختیار نہیں کی ہے۔
اس ضلع کے مقامات کوٹ۔ طوطکی اور سامرانی زئی میں قبائلیوں اور دیگر عناصر کے بڑے بڑے اجتماع
ہوئے۔ ضلع کے اندر سرخپوش رضاکار بھرتی کرنے کی تحریک زوروں پر رہی۔ یہ سرخپوش اب تحصیل چارسدہ اور
تحصیل مردان کے مشرقی حصے کے قریب قریب تمام دیہات میں پائے جاتے ہیں جہاں انہوں نے باغیانہ
جلسوں کے امتناعی قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔
فوج نے شہر پشاور پر ۴ مئی کو دوبارہ قبضہ کیا اور تب سے وہاں امن و خاموشی ہے۔ کسی مخالفت
کے بغیر متعدد افراد کو گرفتار کیا گیا۔ پشاور کے قرب و جوار کے دیہات پر اس تحریک کا کچھ اثر ہوا ہے۔
اس ضلع کی ابتر صورت حال کا نمایاں اثر یہ ہے کہ رات کے وقت ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تاروں کو
کاٹا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ افعال زیادہ تر سرخپوش رضاکاروں سے سرزد ہوئے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے
مردان اور چارسدہ کی درمیانی سڑک کو کناروں کے درخت کاٹ کاٹ کر بند رکھا۔ چارسدہ تحصیل میں اہم مقامات
پر بدنظمی کو دبانے کیلئے فوج کے گشتی دستے بھیجے گئے ہیں۔

جرائم

اس پندرواڑے کے دوران کوئی قابل ذکر جرم سرزد نہیں ہوا ہے۔

عام

صحت عامہ عموماً اچھی ہے۔ گندم کے نرخ مندرجہ ذیل ہیں:-
ہفتہ زیر تبصرہ اور ہفتہ گذشتہ کے دوران :- درجہ اول ۱۰ سیر تین چھٹانک۔ درجہ دوم ۱۰ سیر ۳ چھٹانک

ڈپٹی کمشنر پشاور
۱۵ مئی ۱۹۳۰ء

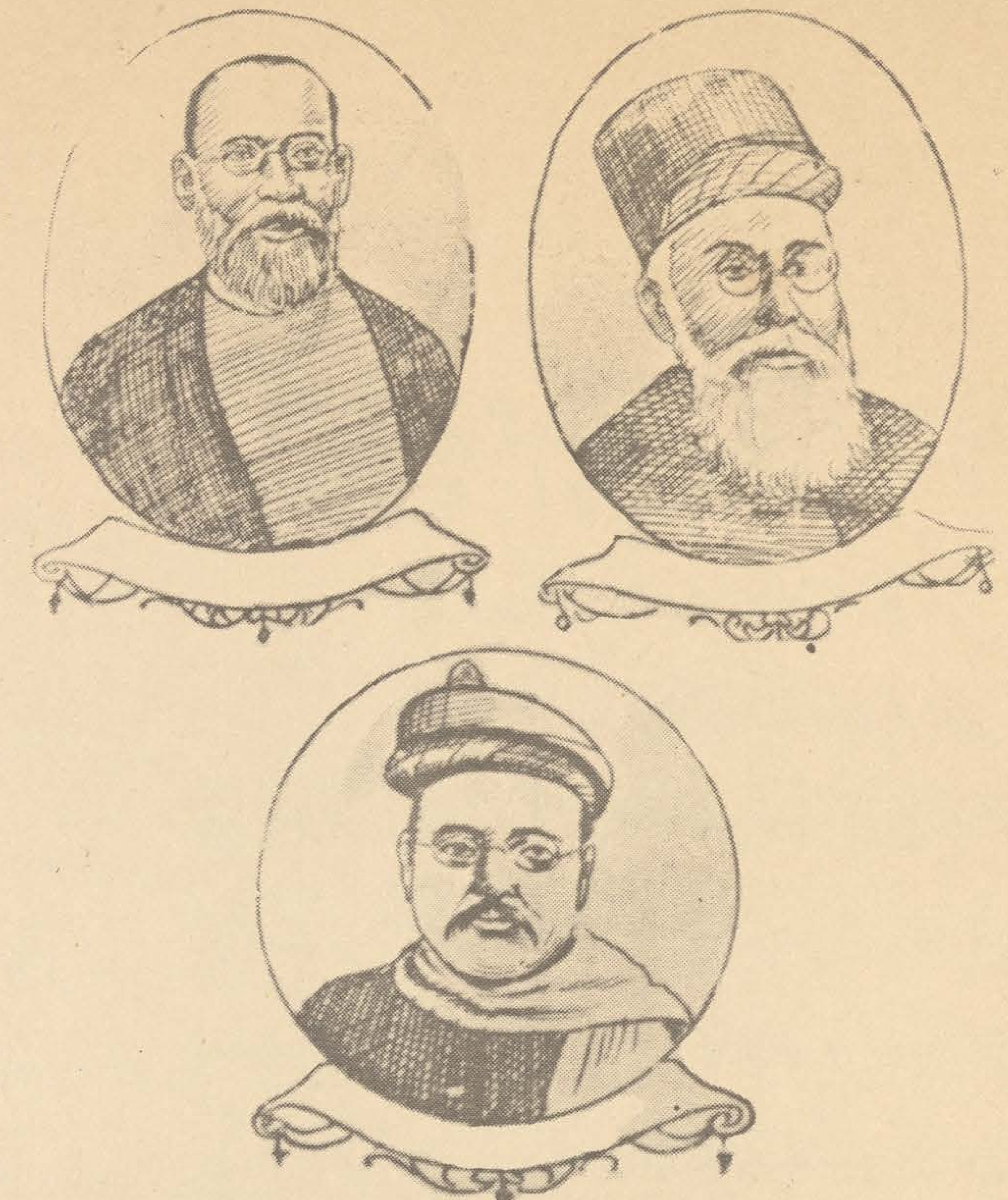
آل پارٹیز مسلم کانفرنس اور کانگرسی سُوراج

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بُت کدہ میں برہمن کی پُختگیٔ زنّاری بھی دیکھ

تحریکِ خلافت کی ناکامی کے بعد سر آغا خان نے مسلمانوں کے منتشر شیرازہ کو یکجا کرنے کی کوشش کی۔ ۳۱ ردسمبر ۱۹۲۸ء کو دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں مسلمانوں کے جُملہ مطالبات کو ایک واضح صُورت میں مرتّب کیا گیا۔ انہی ایّام میں نہرو رپورٹ کی بُنیاد پر کانگرس نے سوراج کا مطالبہ کیا جس نے مُسلمانوں کو اپنی سیاسی حیثیت کا ازسرِنو جائزہ لینے پر مجبور کیا مسلمانوں نے محسُوس کیا کہ متحدہ ہندوستان میں بحیثیت قوم ان کا زندہ رہنا ناممکن ہے



سر آغا خان آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی میں اپنا صدارتی خطبہ پیش کر رہے ہیں۔



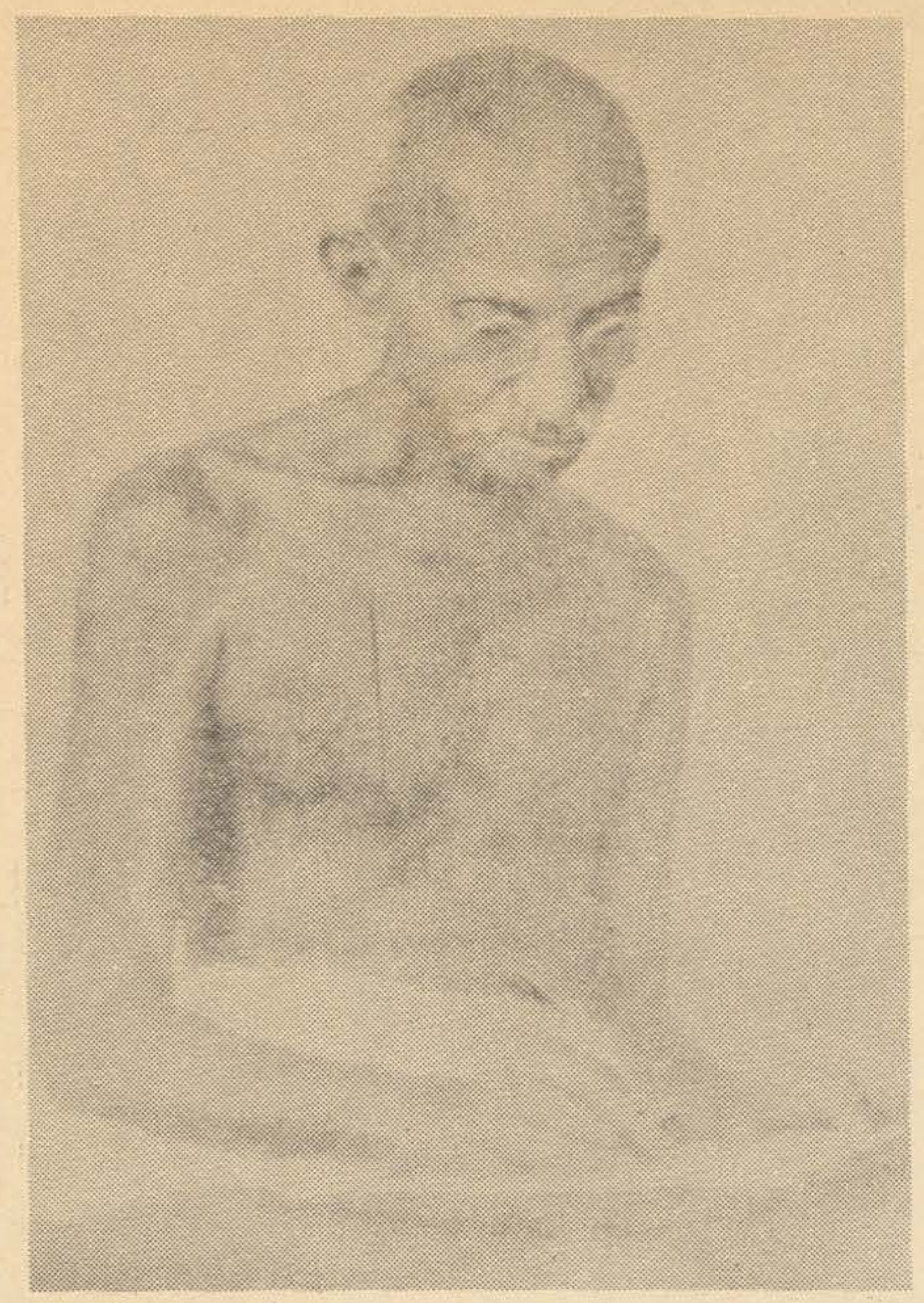
تین اعتدال پسند لیڈر



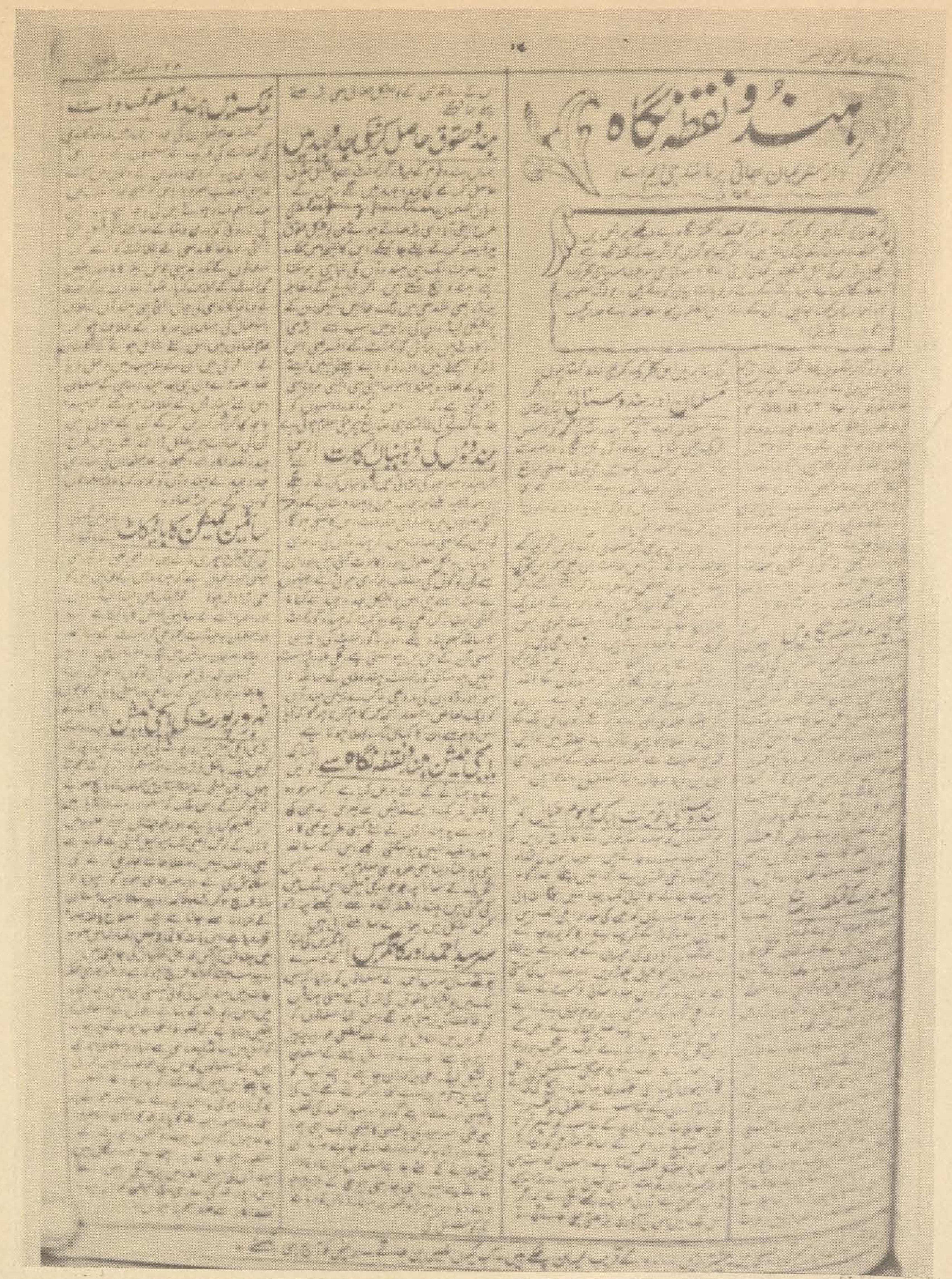
دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر سر آغاخان کے
استقبالیہ کا ایک شاندار منظر



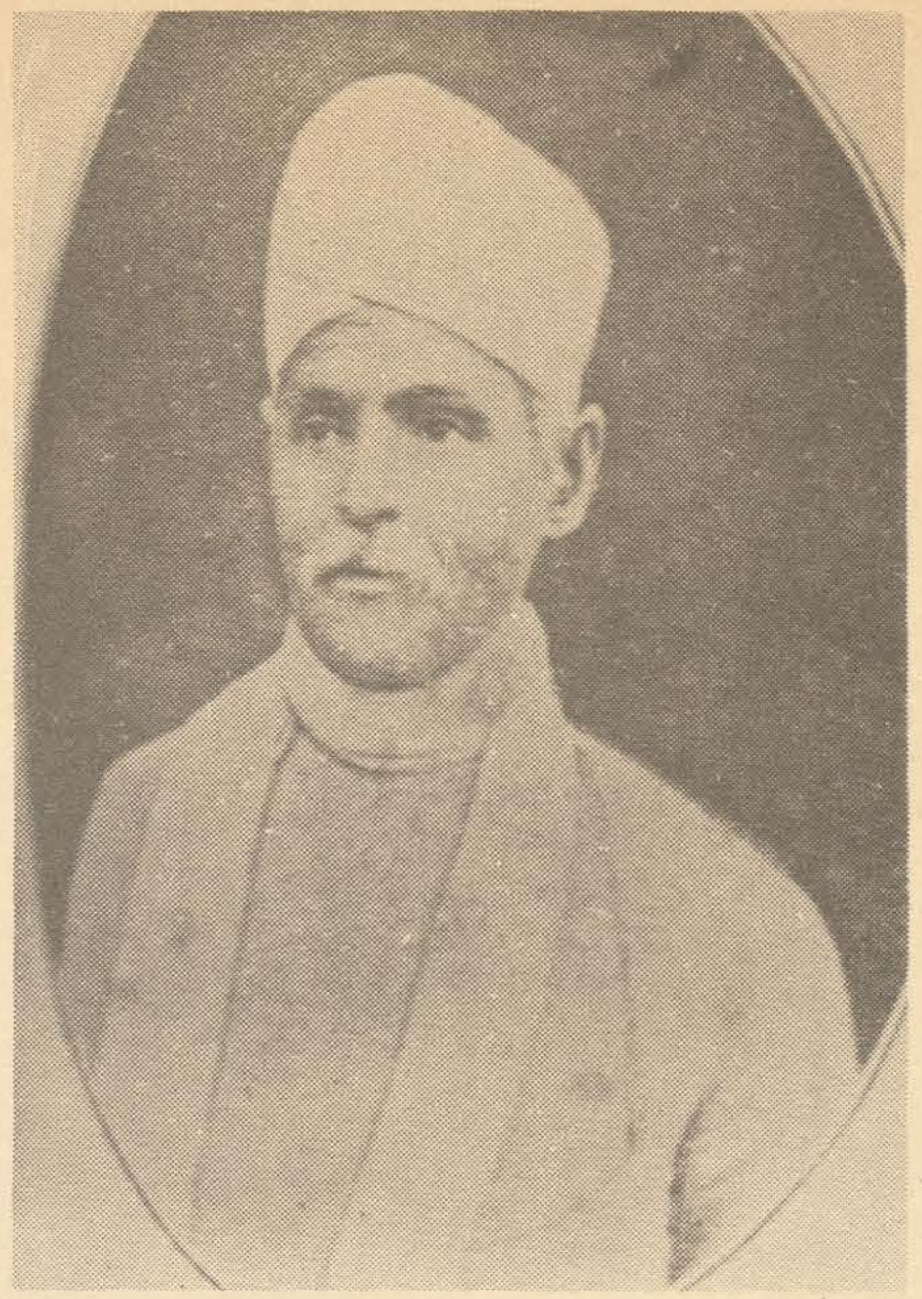
یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو ہز ہائینس سر آغاخان کے زیرِ صدارت منعقدہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے مندوبین :۔
(کرسی نشین) مولوی اے کے فضل الحق (۲)، سر محمد یامین (۴) مولانا شوکت علی (۵) سر محمد شفیع (۹)،
سر آغاخان (۱۰) راجہ آف محمود آباد (۱۱)، سر ابراہیم رحمت اللہ (۱۲)، سر حاجی عبداللہ ہارون (۱۸)
ایستادہ :۔ علّامہ اقبال (سر آغاخان کے پیچھے)



مہاتما گاندھی



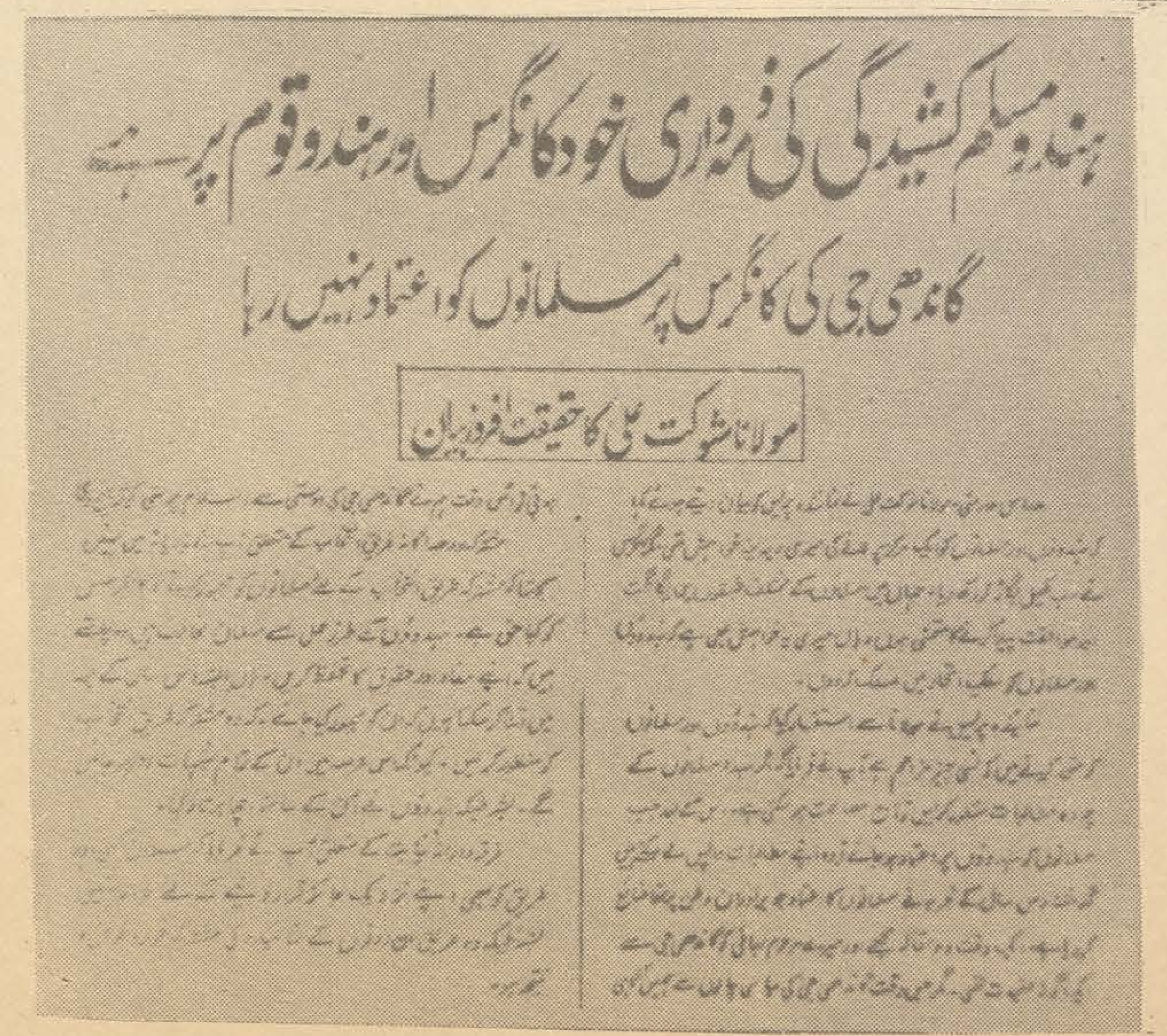
ہندو نقطۂ نگاہ



پنڈت مدن موہن مالویہ



آزاد ہندوستان کی کانسٹی ٹیوشن



ہندو مسلم کشیدگی کی ذمہ داری خود کانگرس اور ہندو قوم پر ہے

گاندھی جی کی کانگرس پر مسلمانوں کو اعتماد نہیں رہا

مولانا شوکت علی کا حقیقت افروز بیان

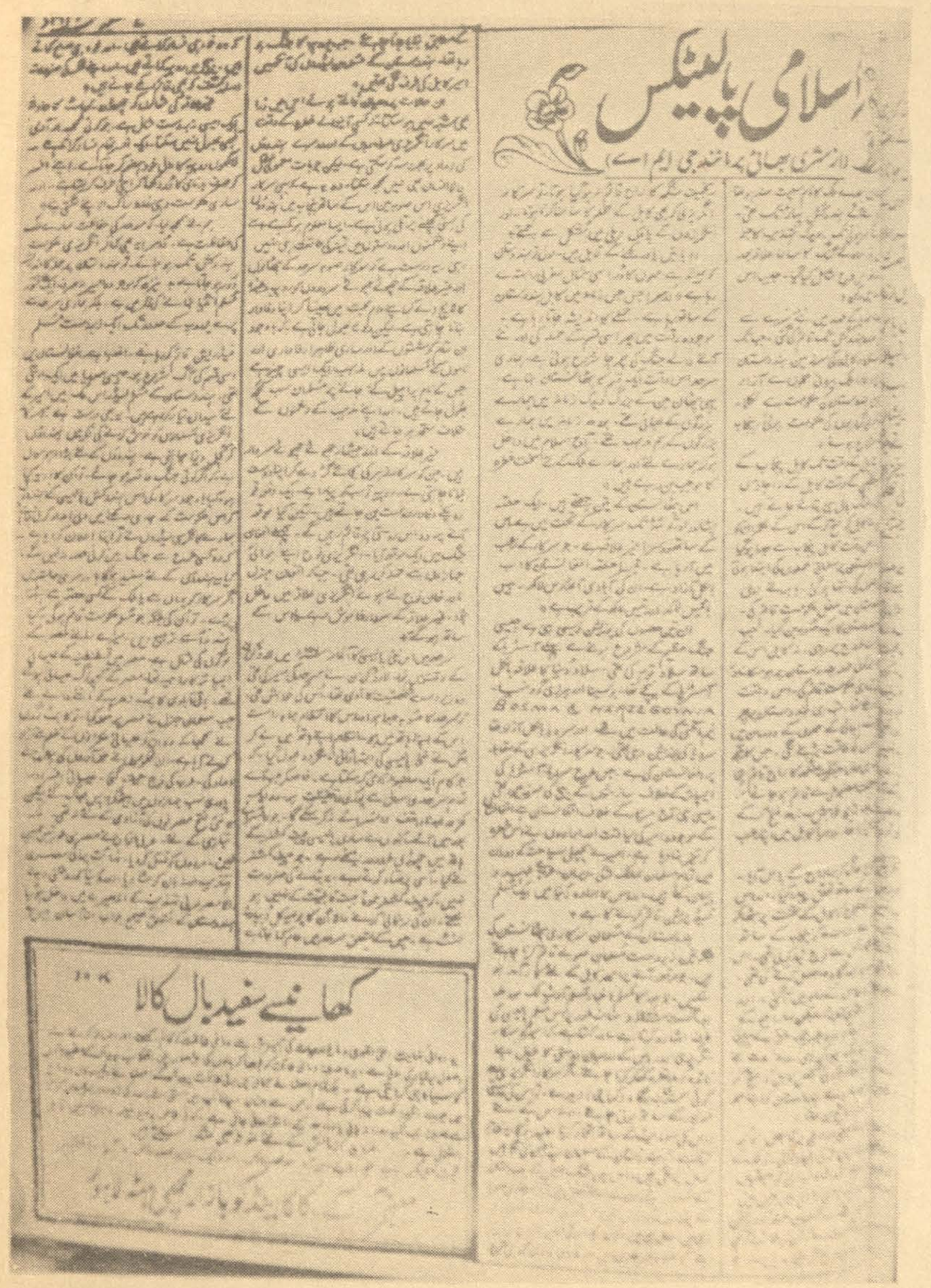


The Pioneer

FOUR MOSLEM PARTIES AT DELHI

Search for "Safeguards"

DIFFICULTIES OVER NEHRU REPORT


اسلامی پالیٹکس

(از شری بھائی پرمانند جی ایم اے)

کھانیے سفید بال کالا


صوبہ سرحدی میں ہندوؤں اور سکھوں پر عرصۂ زندگی تنگ

مسلمانوں کو فرقہ دارانہ رعایات دینے کا نہایت بد نتیجہ

(از سردار گوپت سنگھ بی اے وکیل کوہاٹ)

قانون انتقال اراضی کا اثر

خرابیاں جو پیدا ہوتی ہیں


انقلاب

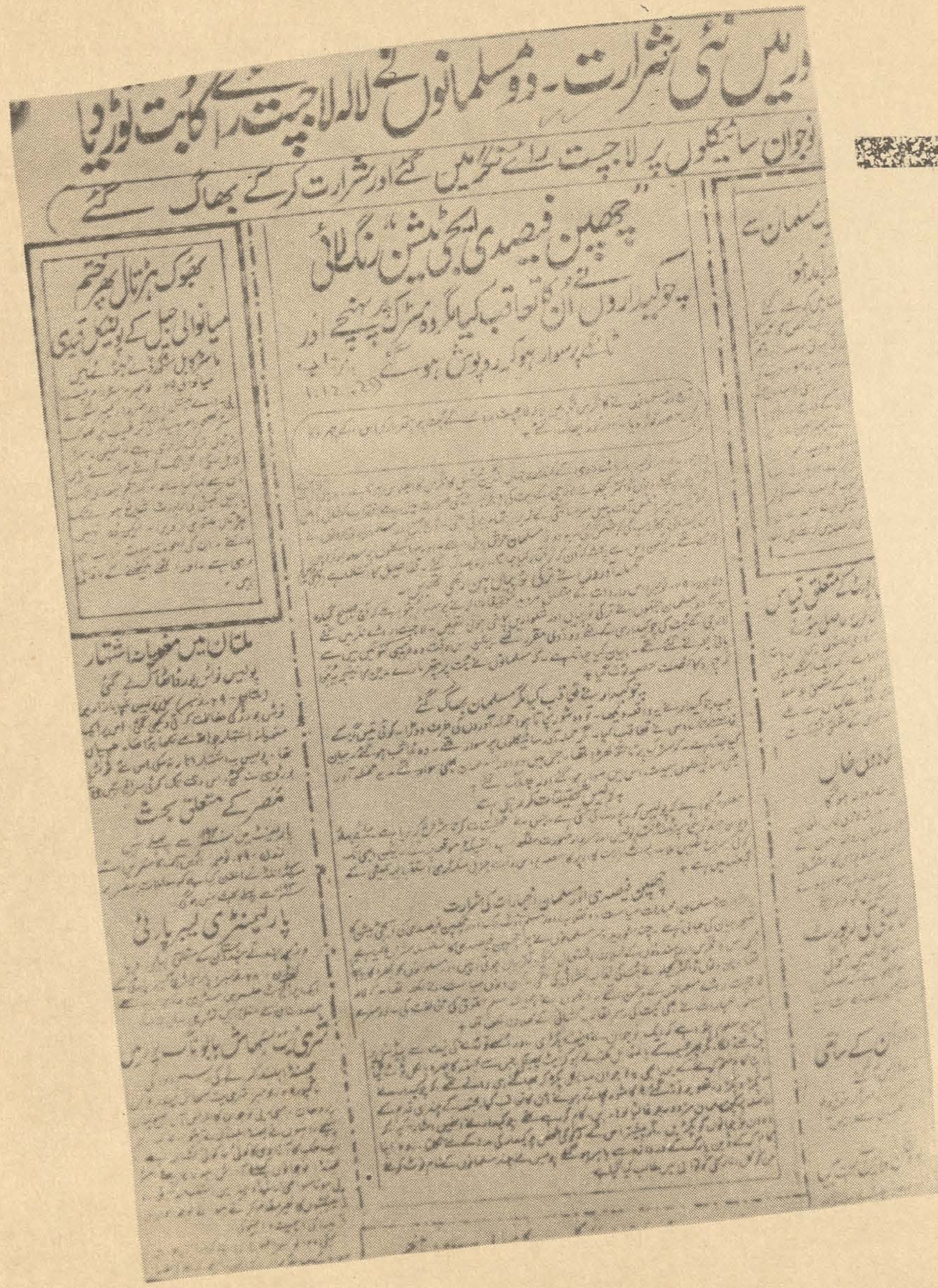
THE DAILY INQILAB

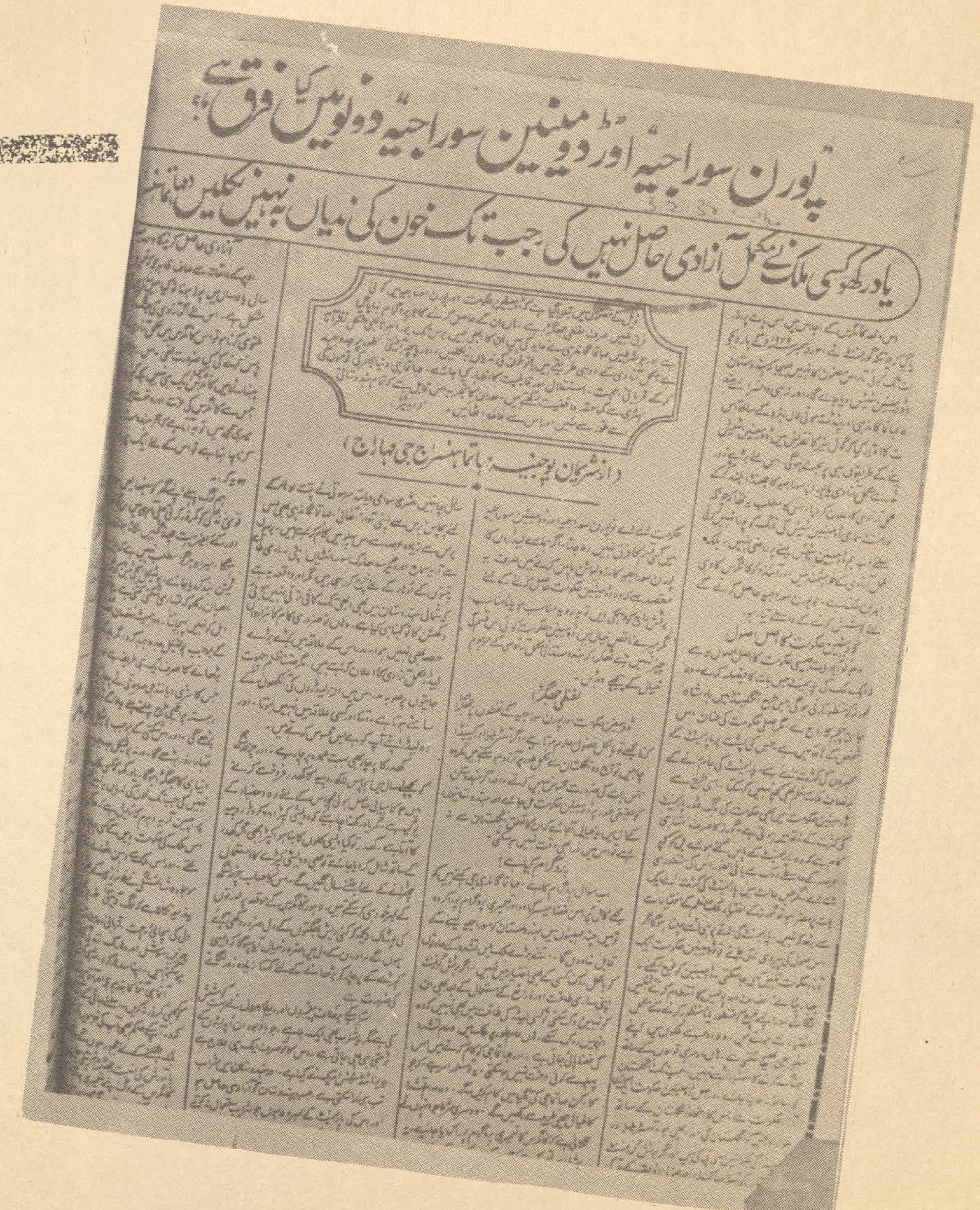
1st OCT 1930

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا جلسہ


سندھ کے ہندوؤں کی حالت زار

نپٹ بہرا پن


لالہ لاجپت رائے کا بت توڑ دیا
چھپن فیصدی ایجی ٹیشن رنگ لائی
بھوک ہڑتال پھر ختم
میانوالی جیل کے پولیٹیکل قیدی
مصر کے متعلق بحث
پارلیمنٹری لیبر پارٹی


"پورن سوراجیہ" اور "ڈومینین سوراجیہ" دونوں میں کیا فرق ہے؟
یاد رکھو کسی ملک نے مکمل آزادی حاصل نہیں کی جب تک خون کی ندیاں نہیں نکلیں

قائدِ اعظم کے چودہ نکات

قائدِاعظم نے مسلمانوں کے مطالبات کو چودہ نکات کی صورت میں پیش کیا۔ تاکہ مسلم مفادات کا خاطر خواہ تحفظ ہوسکے!

۱۔ آئندہ آئین وفاقی طرزِ حکومت کا ہو۔

۲۔ تمام صوبوں کو یکساں طور پر صوبائی خود مختاری دی جائے۔

۳۔ تمام مجالسِ قانون ساز میں اقلیتوں کو مناسب اور مؤثّر نمائندگی دی جائے لیکن کسی بھی مجلس میں اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ ہو۔ نہ ہی ان کی تعداد بڑھا گھٹا کر مساوی کی جائے۔

۴۔ مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی ہو۔

۵۔ مختلف فرقوں کو حق حاصل ہو کہ وہ جداگانہ حق نیابت اختیار کرسکیں۔

۶۔ مختلف صوبوں کی کوئی ایسی علاقائی تقسیم نہ ہو جو شمال مغربی سرحدی صوبہ، پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت پر اثر انداز ہو۔

۷۔ تمام مذاہب اور فرقوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہو۔

۸۔ کسی مجلسِ قانون ساز میں کوئی ایسا بل یا قرارداد پاس نہ ہو جو اس مجلس کے ۳/۴ اکثریت کی رائے میں اِس فرقہ کے مفاد کے منافی ہو۔

۹۔ سندھ کو بمبئی پریذیڈنسی سے الگ کر کے ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔

۱۰۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں دیگر صوبوں جیسی اصلاحات نافذ کی جائیں۔

۱۱۔ آئین میں ایسی دفعات شامل کی جائیں جس سے مسلمانوں کو سرکاری اور بلدیاتی ملازمتوں میں مناسب نمائندگی حاصل ہوسکے۔

۱۲۔ آئین میں مسلمانوں کی ثقافتی اقدار، تعلیم، زبان، مذہب اور شخصی قوانین کے تحفّظ کا اہتمام کیا جائے۔

۱۳۔ کوئی مرکزی یا صوبائی کابینہ تشکیل نہ کی جائے جس میں کم سے کم ۱/۳ اراکین مسلمان نہ ہوں۔

۱۴۔ مرکزی مجلس قانون ساز کی تشکیل میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے تا آنکہ وفاق ہند میں شامل ریاستیں/صوبے اس کی توثیق نہ کردیں۔

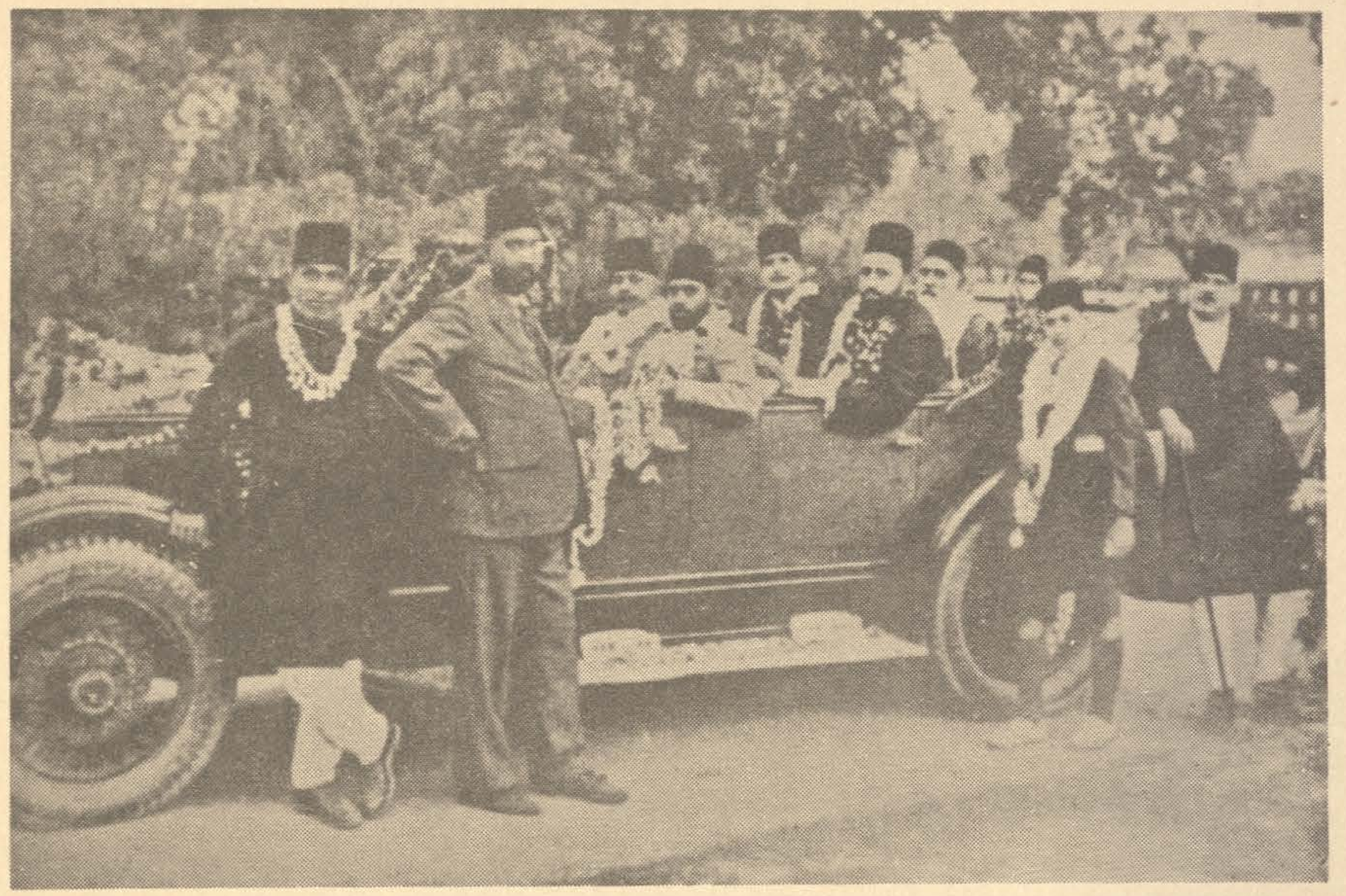
علّامہ اقبال

اِک ولولۂ تازہ دِیا مَیں نے دِلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بُخارا و سمرقند

ملّتِ اسلامیہ کے اس نامور فرزند نے سیالکوٹ کی مردم خیز سرزمین میں ۱۸۷۳ء میں آنکھ کھولی۔ مولانا سید میر حسن جیسے نامور اساتذہ کی صُحبت نے طبیعت کو جلا بخشی۔ آپ کی شاعری جس کا آغاز حبّ الوطنی کے جذبہ سے ہُوا بتدریج اسلامی قومیت کے سانچوں میں ڈھلتی چلی گئی۔

جب ۱۹۰۸ء میں اقبالؔ انگلستان سے لوٹے تو اُن کے نظریات یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ اقبالؔ کے دِل میں اب ملّتِ اسلامیہ کا درد کروٹیں لے رہا تھا۔ انہوں نے مسلمانانِ ہند کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اور ان میں اپنی پُرسوز شاعری اور اسلامی فلسفہ کے ذریعہ سے نئی رُوح پھُونکنے کی کوشش کی۔





آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی سیشن منعقدہ الہ آباد کے موقع پر مسلم رہنماؤں کی
اس تصویر میں علامہ اقبال حاجی عبداللہ ہارون کے ساتھ کار میں بیٹھے
نظر آرہے ہیں۔



روزنامہ
انقلاب

غلام رسول مہر بی اے
عبدالمجید سالک بی اے

THE DAILY INQILAB

جلد ۵ | لاہور - یوم شنبہ - ۹ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۰ء | 30th DEC. 1930 | نمبر ۱۴۹

...آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

علامہ اقبال کا بصیرت افروز خطبہ صدارت



علامہ اقبال دوسری گول میز کانفرنس سے واپسی کے بعد بمبئی میں اپنے مدّاحوں کے ساتھ۔



علامہ اقبال لندن میں (۱۹۳۲ء) طلباء اور مدّاحوں کے ساتھ۔



علامہ اقبال کابل کے ایک استقبالیہ میں۔ وہ ۱۹۳۳ء میں افغانستان تشریف لے گئے تھے۔



علّامہ اقبال اپنے پروفیسری کے زمانے میں گورنمنٹ کالج لاہور کے کچھ طلباء اور رفقائے کار کے ساتھ۔



علاّمہ اقبال ۱۹۰۷ء میں سیّد علی بلگرامی کی رہائش گاہ پر اپنے احباب کے ساتھ
تصویر میں سر عبدالقادر بھی نظر آرہے ہیں۔



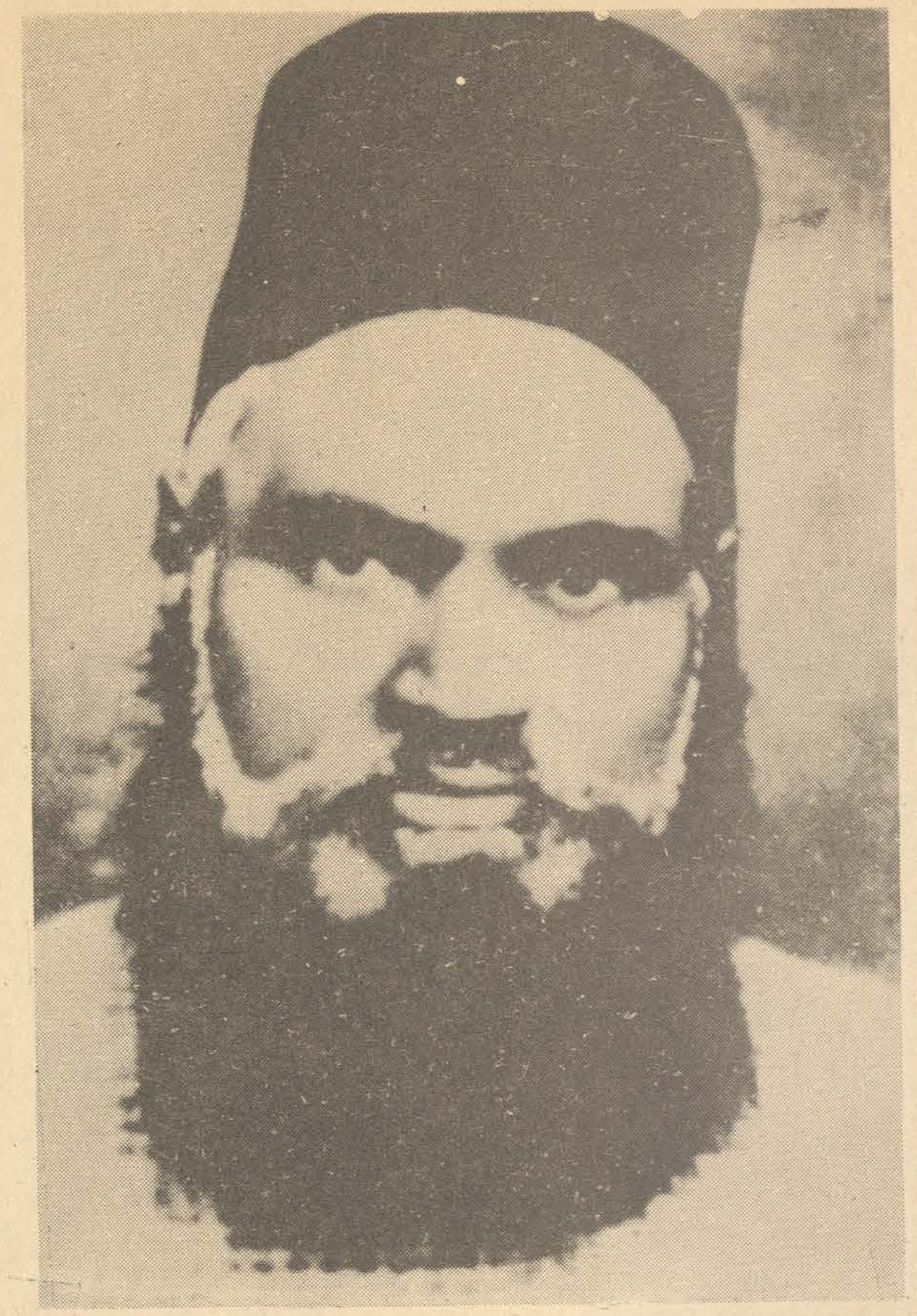
علاّمہ اقبال اور سر راس مسعود کابل میں (۱۹۳۳ء)
اپنے میزبانوں کے ساتھ



علاّمہ اقبال ایک پارٹی میں شمولیت کی غرض سے قصر بکنگھم لندن میں
چودھری ظفراللہ خاں کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں!



علامہ اقبال مسجدِ غرناطہ میں
۱۹۳۳ء



علامہ اقبال کے اُستادِ گرامی
شمس العلماء مولوی سیّد میر حسن صاحب



علامہ اقبال کے اُستادِ فلسفہ
پروفیسر تھامس آرنلڈ ۔



علامہ اقبال قرطبہ کی تاریخی مسجد میں نماز ادا کر رہے ہیں



علاّمہ اقبال ۱۹۲۹ء میں اپنے فرزند جاوید اقبال کے ساتھ

علاّمہ اقبال کے خطبۂ الہ آباد (۱۹۳۰ء) کے اقتباسات

"ہم آہنگ ہندوستان کے تصوّر پر مبنی آئین یا برطانیہ کے جذبۂ جمہوریت پر مبنی اصُولوں کا ہندوستان پر اطلاق کرنا گویا ہندوستان میں خانہ جنگی کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔"

"مُسلمانوں کا مطالبہ .... اُن کی اپنی ترقّی کے لئے حقیقی خواہش کا مرہونِ منّت ہے اور یہ ترقّی نیشنلسٹ ہندو سیاست دانوں کی مجوّزہ وحدانی طرز ترقی حکومت (جس کے تحت وہ سارے ہندوستان پر اپنے فرقے کا تسلّط چاہتے ہیں) کے تحت بالکل ناممکن ہے۔ اس لئے میں ہندوستان اور اسلام کے بہترین مفاد کی خاطر ایک مربُوط و مستحکم مسلم ریاست کا مطالبہ پیش کرتا ہُوں۔ میرے اس مطالبے سے ہندوستان کو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اندرُونی توازن اقتدار کے نتیجے میں امن وتحفّظ سے ہمکنار ہوگا۔ اور اسلام کو اس بات کا موقع ملے گا کہ وہ اس اثر سے نجات پائے جو عرب ملوکیّت نے اس پر مسلّط کیا تھا، وہ اپنے قوانینِ تعلیم اور ثقافت کو مجتمع کرے اور اسے اپنی بنُیادی رُوح اور عصرِ حاضر کے تقاضوں سے قریب تر لاکر ہم آہنگ کر دے۔"

"آخر میں مَیں آپ کو صرف یہی تاکید کروں گا کہ ہندوستان کی تاریخ میں موجودہ بحران مسلمانوں سے مکمّل اندرُونی اتحاد اور تنظیم کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ بھی ہے اور بحیثیّتِ مجموعی سارے ہندوستان کا بھی۔ ہندوستان کی سیاسی محکومی سارے ایشیا کے لئے مصیبت کا سبب رہی ہے اور اب تک ہے۔ چونکہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان ایک ہی ملک میں مسلم ایشیا کے باقی تمام مُلکوں سے بڑھکر قیمتی اثاثے کی حیثیّت رکھتے ہیں اس لئے ہمیں ہندوستانی مسئلہ کا جائزہ فقط مُسلم نقطۂ نظر ہی سے نہیں بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھنا چاہیئے۔"

۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء

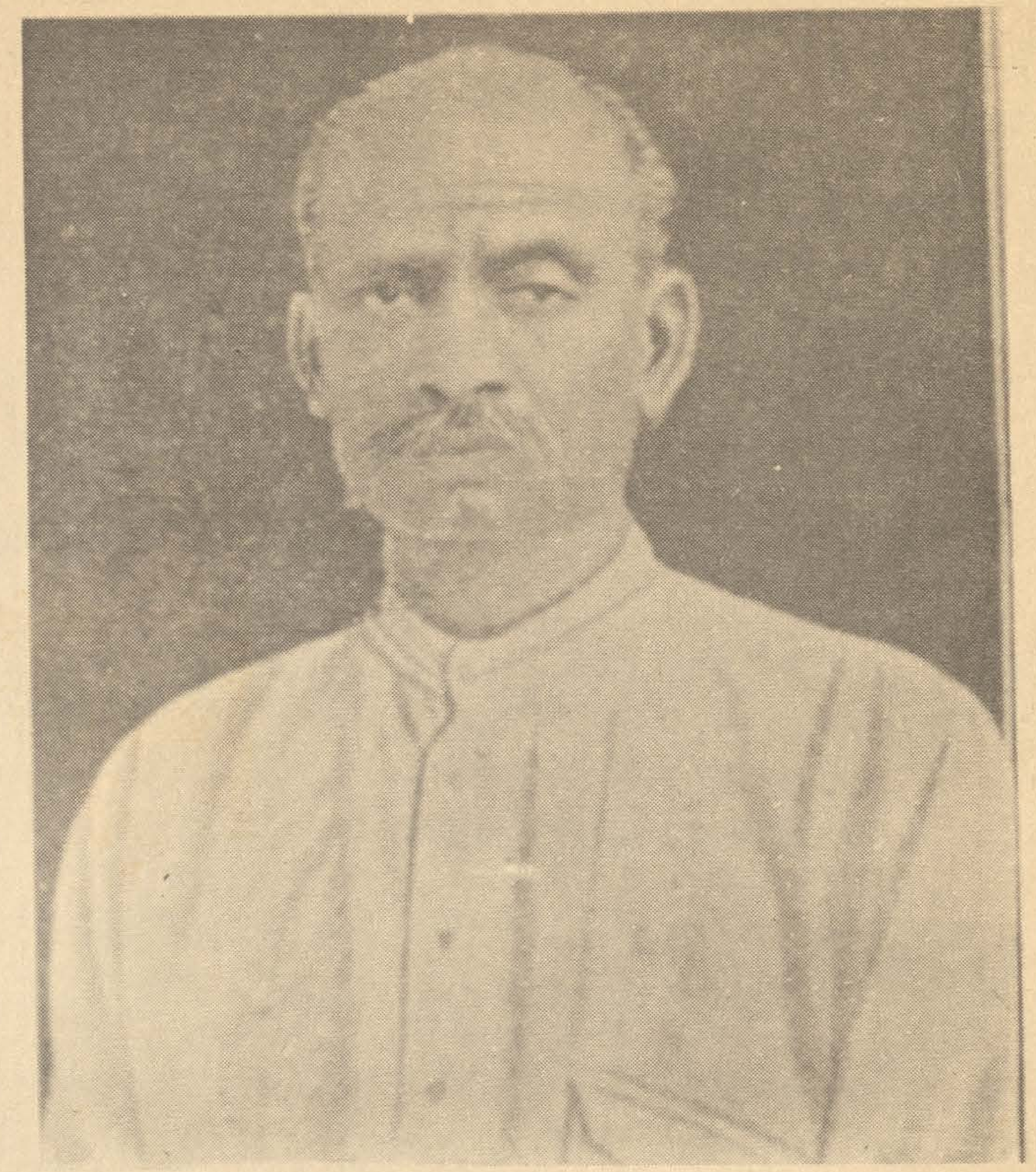
پہلی، دُوسری، تیسری گول میز کانفرنس
نشستند و گفتند و برخاستند،

ہندوستان کی آئینی الجھنوں کا تسلی بخش حل تلاش کرنے کے لئے تین مرتبہ لنڈن میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جن میں مسلمانوں کے زعماء نے بھی شرکت کی۔ لیکن مسٹر گاندھی اور ان کے حواریوں کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور مسلم کش پالیسی کے سبب یہ کانفرنسیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں



گول میز کانفرنس منعقدہ لندن کے مندوبین کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کا ایک منظر
علامہ اقبال، سر غلام حسین ہدایت اللہ، سید امجد علی، سر شاہ نواز بھٹو اور مولانا شوکت علی
تصویر میں نظر آرہے ہیں۔





سردار ولبھ بھائی پٹیل

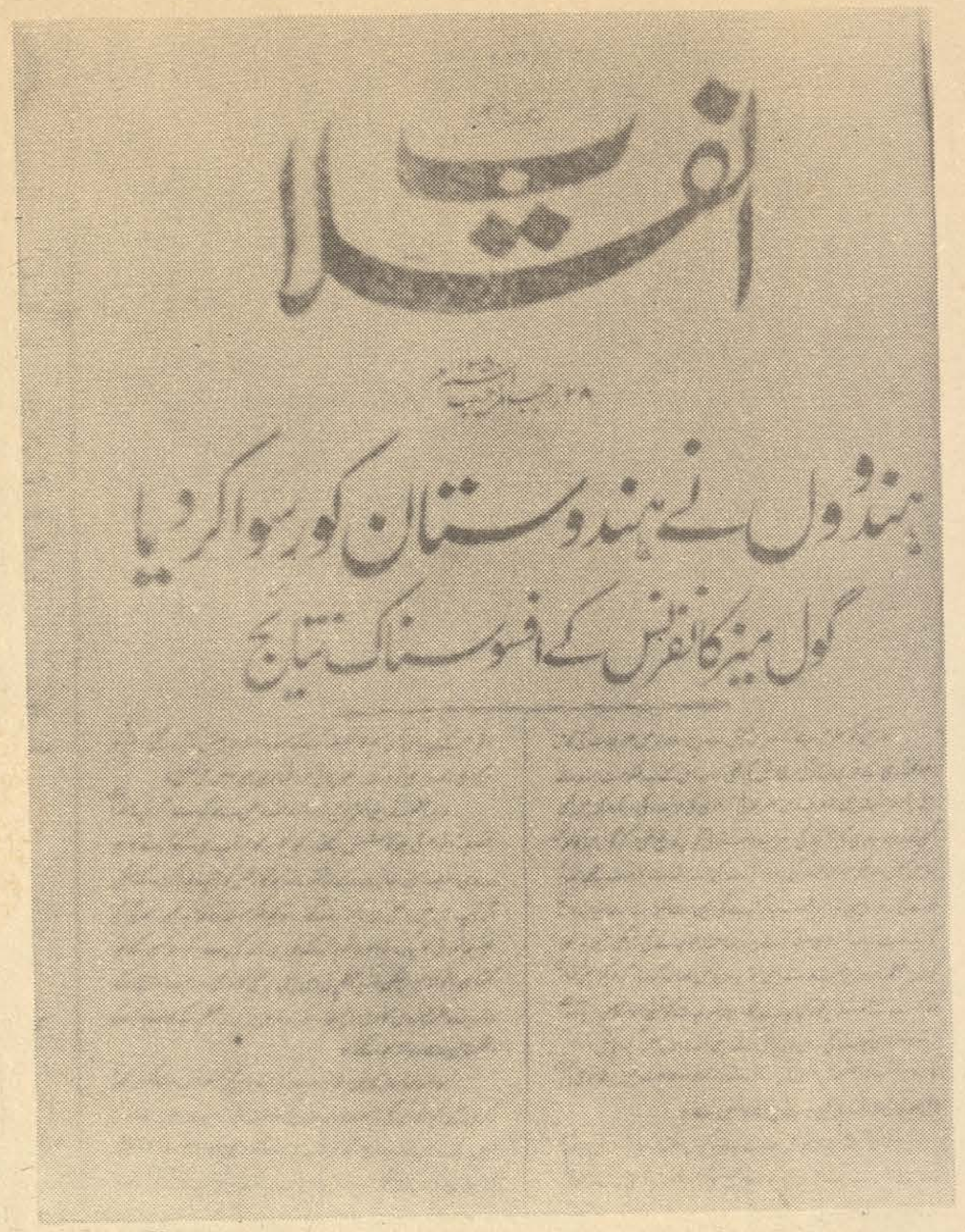
گول میز کانفرنس کا ایک منظر:۔ (بائیں سے دائیں) سردار اورنگزیب، اے کے فضل الحق، نواب چھتاری، سر محمد شفیع، سر آغا خان، قائدِ اعظم محمد علی جناح، سر محمد ظفراللہ خان، صاحبزادہ عبدالقیوم۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ۔



سر آغا خان گول میز کانفرنس کے چند مندوبین کے ساتھ
تصویر میں سید امجد علی، سر ظفراللہ خان اور محمد اقبال نمایاں نظر آ رہے ہیں!



تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا



انقلاب

ہندوؤں نے ہندوستان کو رسوا کردیا

گول میز کانفرنس کے افسوسناک نتائج



گول میز کانفرنس میں ریاستی رعایا کو نمائندے نہیں دیئے جائینگے

ریاستی پرجا منڈل کے سکرٹری کو وائسرائے کا تحکمانہ جواب

گول میز کانفرنس کی اصل غرض کیا ہے



THE DAILY INQILAB

4th DEC. 1930

کانفرنس علیحدگی کا اصول منظور کرلیا

مسلم مندوبین مسٹر جناح کے چودہ نکات پر قائم رہیں گے



The Tribune

VOL. LI. NO. 181 LAHORE, SUNDAY, AUGUST 2, 1931. Price One Anna

Opinion in England Hardening Against India.

"DISAPPOINTMENT AWAITS US AT NEXT CONFERENCE."

—SAYS MR. JINNAH.

"LET US PRESENT UNITED FRONT."

"Fullest advantage will be taken of our weakness, which manifestly lies in our divisions. Hindu-Muslim unity and a united front are absolutely essential."

—MR. JINNAH.

"WILL TO FREEDOM AS SERTING ITSELF."

—MR. C. Y. CHINTAMANI.

[See page 5.]

MRS. LOUISE GISSLER TO BE DEPORTED

Sequel to M. N. Roy's Arrest

MANY TODDY SHOPS WILL HAVE TO CLOSE: 800.

Picketing in Bombay

CONGRESSMEN ACTIVE.

MR. V. J. PATEL'S FEVER ABATES

A Pink Brush

PYRO-KILL

Dr P. Chander,

If You Have No Employment

PENINSULAR Life Assurance Co., Ltd.

MANAGER'S OFFICE Telephone No. 661.

The Tribune

EDITOR'S OFFICE. Telephone No. 576.

VOL. LI. NO. 184 LAHORE, THURSDAY, AUGUST 6, 1931. Price One Anna

GOVERNMENT SURRENDERS TO MUSLIM REACTIONARIES.

DR. ANSARI EXCLUDED FROM R. T. C.

Iqbal and Daudi Nominated.

MRS. SAROJINI NAIDU INVITED.

The names of the members of the Round Table Conference and the Minorities Sub-Committee are published.

The plenary session, on the last occasion, was attended by 83 delegates. This time there are 112. Of the additional members 3 are from the State and 16 from British India.

As regards the Minorities Sub-Committee, there were originally 37 members, now there are 44.

While Dr. Ansari has been excluded, the forces of the communalists have been strengthened by the inclusion of Sir M. Iqbal, M. Shaukat Ali and M. Shafi Daudi.

Round Table Conference.

From Our Special Correspondent. Simla, Aug. 4.

WORKING COMMITTEE MEETS

London Branch Disaffiliated.

NEW RULES FOR PROVINCIAL COMMITTEES.

GANDHIJI AT POONA

4 Hours' Conference

GUJRAT SITUATION DISCUSSED

GANDHI—JINNAH TALKS.

Communal Tangle.

SARDAR PATEL PRESENT.

TO-DAY'S NEWS.

MAHATMA GANDHI had four hours conference with the Governor of Bombay.

GANDHIJI met Mr. Jinnah and had a talk with him on the communal question.

MANAGER'S OFFICE Telephone No. 661.

The Tribune

EDITOR'S OFFICE. Telephone No. 576.

VOL. LI. NO. 192 LAHORE, SATURDAY, AUGUST 15, 1931. Price One Anna

GANDHIJI WILL NOT GO TO LONDON.

CONGRESS WILL BOYCOTT ROUND TABLE CONFERENCE.

Working Committee's Decision.

REPEATED AND SERIOUS BREACHES OF DELHI AGREEMENT.

Working Committee's Resolution

ONE PERSON KILLED.

Several Injured.

LAND OWNERS ATTACK PEOPLE

Pandit Madan Mohan Malaviya and Mrs. Sarojini Naidu have also decided not to go to London. They have cancelled their passage.

Sir Tej Bahadur Sapru Meets Gandhiji

"IT IS A GREAT BLOW TO ME THAT I AM NOT GOING."

Gandhiji's Statement.

KNOW WHAT IT WILL MEAN TO LORD IRWIN."

The Request That Was Rejected

"My request was in my opinion incredibly simple. If there was a contract between the Government and the Congress and if there was a dispute as to the interpretation of the contract or if there was a breach on either side, surely the rules governing all contracts must be applicable to this contract and to this, in my opinion more so, because it is a contract between a great Government, and a great organisation claiming to represent a whole nation and that the contract is not legally enforceable, enforces double obligation on the Government to submit to an impartial Tribunal on the question of a dispute between the contracting parties, if they cannot agree.

—MAHATMA GANDHI.

کول میز کانفرنس میں رئیس الاحرار مولانا محمد علی کا نعرۂ حق

اگر تم نے ہندوستان کو آزاد نہ کیا تو تمہیں میری قبر یہیں کھودنی پڑے گی

۱۹۳۳ء

خُدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

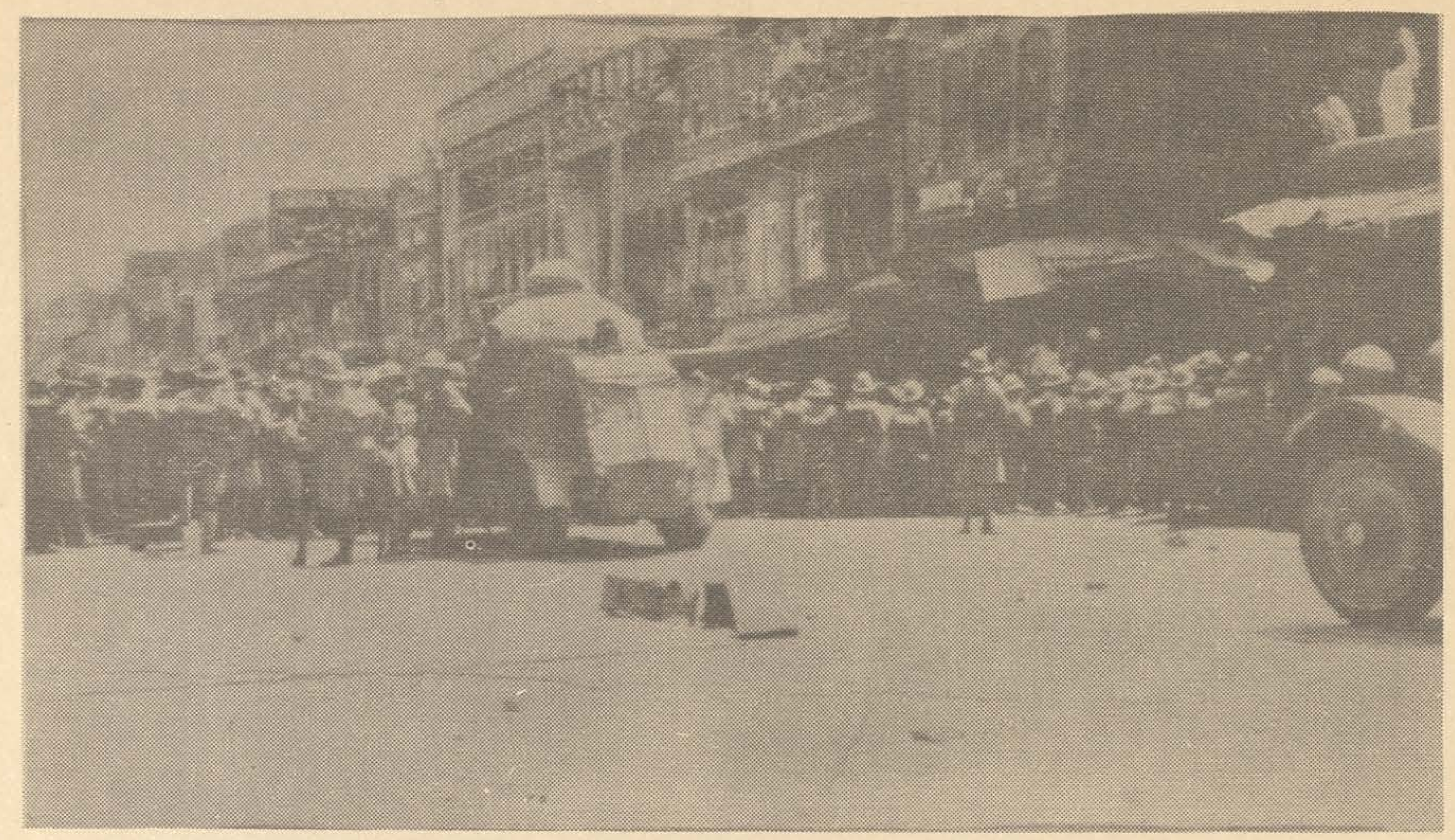
لیکن مسلمانانِ ہند کے دِل میں آزادی کی تڑپ پیدا ہو چکی تھی، اور وُہ اپنے لئے ایک باعزت مقام حاصل کرنے کا تہیّہ کر چکے تھے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اُنھوں نے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ صُوبہ سرحد میں خدائی خدمت گار، پنجاب میں نیلی پوش اور کشمیر میں شیخ عبداللہ اسی شمعِ آزادی کے پروانے تھے۔ انہی ایّام میں علاّمہ مشرقی نے خاکسار تحریک کا آغاز کیا۔



خاکسار ۱۹۴۰ء میں پشاور کے ایک کیمپ میں مصنوعی جنگ لڑ رہے ہیں۔



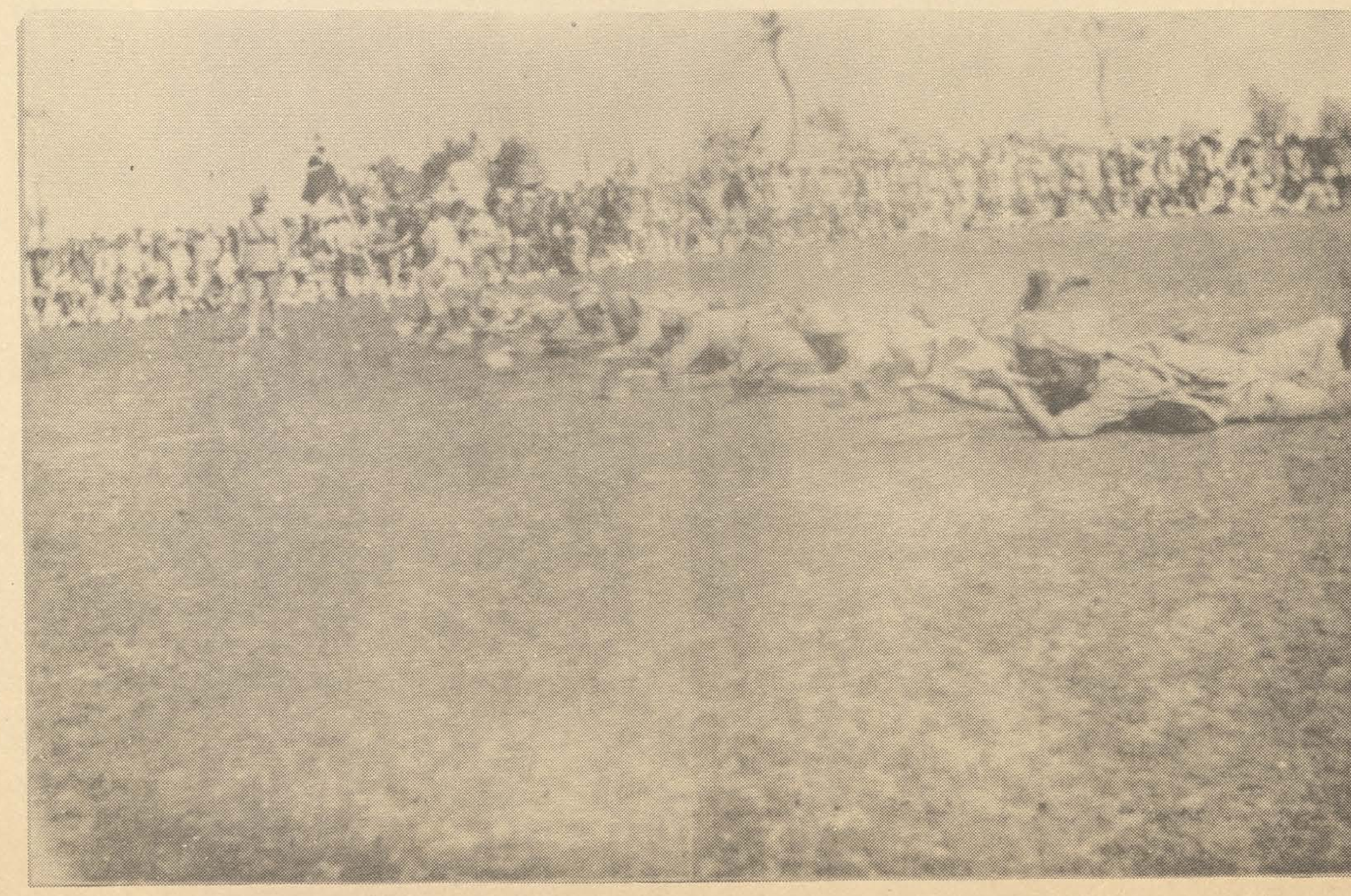
خاکسار رہنما علاّمہ عنایت اللہ خان مشرقی



برطانوی حکومت ۲۳ر اپریل ۱۹۳۰ء کو قصہ خوانی بازار پشاور میں جنگِ آزادی کے مجاہدین کو کچلنے کے لئے ٹینک استعمال کر رہی ہے۔



قائدِ اعظم محمد علی جناح خاکسار رہنما علامہ مشرقی کے ساتھ۔ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کو دہلی کے ایک خاکسار کیمپ میں۔ میاں احمد شاہ بیرسٹر (صوبہ سرحد) سر ضیاء الدین اور خان لیاقت علی خان بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

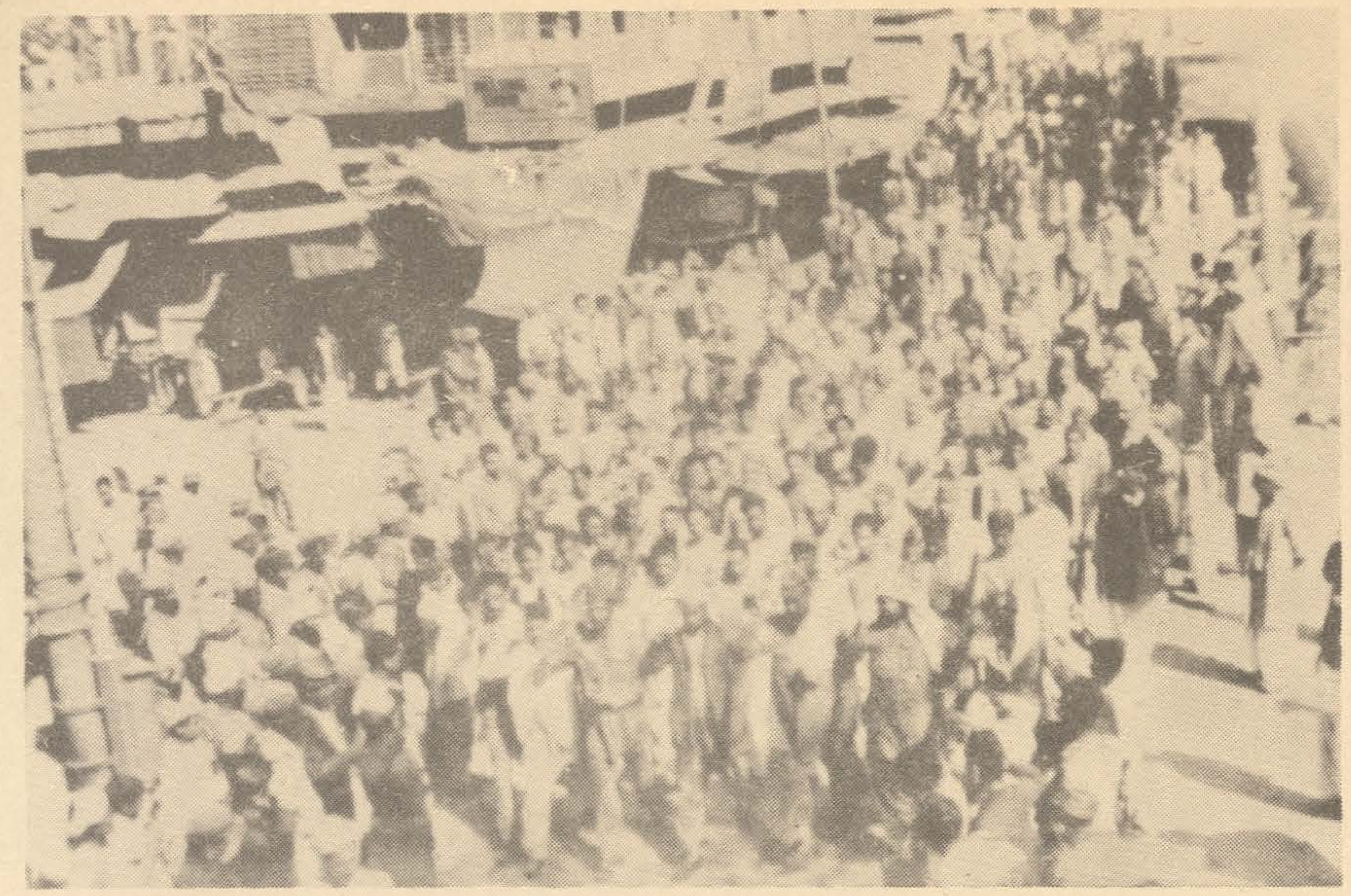


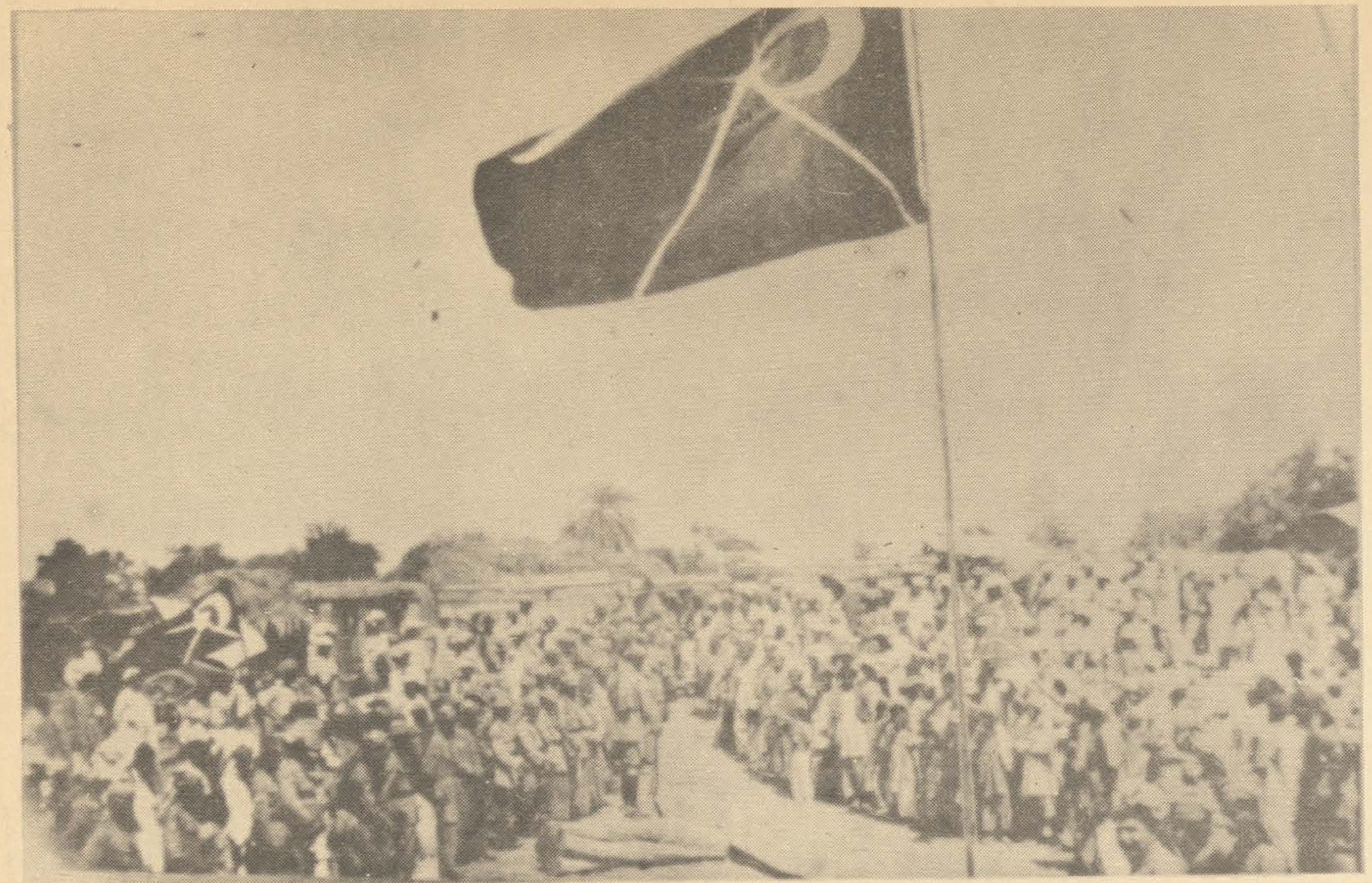
صوبہ سرحد کے کسی مقام پر خاکساروں کی مصنوعی جنگ کا ایک منظر۔



۲۳ر اپریل ۱۹۳۰ء ہمارے مُلک کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے۔ اس دن برطانوی حکومت نے قصہ خوانی بازار پشاور میں سینکڑوں محبانِ وطن کو مشین گنوں سے شہید کیا۔

علامہ مشرقی ویلور سے رہا ہونے کے بعد جب پشاور گئے
تو اُن کا شاندار خیر مقدم ہوُا۔

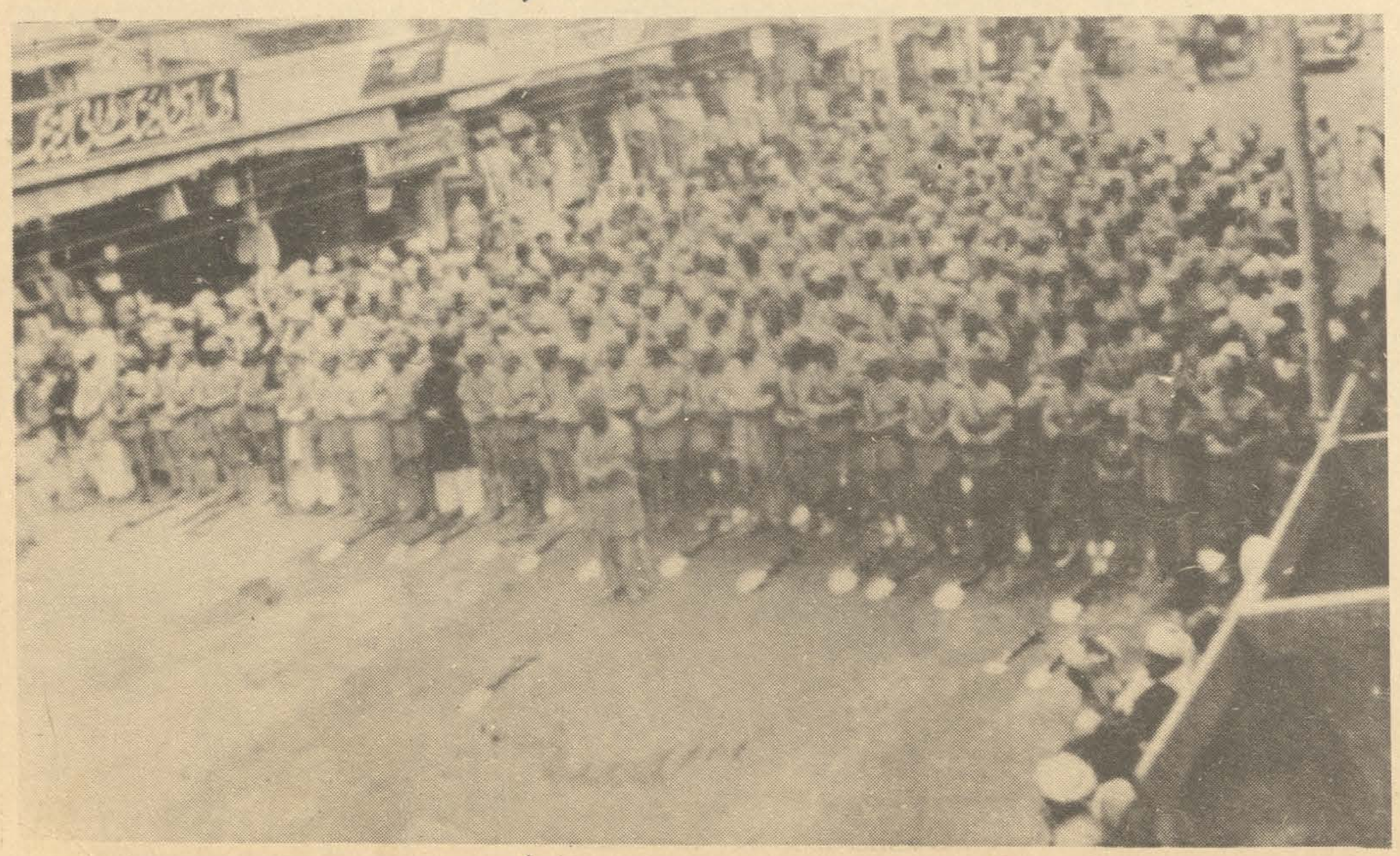




چارسدہ (ضلع پشاور) سے خاکساروں کا ایک دستہ
لاہور جانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔



لائل پور خاکسار کیمپ کا ایک منظر



بازار گنج شہیداں میں خاکسار غائبانہ نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں
پشاور کے میاں بشیر احمد پہلی صف میں نظر آ رہے ہیں۔



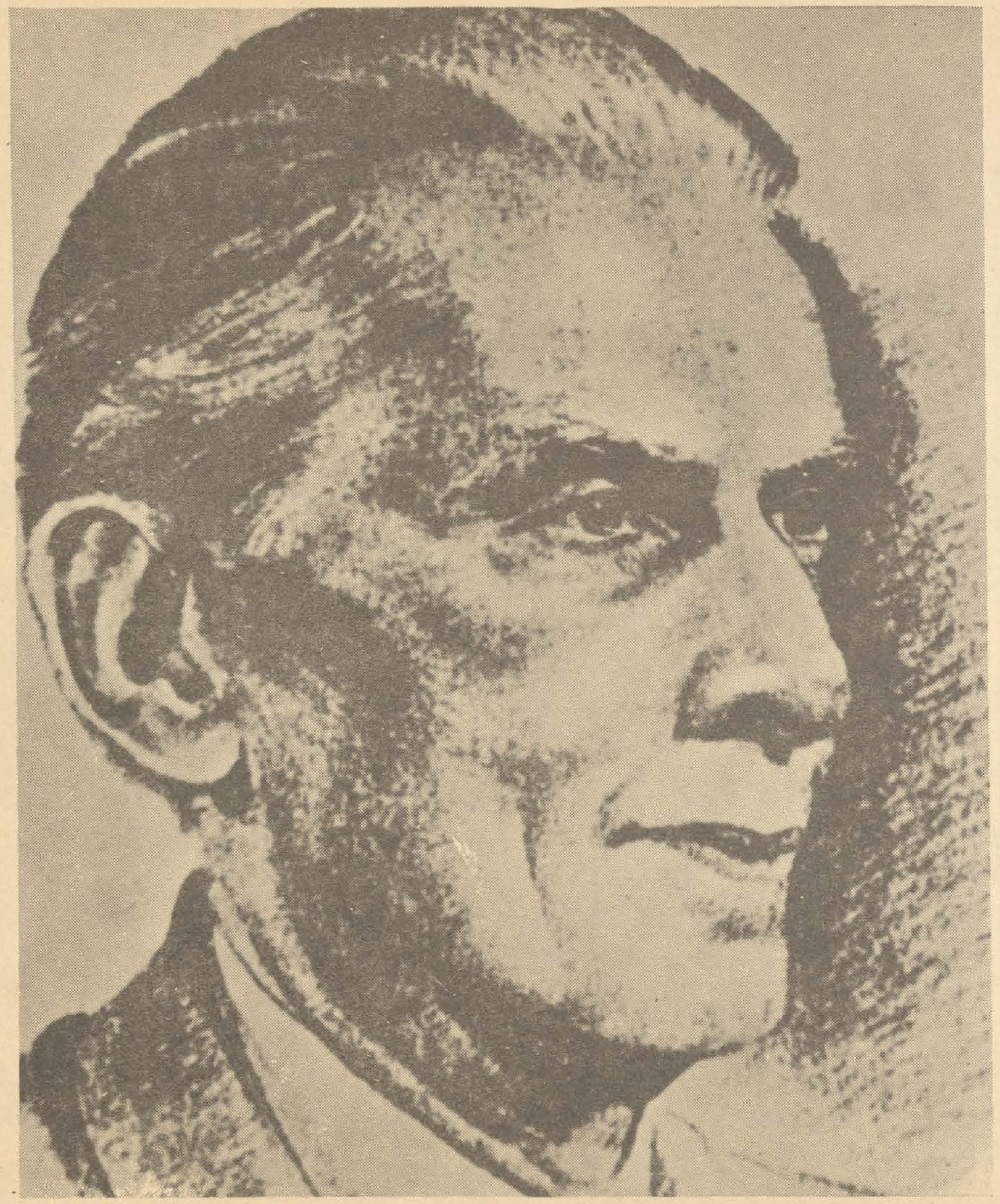
قصہ خوانی بازار پشاور میں فائرنگ کے دِن پولیس
احتجاج کرنے والوں کا راستہ روکے کھڑی ہے۔



خاکسار لاہور کی فائرنگ سے ایک دن پہلے مارچ پاسٹ کر رہے ہیں۔



خاکسار لائل پور میں نماز با جماعت ادا کر رہے ہیں (۱۹۳۹ء)

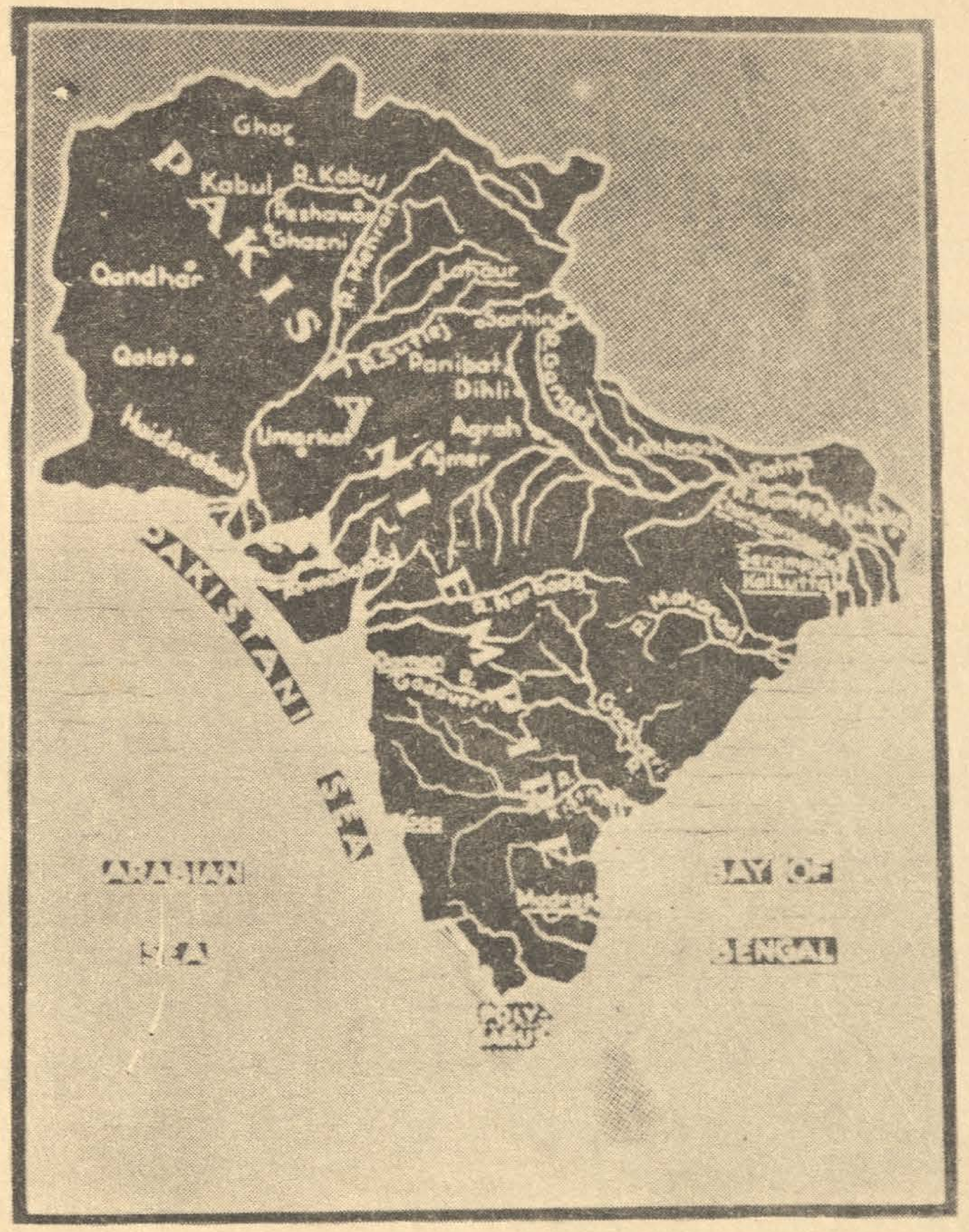


قائدِ اعظم کی واپسی

اپریل ۱۹۳۴ء

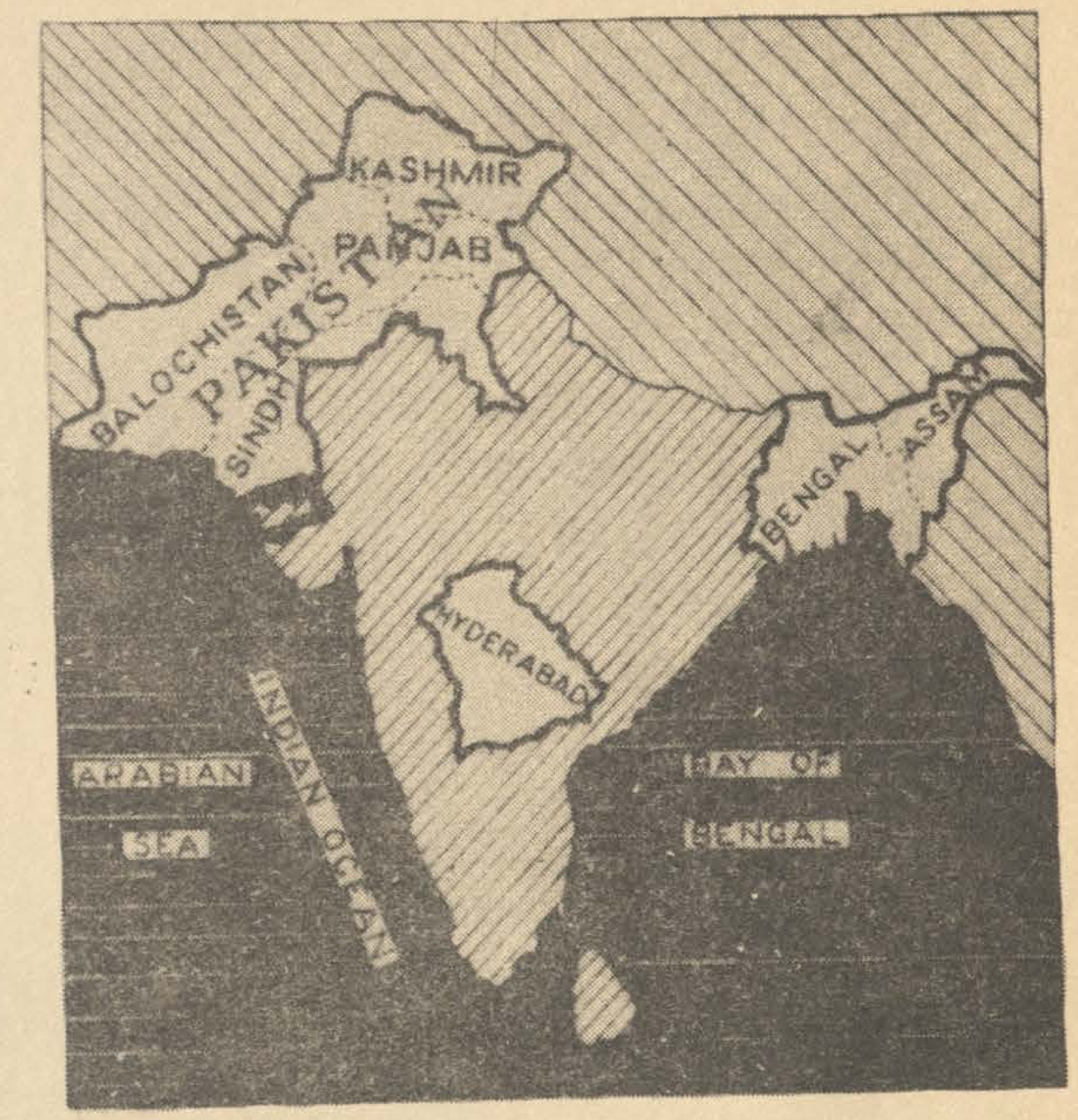
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

مسلمانانِ ہند ایک حقیقی قائد کے لئے چشم براہ تھے جو انھیں منزلِ مقصود تک پہنچا سکے۔ قائدِ اعظم بھی ملّت کے احساسات سے بے خبر نہ تھے۔ مسلمانانِ ہند کے اصرار پر قائدِ اعظم اپریل ۱۹۳۴ء میں وطن واپس لوٹے۔ مسلم لیگ کی از سرِ نو تنظیم کا آغاز کیا اور اسے صحیح معنوں میں عوامی جماعت بنانے کی جدّوجہد شروع کی۔





چودھری رحمت علی



3.



2.

1 2 3 } پاکستان چودھری رحمت علی کے چشم تصور میں



MORNING EDITION

The Tribune

PRICE:—ONE ANNA.

GANDHI-JINNAH CORRESPONDENCE

What Gandhi Said

"Your Speech is Declaration Of War"

"I Miss Old Nationalist In Your Speech."

"Mine is Cry of a Friend Not of an Opponent."

What Jinnah Said

"My Speech was in Self-Defence."

Nationalism is not Monopoly of Any Individual.

You Need not Have Preached to me on Your Bended Knees.

MAHATMA GANDHI

YOU MIGHT HAVE SPARED YOUR APPEAL.

MR. JINNAH

150,000 PERISH IN FLOODS

YELLOW RIVER RISING

JAPANESE SOLDIERS DROWNED

کانگرسی وزارتوں کا دور

نہ سوالِ وصل نہ عرضِ غم نہ حکایتیں نہ شکایتیں
ترے عہد میں دلِ زار کے سبھی اختیار چلے گئے

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے نفاذ کے بعد ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو چکی تھیں۔ قائدِ اعظم نے مسلمان اکثریت کے صوبوں میں مسلم اراکین اسمبلی کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ سکندر جناح پیکٹ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ پنجاب بنگال اور آسام میں مسلم لیگی وزارتوں کا قیام عمل میں آیا۔



REGISTERED No. L 4

Magazine Section Inside.

MORNING EDITION

The Tribune

Silver Ice Boxes IN 4 SIZES MORE ECONOMIC THAN REFRIGERATORS ... BIJJA MALL'S

VOL. LVII. NO. 162. LAHORE, SUNDAY, JULY 11, 1937. PRICE:—ONE ANNA.

FIRST CONGRESS MINISTRY FORMED.

ASSUMING OFFICE ON WEDNESDAY.

C.P's 7 MINISTERS.

GOVERNOR ACCEPTS MR. KHER'S PROPOSAL.

Dr. Khare, M.L.A.

IRISH LABOUR PARTY.

NO CHANGE IN POLICY.

COMPLETE INDEPENDENCE.

U. P. MINISTRY RESIGNS

Governor Invites Govind Vallabh Pant

"Wardha Decision is of Immense Gain to Democratic World."

"Gandhi is a Great Statesman."

LORD LOTHIAN'S TRIBUTE.

ALL QUIET IN NORTH CHINA.

TROOPS WITHDRAW.

BAN ON NEWSPAPERS REMOVED.

SIND GOVT'S DECISION.



خیر سگالی کے اس وفد کے اراکین کی تصویر
۱۸ر نومبر ۱۹۳۹ء کو مسلم اکثریتی صوبوں کو بھیجا گیا تھا۔

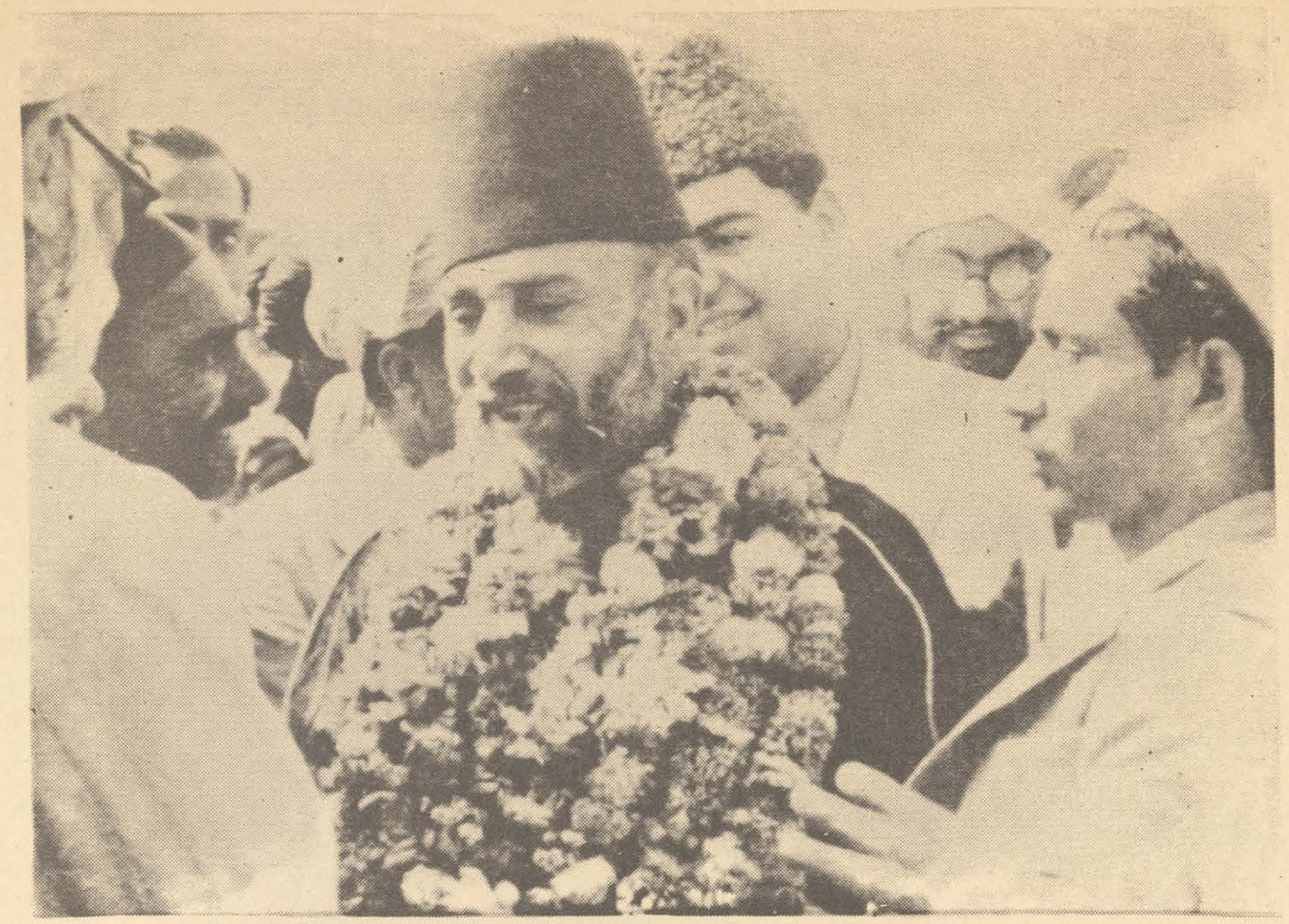


آل انڈیا مسلم لیگ کے سیشن منعقدہ لکھنؤ (۱۹۳۷ء) کی ایک تاریخی تصویر



قائدِ اعظم ۱۹۳۸ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کے طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ۔

نشستہ :- (دائیں سے بائیں) اے۔بی۔اے حلیم، خان لیاقت علی خان، ڈاکٹر ضیاء الدین، نواب حبیب اللہ خان شیروانی، قائدِ اعظم محمد علی جناح، ڈاکٹر سید ظفر الحسن، ڈاکٹر نیاز۔ اور عبدالستار خان۔ ایستادگان :- (دائیں سے بائیں کو) ڈاکٹر اے۔ایچ۔صدیقی جمیل الدین احمد پہچانے جاسکتے ہیں۔



۱۹۳۹ء میں کوئٹہ ریلوے سٹیشن پر مولانا ظفر علی خان کا خیر مقدم



قائدِ اعظم ۱۹۳۸ء میں بمبئی کے مقام پر مسلم لیگی رہنماؤں کے ساتھ



قائدِ اعظم نئی دہلی میں قانون ساز اسمبلی کے ممبروں اور مسلم لیگ کے اراکین کے ساتھ (۱۹۴۶ء)
نشستہ :۔ (بائیں سے) میر غلام بھیک نیرنگ، جے این منڈل، خواجہ ناظم الدین۔ قائدِ اعظم۔
سر محمد یامین خان۔ مولانا ظفر علی خان اور سیّد مرتضیٰ شاہ۔ ایستادہ :۔ (پہلی قطار) راجہ صاحب محمود آباد
(۳) ای۔ ایچ۔ جعفر (۸) کرنل عابد حسین (۱۲) خان لیاقت علی خان اور آئی آئی چندریگر۔
(دوسری قطار) سردار عبد الرّب نشتر۔ جناب حسین امام۔ میاں عبد اللہ (لائل پور) اور نواب اسمٰعیل خان۔
(اوپر) نواب صدّیق علی خان۔ جناب یوسف ہارون اور مولوی تمیز الدّین خان۔



آئی آئی چندریگر ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے بمبئی سیشن میں
اپنا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔



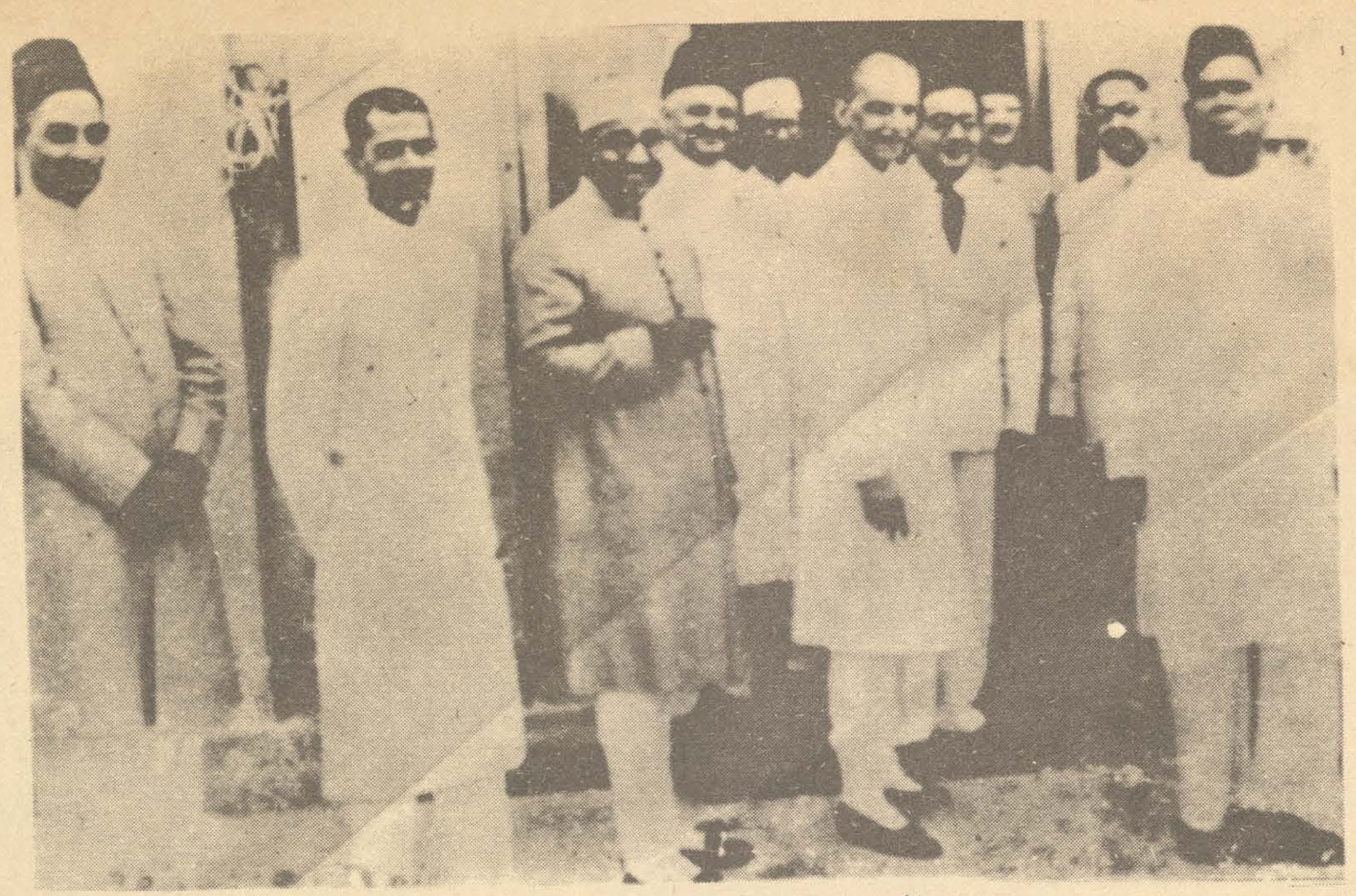
ایک تاریخی تصویر۔ قائدِ اعظم کا اوّلین دورۂ پشاور (۱۹۳۶ء)
خان پیر بخش خان ان کا استقبال کرنے والوں میں نظر آ رہے ہیں۔



قائدِ اعظم ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ کے طلباء کے ساتھ



قائدِ اعظم راجہ صاحب محمود آباد کے ساتھ (۱۹۳۷ء)



مسلم لیگ کے رہنما لکھنؤ سیشن کے موقع پر قائدِ اعظم کے ساتھ



علامہ اقبال اور سر آغا خان دہلی میں مسلمان رہنماؤں کے ساتھ (۱۹۳۷ء)



قائدِ اعظم متحدہ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے چند اراکین اور شملہ مسلم لیگ
کے عُہدیداروں کے ساتھ۔ نشستہ :- عبدالستار اسحٰق سیٹھ۔ خیری صاحب
مولانا شوکت علی۔ قائدِ اعظم۔ میر غلام بھیک نیرنگ اور دیگر حضرات۔



شیر بنگال مولوی اے۔کے فضل الحق اپنے خاندان کے ساتھ

قراردادِ پاکستان

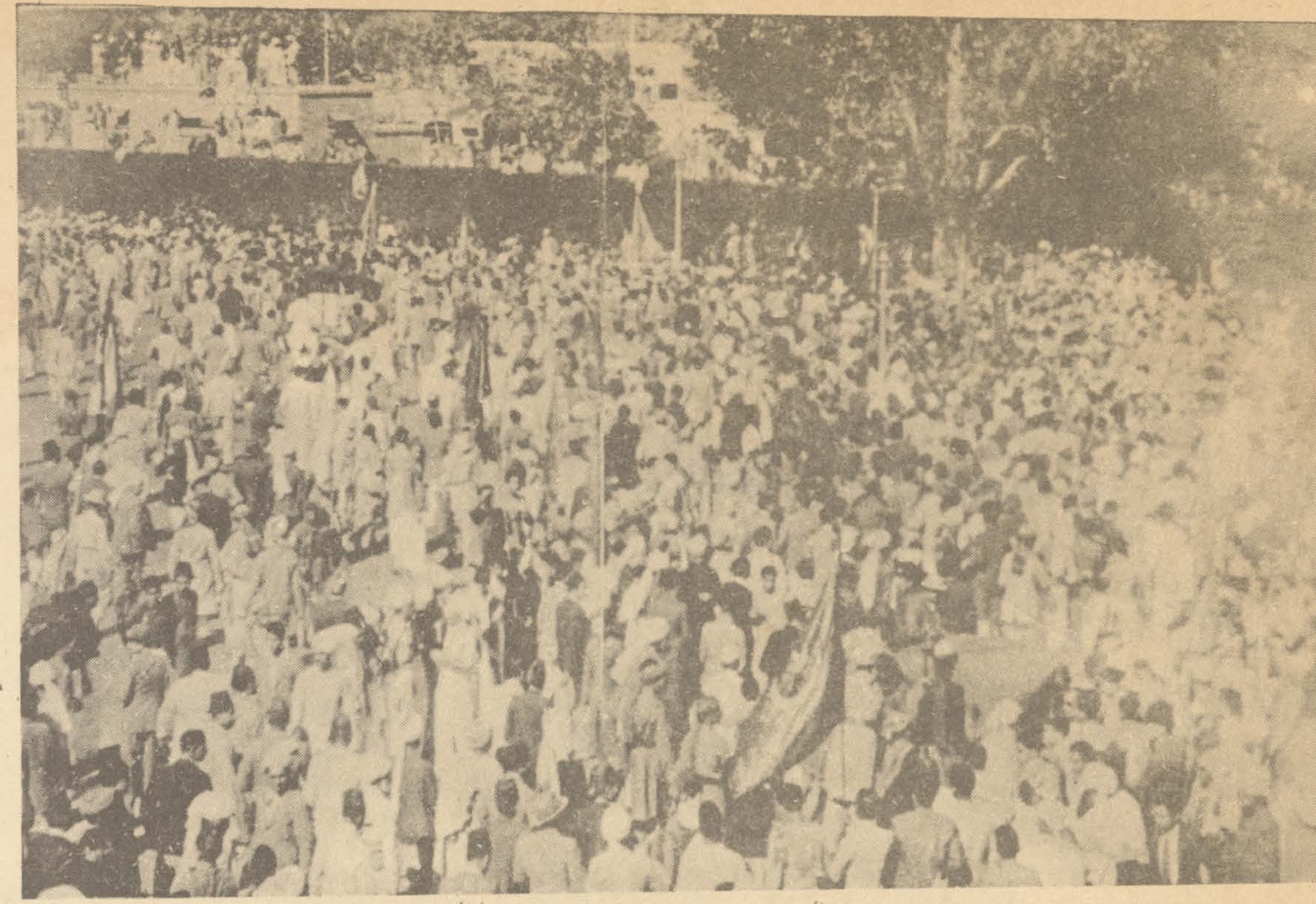
۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

عالم ہے فقط مومنِ جاں باز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے

کانگرس آئینی وزارتوں کی مسلم کش پالیسی کے باعث بے نقاب ہو چکی تھی۔ اور ہندو راج کا بھیانک چہرہ صاف نظر آنے لگا تھا۔ ان حالات میں مسلمانانِ ہند کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا کہ وہ اپنی منزل متعیّن کریں اور اپنے لئے مسلم اکثریت کے علاقوں پر مشتمل ایک آزاد اور خود مختار وطن کا مطالبہ کریں۔



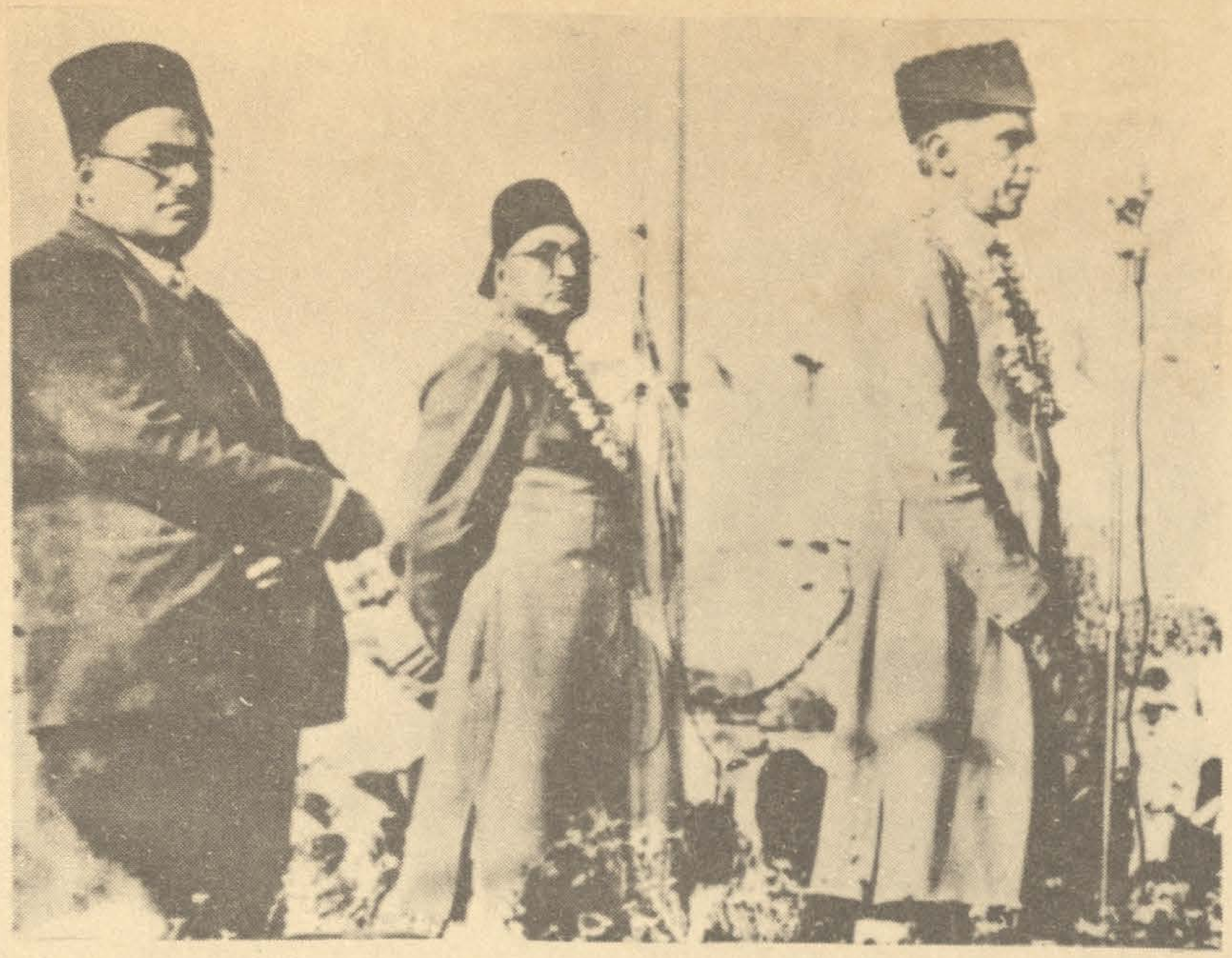
قائدِ اعظم، قراردادِ پاکستان کے موقع پر قومی پرچم لہرانے کے بعد
اس کی اہمیت بیان کر رہے ہیں



۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے سیشن منعقدہ لاہور میں قائدِ اعظم کی تقریر
سُننے کے لئے ۵ لاکھ کے قریب لوگ جمع ہوئے تھے۔



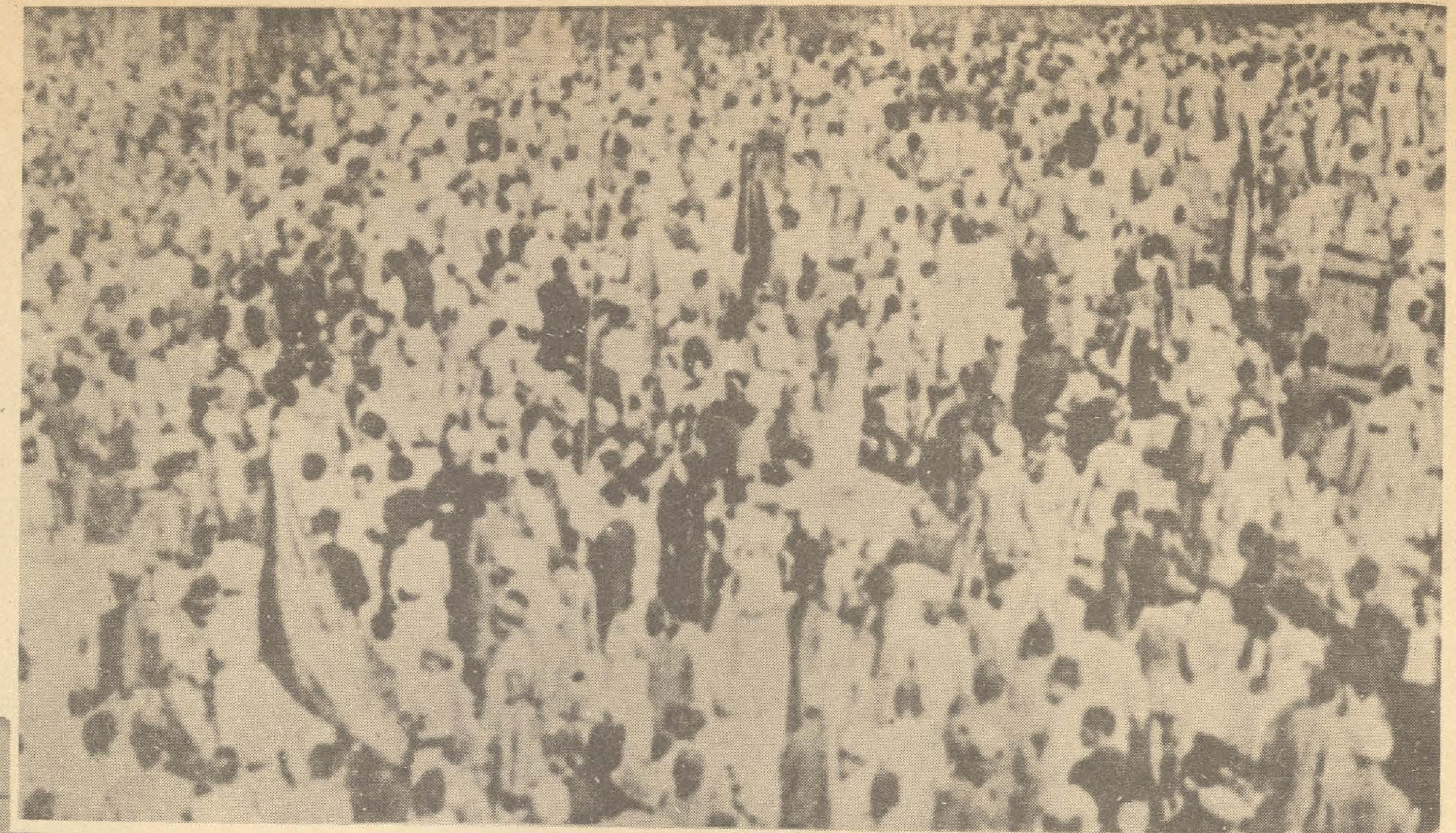
قائدِ اعظم مسلم لیگی رہنماؤں کے ساتھ المنظر میں
(۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء)۔



قائدِ اعظم قراردادِ پاکستان کی وضاحت فرما رہے ہیں۔



آل انڈیا مسلم لیگ سیشن لاہور (۱۹۴۰ء) کے استقبالیہ کمیٹی کے اراکین:۔
ایستادہ:۔ (بائیں سے) حافظ مہر (۱) شیخ ظفر حسین (۶) ابوسعید انور (۷) سید امیر حسین شاہ (۹)
نشستہ:۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ، نوابزادہ رشید علی خان، میاں امیر الدین،
نواب شاہ نواز خان ممدوٹ، میاں بشیر احمد، محبوب قریشی اور سید خلیل الرحمٰن۔



جلسۂ قراردادِ پاکستان کا ایک منظر



قائدِ اعظم مسلم لیگ کے تاریخی سیشن منعقدہ لاہور میں شامل ہونے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔
خواجہ ناظم الدین اور خان لیاقت علی خان بھی انکے ہمراہ تھے۔



۱۹۴۰ء میں بمبئی کے مقام پر مجلسِ عاملہ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس



ہندوستان کے مسلمان کسی صورت میں اقلیت بننا گوارا نہیں کر سکتے

آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں مولوی فضل الحق، چودھری خلیق الزمان اور دوسرے لیڈروں کی تقریریں



چودھری خلیق الزّمان قرارداد پاکستان پر تقریر کر رہے ہیں۔ قائدِ اعظم خان لیاقت علی خان اور میاں بشیر احمد کے درمیان بیٹھے نظر آ رہے ہیں



قائدِ اعظم ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو اخباری نمائندوں سے تبادلۂ خیال کر رہے ہیں۔



جلد ۱۵ لاہور۔ یوم دوشنبہ ۵ صفر المظفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء نمبر ۳۶

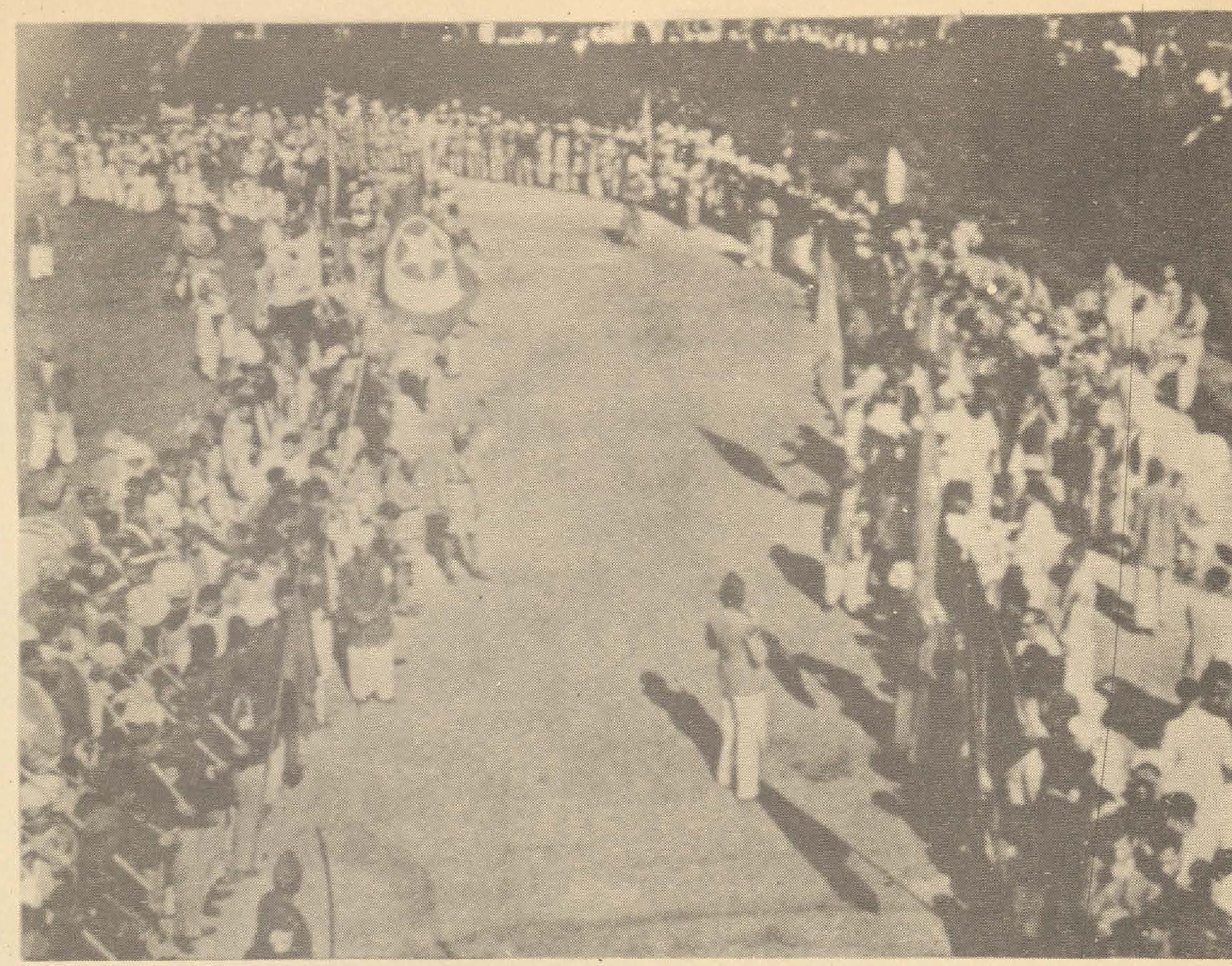
مسلم اکثریتوں کی آزاد حکومتیں قائم ہوں گی!

ہندوستان کے آئندہ دستور کے اہم اسلامی اصول

آل انڈیا مسلم لیگ کی تاریخی قرارداد

بمبئی کے مزدور راہِ راست پر

ایک اطالوی جہاز کی تلاشی



لاہور کے تاریخی اجلاس میں لوگ قائدِ اعظم کی آمد کا
بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔



گورنر بنگال کا ورود دارجیلنگ

وزارت آسام کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

قرار دادِ پاکستان

۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس سیشن کی یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ اس مُلک میں وُہی آئین قابلِ عمل اور مسلمانوں کیلئے قابلِ قبول ہوسکتا ہے جو ذیل کے بُنیادی اصُولوں کے مطابق تیار کیا جائے۔ یعنی یہ کہ جغرافیائی لحاظ سے باہم متصل یُونٹوں، خطّوں (ریجن) کی صورت میں حد بندی کی جائے اور یہ خطّے ضرورت کے مطابق علاقائی ردّو بدل کر کے اس طرح قائم کئے جائیں کہ ان علاقوں (ایریا) کو جہاں مسلمانوں کی عددی اکثریت ہے جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصّوں (زون) میں ہے، آزاد (انڈیپنڈنٹ) مملکتوں کی صُورت میں اکٹھا کر دیا جائے۔ جن کے اندر شامل ہونے والے یُونٹ آزاد اور خود مُختار ہوں۔

۲۔ یہ کہ ان یُونٹوں کے علاقائی آئین میں اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی نظم و نسق کے متعلق اور دوسرے حقوق کی خاطر ان سے مشورے کر کے کافی اور مؤثر آئینی تحفظات رکھے جائیں۔ اسی طرح کے تحفظات کے ذریعے ہندوستان کے اُن حصّوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔

۳۔ مزید برآں یہ سیشن مجلسِ عاملہ کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ ان بُنیادی اصُولوں کے مطابق ایک آئینی سکیم مرتب کرے جس میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ دونوں خطّے بالآخر تمام اختیارات مثلاً دفاع، امورِ خارجہ مواصلات، کسٹم اور اس قسم کے دُوسرے ضروری معاملات سنبھال لیں۔

کرِپس مشن ۱۹۴۲ء

خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہُو سے
مسلماں کو ہے ننگ وُہ پادشاہی

مخالفت کے باوجود قائدِ اعظم کے قدم منزل کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ برطانوی حکومت نے جو نازیوں کے خلاف زندگی اور موت کی کشمکش میں مُبتلا تھی ہندوستان کی دِلی حمایت حاصل کرنے کے لئے کرِپس کو چند تجاویز کے ساتھ ہندوستان بھیجا۔ ان مذاکرات میں پہلی دفعہ قائدِ اعظم کو مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر کی حیثیت سے مدعُو کیا گیا۔

مُسلم لیگ نے یہ تجاویز نامنظور کر دیں۔ کانگرس نے مایُوس ہو کر "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک شرُوع کی۔

کرِپس تجاویز

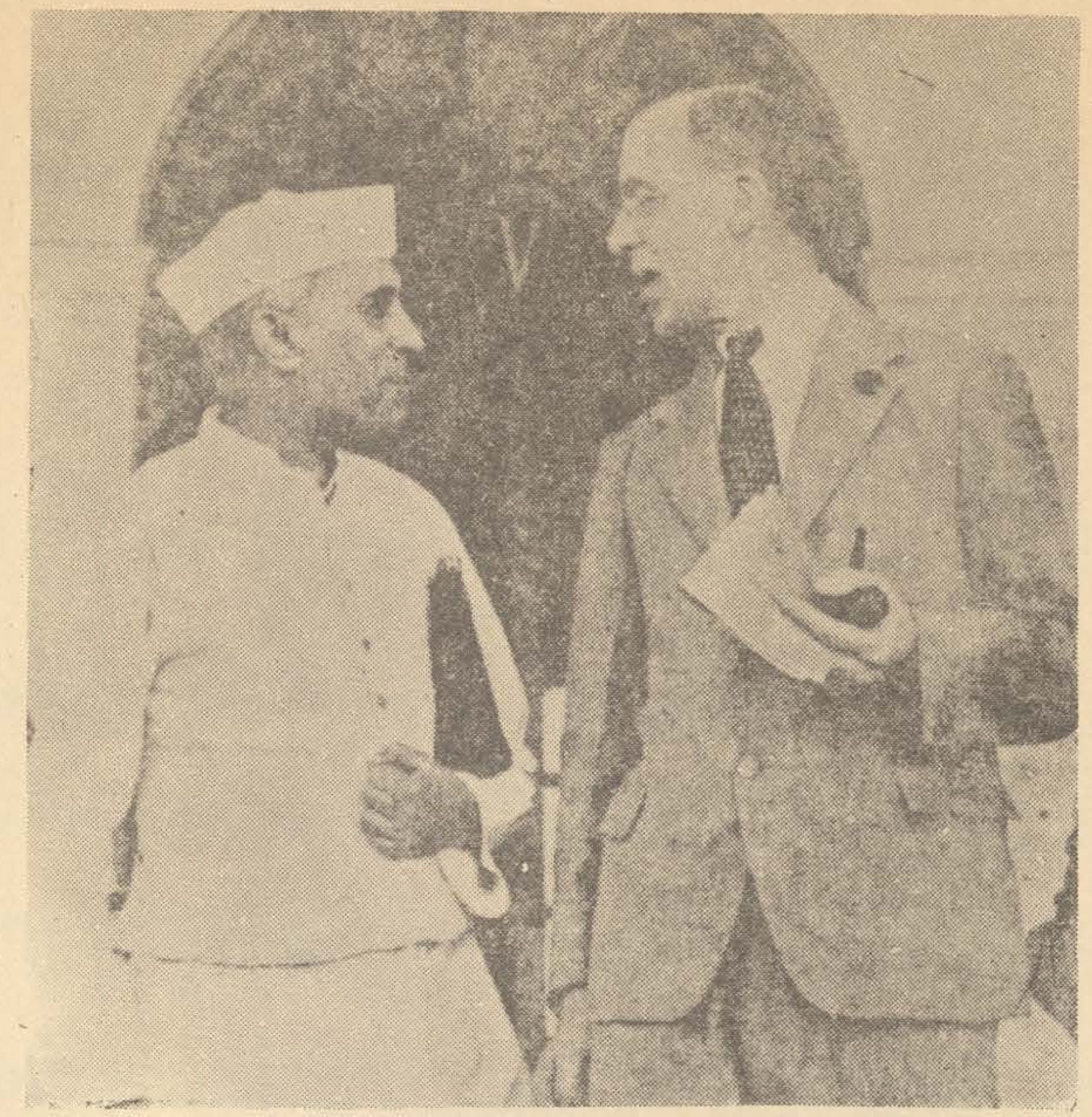
۱۔ صُوبوں میں نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔

۲۔ منتخب شدہ ممبروں کی رائے سے ایک دستور ساز اسمبلی بنائی جائے گی جو ہندوستان کے لئے ڈومینین کی طرز کا آئین بنائے گی۔

۳۔ پھر ہر صُوبے سے پُوچھا جائے گا کہ وُہ اس ڈومینین میں شریک ہونا چاہتا ہے یا نہیں۔ جن صُوبوں کی اسمبلی کم از کم ۶۰ فی صد کی اکثریت سے "ہاں" کہہ دے، وُہ ڈومینین میں شامل ہو جائیں گے۔

۴۔ جہاں صُوبائی اسمبلی ۶۰ فی صد کی اکثریت سے "ہاں" نہ کہے ان صُوبوں کو استصواب میں کثرت رائے کی بناء پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

۵۔ جو صُوبے اس طرح الگ ہونے کا فیصلہ کریں انھیں الگ الگ یا مشترکہ ڈومینین کے طور پر اپنا آئین بنانے اور آزادی حاصل کرنے کے وُہی مواقع حاصل ہوں گے جو ہندوستان کی ابتدائی ڈومینین کے لئے مقرّر کئے گئے ہیں۔



سر سٹیفورڈ کرپس اور پنڈت جواہر لال نہرو
تبادلۂ خیال کر رہے ہیں۔



سر سٹیفورڈ کرپس دہلی میں قائدِ اعظم کا
خیر مقدم کر رہے ہیں (۱۹۴۲ء)



سر سٹیفورڈ کرپس، قائدِ اعظم سے ملاقات کے بعد
ان کو رخصت کر رہے ہیں۔



مولانا ابو الکلام آزاد، اے وی الیگزنڈر اور سر سٹیفورڈ کرپس
کے ساتھ تبادلۂ خیال کر رہے ہیں۔

LOCAL EDITION

The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

MONDAY, MARCH 30, 1942 — ONE ANNA

INDIA EQUAL WITH BRITAIN



Full Membership of British Commonwealth

LOCAL EDITION

The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

TUESDAY, MARCH 31, 1942 — ONE ANNA

'COMPLETE YOUR FREEDOM'

Appeal to India to Join Hands with Britain

Sir S. Cripps's Broadcast

People Asked to Forget the Past

NEW DELHI, March 30

"I ask you to turn your back upon the past,



"Independence Assured"

Hopeful Basis for Solution of Problem

THE REACTION OF RESPONSIBLE OPINION TO THE WAR CABINET'S DRAFT SCHEME FOR THE SETTLEMENT OF THE INDIAN QUESTION MAY BE EPITOMISED IN ONE SENTENCE —"AN HONEST ATTEMPT TO SOLVE A COMPLICATED

LOCAL EDITION

The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

ONE ANNA

BRITISH OFFER REJECTED

Congress, Mahasabha and Sikhs Say No

MUSLIM LEAGUE YET UNDECIDED

SAVAGE FIGHTING IN BATAAN

Enemy Halted Before

EVACUATION OF TOUNGOO

LOCAL EDITION

The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

WEDNESDAY, APRIL 8, 1942 — ONE ANNA

CONGRESS LEADERS STILL NOT SATISFIED

War Cabinet's Revised Proposals Considered Inadequate

Settlement Hopes Recede

League President Meets General Wavell

NEW DELHI, APRIL 7.

IT IS UNDERSTOOD THAT THE CONGRESS WORKING COMMITTEE TODAY DECIDED NOT TO ACCEPT THE REVISED PROPOSALS WITH REGARD TO DEFENCE, WHICH WERE COMMUNICATED TO MAULANA AZAD BY SIR STAFFORD CRIPPS.

NO TIME TO LOSE

Mr. M. N. Roy's Call to Indians

"POLITICAL BARGAINING MUST STOP"

OFFENSIVE ON ALL FRONTS

By End of the Year

U. S. BOMBS FOR TOKIO SHORTLY

"WE SHALL WIN AGAIN"

Admiral Stark Confident

ANGLO-U. S. NAVIES THE VANGUARD



LOCAL EDITION

The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

ANOTHER SETBACK FOR CRIPPS MISSION

Congress Leaders not Satisfied with New Formula

Pessimism in New

LIQUIDATION OF NAZIS

GERMANS RETREATING ON KALININ FRONT



The Civil & Military Gazette

Incorporating THE CHRONICLE

FIRST WITH THE NEWS

LOCAL EDITION

SUNDAY, APRIL 12, 1942

BRITISH OFFER WITHDRAWN

Sir Stafford Cripps's Announcement

"Not Going to be Free"

Congress Reasons for Rejection

NEW DELHI, April 11.

The Congress Working Committee's main resolution, published to-day, says that the Committee is unable to accept the proposals put forward on behalf of the British War Cabinet.

PRESENT AND FUTURE

Sir S. Cripps's Appeal

PARAMOUNT NEED FOR UNITY

NEW DELHI, APRIL 11.

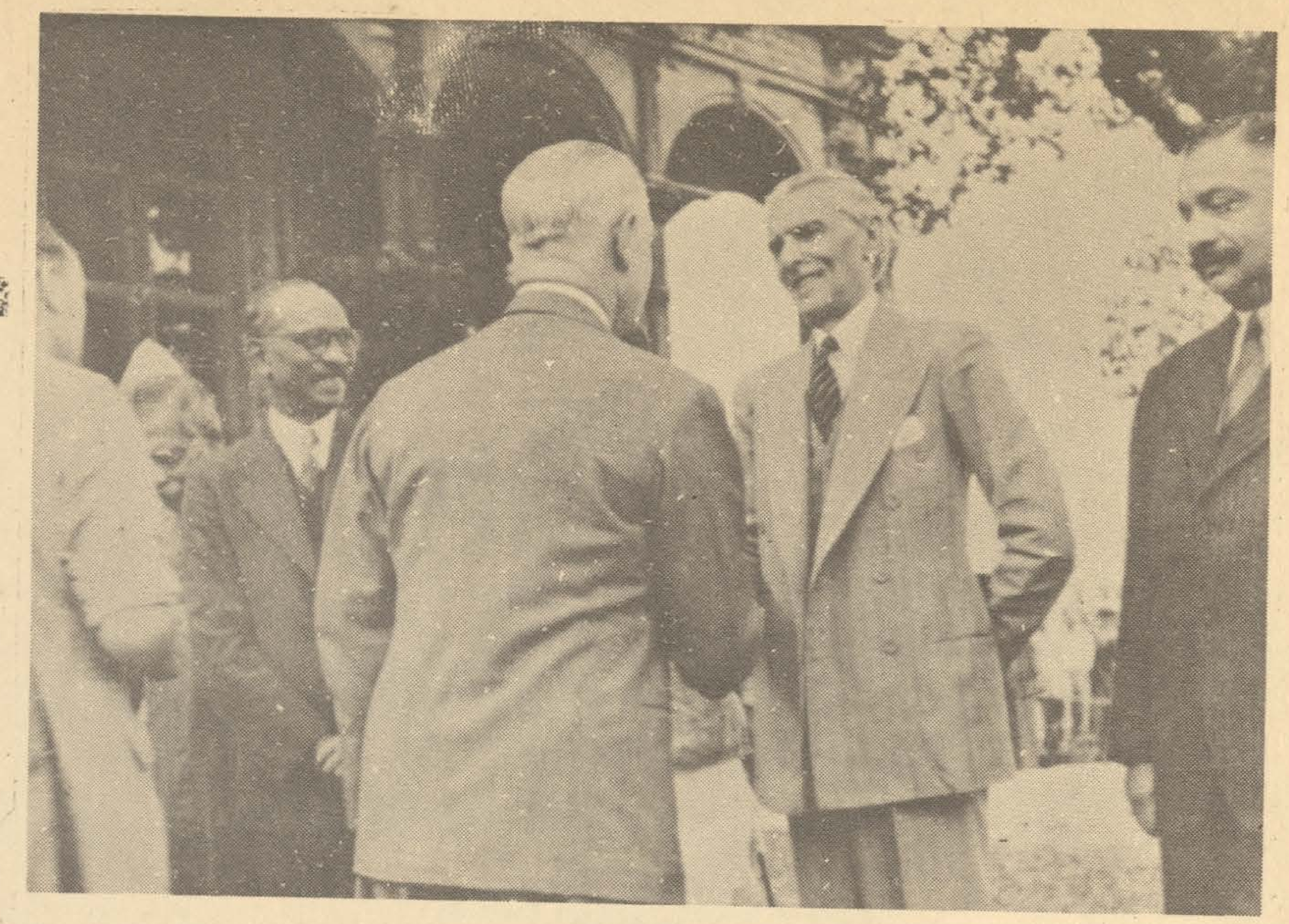
SIR STAFFORD CRIPPS, AT A PRESS CONFERENCE TO-DAY, ANNOUNCED THAT THE BRITISH GOVERNMENT'S DRAFT PROPOSALS HAD NOW BEEN WITHDRAWN AND THE POSITION REVERTS TO THAT WHICH EXISTED BEFORE HIS ARRIVAL IN INDIA.

Pakistan not Conceded

League Finds Plan Unacceptable

NEW DELHI, April 11.

The All-India Muslim League Working Committee has declared that the War Cabinet's proposals in their present form are not acceptable.



شملہ کانفرنس کا پہلا دن

لارڈ ویول، قائدِ اعظم کا خیر مقدم کر رہے ہیں



DEEPENING GLOOM OVER SIMLA

Nehru and Jinnah Fail to Achieve Expected Miracle

Tripartite Conference May End To-day

League Insistence on Two Sovereign States

SENATE APPROVES LOAN TO BRITAIN

Passed by 46 to 34 Votes

MISSION TO SPAIN

MOUNTBATTEN'S NEXT JOB?

Expected to Return to the Sea

شملہ کانفرنس ۱۹۴۵ء

"نیا دام لائے پُرانے شکاری"

کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان اختلافات کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی چلی گئی۔ مفاہمت کیلئے راج گوپال اچاریہ اور ڈیسائی کی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ جرمنی کی شکست کے بعد برطانیہ نے ایک دفعہ پھر ہندوستان کی آئینی الجھن حل کرنے کی کوشش کی لیکن ویول پلان کسی بھی سیاسی پارٹی کو مطمئن نہ کر سکا اور شملہ کانفرنس ناکام ثابت ہوئی۔



قائدِ اعظم شملہ کانفرنس کے موقع پر
ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے ہیں



شملہ کانفرنس کے موقع پر ایک استقبالیہ میں
چند مسلم لیگی رہنماؤں کا گروپ فوٹو



The
Civil & Military
Gazette

SIMLA TALKS END IN FAILURE

Maulana Azad Urges Viceroy to Continue Efforts for Equitable Solution

LORD WAVELL ACCEPTS RESPONSIBILITY

Appeal to Leaders for All-out Support for War Effort

GENUINE LASTING PEACE

FRATERNISATION PERMITTED



لارڈ ویول نے اپنی سکیم کا اعلان کر دیا

نوائے وقت



م نے ویول سکیم کے جال میں پھنسنے سے انکار کر دیا

نوائے وقت



قائدِ اعظم شملہ کانفرنس میں شمولیت کیلئے
رکشا میں سوار ہو کر جا رہے ہیں۔



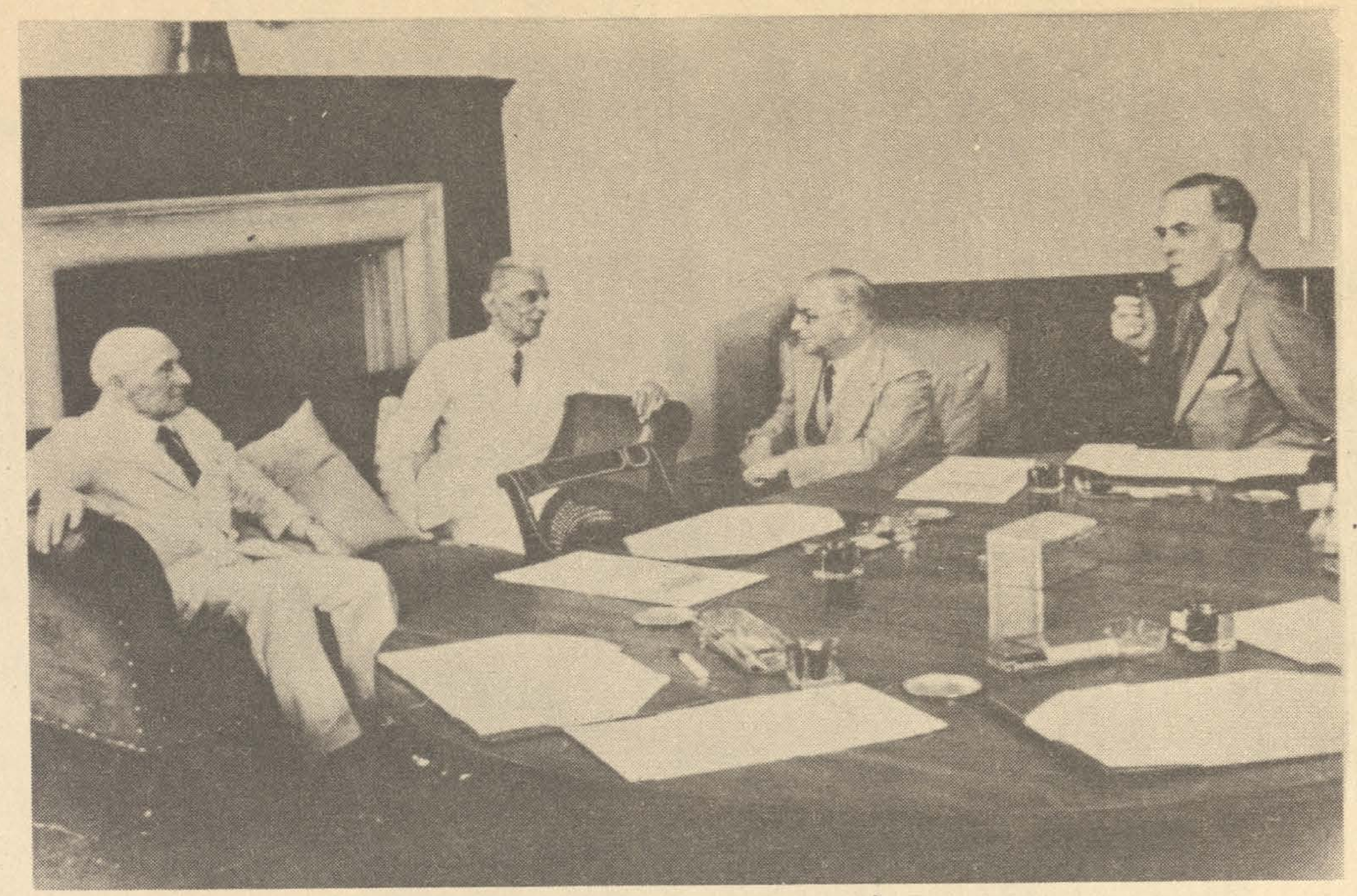
قائدِ اعظم، لارڈ ویول اور ماسٹر تارا سنگھ
شملہ کانفرنس کے موقع پر ۔



قائدِ اعظم شملہ کانفرنس کے موقع پر پریس کانفرنس
سے خطاب کر رہے ہیں۔



لارڈ ویول شملہ کانفرنس کے موقع پر مندوبین کا
استقبال کر رہے ہیں ۔



قائدِ اعظم برطانوی کیبنٹ مشن کے اراکین کے ساتھ تبادلۂ خیال کر رہے ہیں۔

کیبنٹ مشن پلان

۱۔ صُوبوں کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک گروپ پنجاب، صُوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ہو۔ دُوسرا گروپ بنگال اور آسام پر اور تیسرا گروپ باقی تمام صُوبوں پر۔

۲۔ ہر گروپ کو اپنی مرضی کے مطابق اپنی اپنی فیڈریشن بنانے کا اختیار ہوگا۔ لیکن تینوں فیڈریشنوں کے اوپر ایک آل انڈیا یُونین ہوگی جس کی تحویل میں تین محکمے ہوں گے۔ دفاع، امورِ خارجہ اور مواصلات۔

۳۔ دستور ساز اسمبلی ایک ہی ہوگی جس میں صُوبائی اسمبلیوں کے ممبروں کے ووٹ سے منتخب شُدہ نمائندے شامل ہونگے۔ مسلمان اور سکھ اپنے اپنے نمائندے اپنے علیحدہ ووٹ سے منتخب کرینگے۔ ہندو اور باقی سب اپنے نمائندے اپنے علیحدہ ووٹ سے منتخب کرینگے۔ دستور ساز اسمبلی میں ہر صُوبے کا فرقہ وارانہ کوٹا ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق مقرّر کیا جائیگا۔

۴۔ عام صُوبوں کے منتخب شدہ نمائندے پہلے دن ایک ہی دستور ساز اسمبلی مین بیٹھیں گے لیکن صدر کا انتخاب اور اس قسم کی رسمی کاروائی کے بعد گروپوں میں بٹ جائینگے اور اس کے بعد گروپ اپنا اپنا اور اپنے صُوبوں کا آئین مرتّب کرینگے۔ جب آئین کا یہ حصّہ مکمّل ہو جائے تو اسکے بعد مختلف گروپ پھر پوری دستور ساز اسمبلی میں بیٹھ کر آل انڈیا یُونین کا آئین بنائیں گے۔

۵۔ یُونین کی مجلس قانون ساز کے آئین میں یہ شرط رکھی جائے گی کہ فرقہ وارانہ نوعیت کے امُور کے متعلّق (اس بات کا فیصلہ یُونین کا صدر کرے گا) یا آئین میں ترمیم کرنے کے لئے نہ صرف پُورے ایوان کی اکثریت کی تائید بلکہ ہندو اور مسلمان ممبروں کی اکثریت کی تائید بھی درکار ہوگی۔ یُونین کی حکومت کو اپنے اخراجات کے لئے براہِ راست ٹیکس لگانے اور وصول کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

۶۔ آئین سازی کے زمانے میں وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کو از سرِ نو مرتّب کر کے اس میں سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائیگا اور جہاں تک موجودہ آئین کے ماتحت ممکن ہوگا اس عبوری حکومت کو آزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ عبوری حکومت میں نشستوں کی تقسیم کا سوال گفت و شنید کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

کیبنٹ مشن ۱۹۴۶ء

رشی کے فاقوں سے ٹُوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بُنیاد

دوسری جنگِ عظیم میں کامیابی کے بعد حکومتِ برطانیہ نے ہندوستان کے مستقبل کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے کیبنٹ مشن بھیجا مسلم لیگ نے کیبنٹ مشن تجاویز کو اس خیال سے منظور کر لیا کہ اس میں پاکستان کے نظریہ کی جھلک نظر آتی تھی۔ لیکن کانگرس نے اس پلان کو منظور کرنے کے بعد سے اپنے مخصوص نقطۂ نظر کے مطابق مسخ کرنے کی کوشش کی۔ نتیجۃً مسلم لیگ بھی اس سے دست بردار ہوگئی اور کانگرس اور برطانوی حکومت کی وعدہ خلافیوں سے اُکتا کر عملی جدّوجہد (ڈائرکٹ ایکشن) کا آغاز کر دیا۔

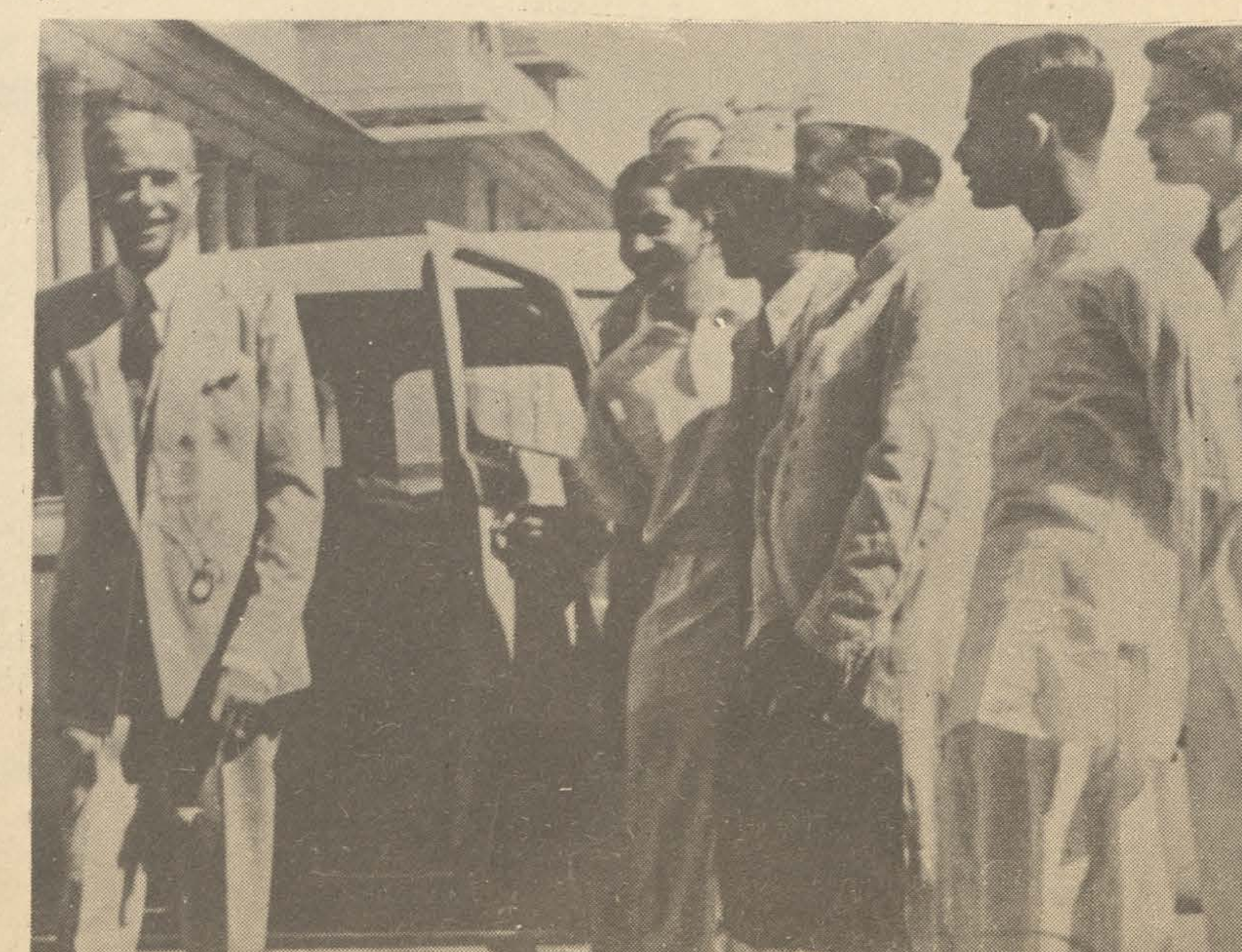


قائدِ اعظم ۱۱ر مئی ۱۹۴۶ء کو شملہ میں
پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ

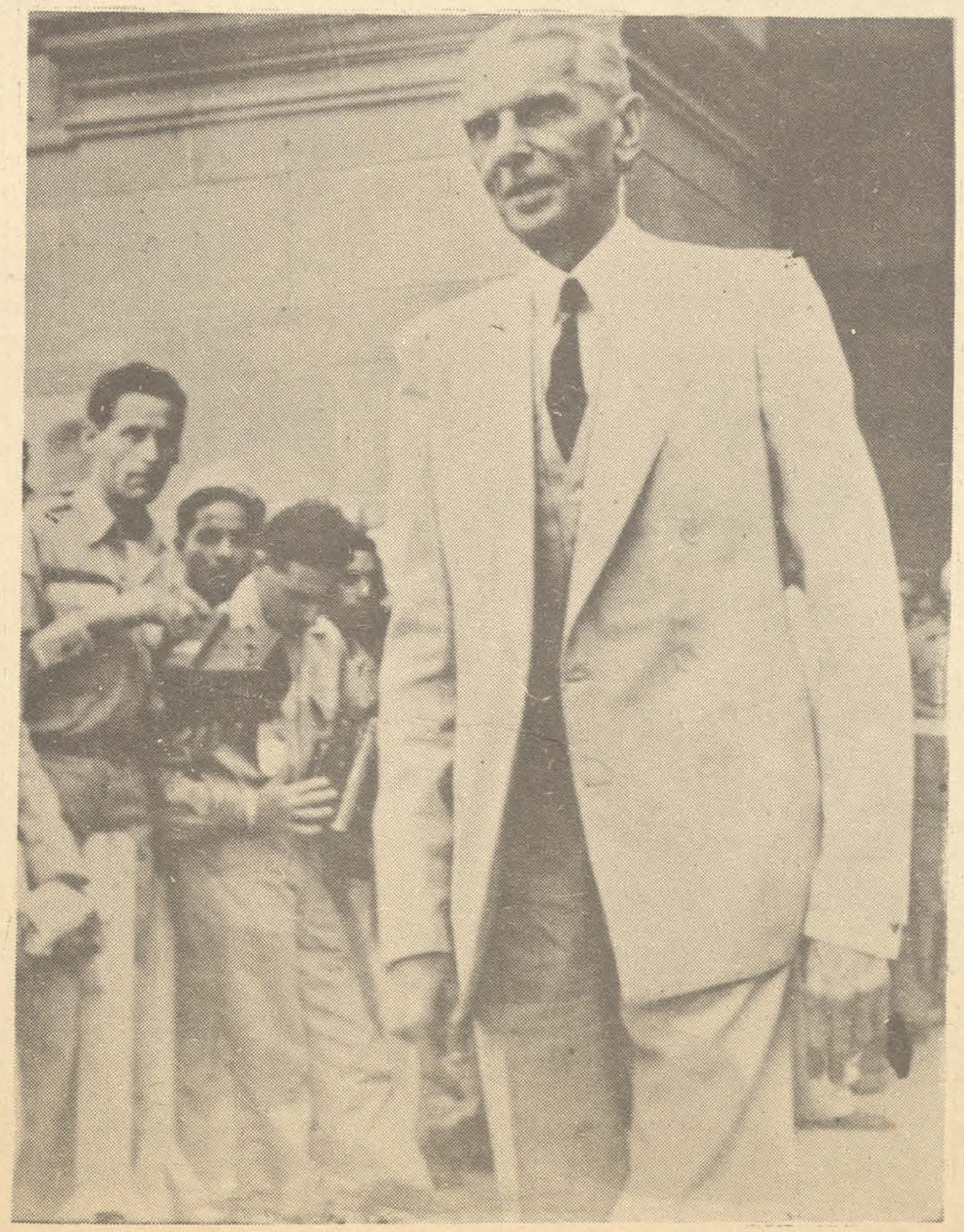


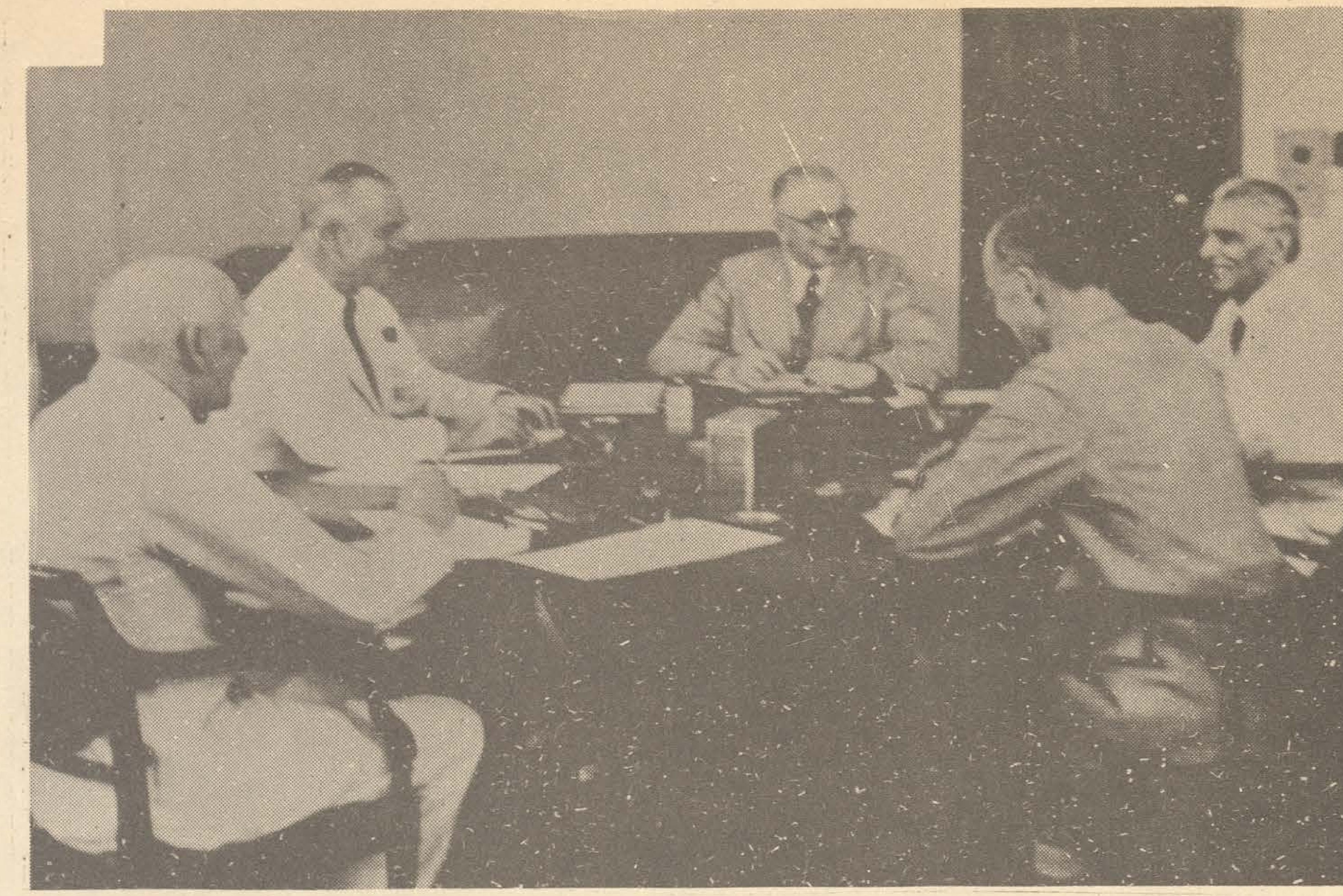
قائدِ اعظم، لارڈ پیتھک لارنس اور
سر سٹیفورڈ کرپس کے ساتھ۔ (۱۹۴۶ء)

قائدِ اعظم کیبنٹ مشن سے ملنے کے لئے وائسرائے ہاؤس
تشریف لے جا رہے ہیں
(۱۴ر اپریل ۱۹۴۶ء)



قائدِ اعظم کانفرنس کے بعد وائسرائے ہاؤس سے
باہر آ رہے ہیں۔

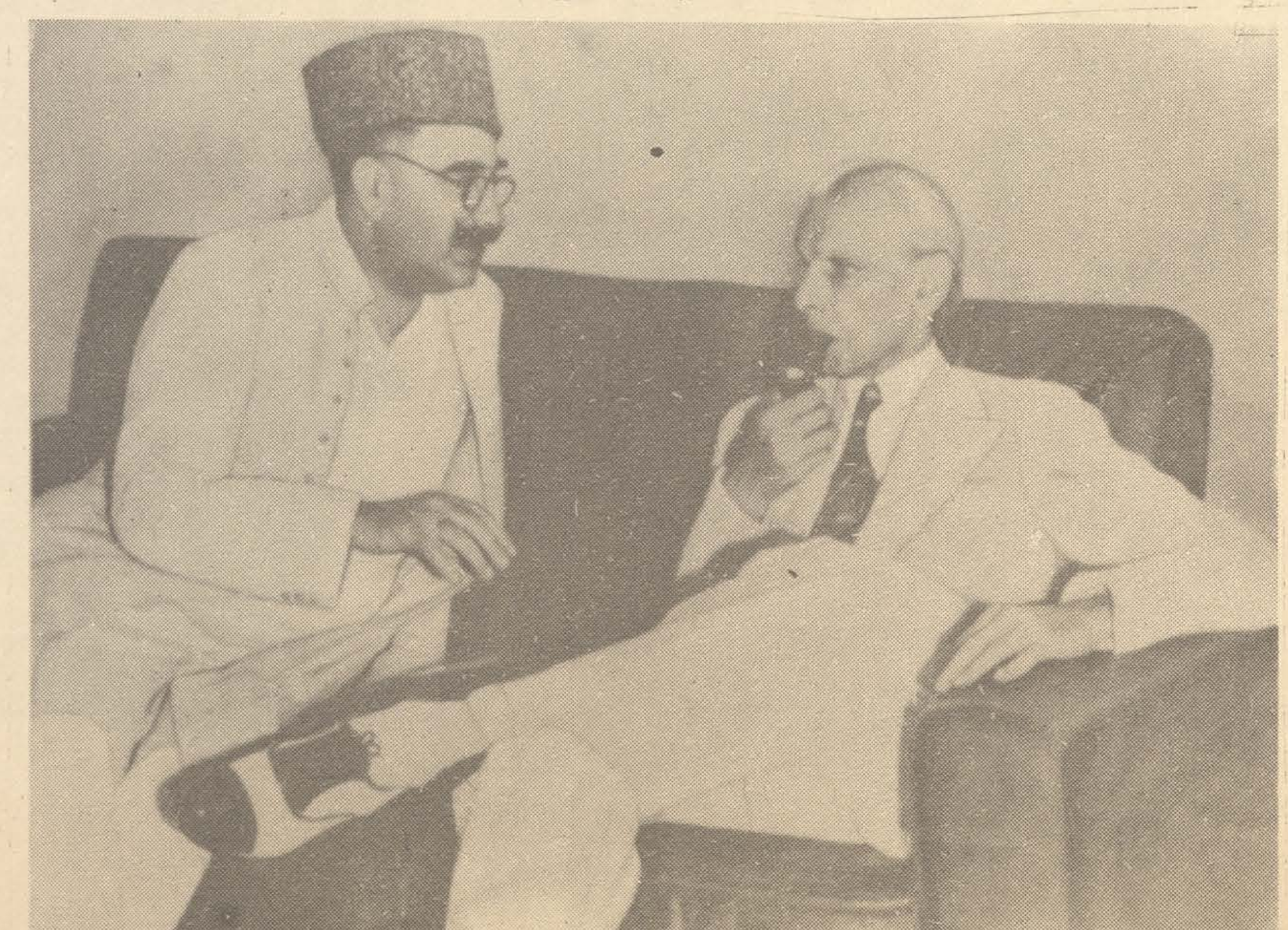




قائدِ اعظم برطانوی کیبنٹ مشن کے ارکان کے ساتھ شملہ میں تبادلۂ خیال کر رہے ہیں
(دائیں سے بائیں) سر سٹیفورڈ کرپس، قائدِ اعظم، اے ۔ وی ۔ الگزینڈر، لارڈ ویول ۔ اور
لارڈ پیتھک لارنس ۔



قائدِ اعظم، خان لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشتر
شملہ کیبنٹ مشن کے اراکین کے ساتھ



قائدِ اعظم اور سردار عبدالرب نشتر تبادلۂ خیال کر رہے ہیں ۔



قائدِ اعظم برطانوی کیبنٹ مشن کے اراکین کے ساتھ مصافحہ کر رہے ہیں ۔



The
Civil & Military
Gazette

BEST EMPORIUM
FOR
SILKS
LOKENATH & CO.

Historic Simla Parleys Adjourned

"THE BRITISH IN INDIA HAVE PRODUCED A STATIC TRIANGLE"—SHRIDHARANI

Mahatma's Special Session with Viceroy & Mission

Negotiations at Crucial Stage: Reference to H.M.G. Essential?

KING OF ITALY ABDICATES?

"STAR OF INDIA" CANARD

Gurkhas to Maintain Order in Calcutta?

NO CONFIRMATION OF REPORT AVAILABLE

WARM GREETING FOR PREMIER OF SPANISH GOVERNMENT

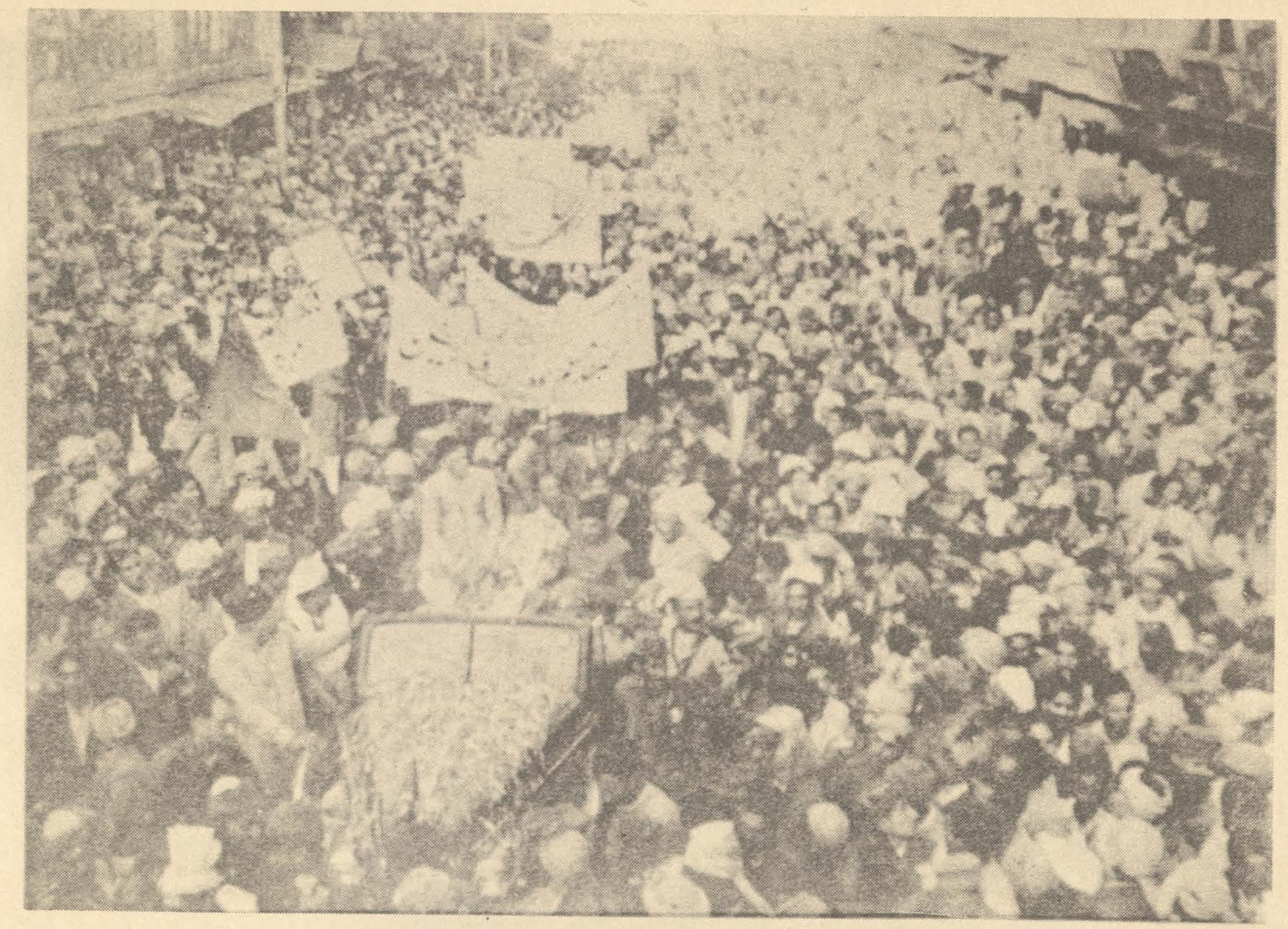
STOP PRESS

FOR EVERYTHING IN ROAD TRANSPORT TO
KASHMIR
PLEASE CONTACT
PINDI KASHMIR TRANSPORT LTD.

عملی جدّوجہد کا آغاز

مَے بھی تُو مینا بھی تُو ساقی بھی تُو محفل بھی تُو
وائے نادانی کہ تُو مُحتاجِ ساقی ہو گیا

قائدِ اعظم نے ہندوستان کا طوفانی دورہ کیا اور مسلمانوں کو احساس دلایا کہ وُہ بحیثیت قوم برطانوی حکام کے مواعید پر انحصار نہیں کر سکتے بلکہ انھیں عملی جدّوجہد کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مُسلم لیگ نے ہندوستان بھر میں جابجا جلسے منعقد کئے اور قائدِ اعظم کی آواز پر عوام نے لبیّک کہتے ہوئے ایجی ٹیشن میں جوش و خروش سے حصّہ لے کر اغیار پر اپنے اتّحاد اور جذبۂ ایثار کی دھاک بٹھا دی۔



پشاور میں قائدِ اعظم کے جلوس کا ایک منظر (۱۹۴۵ء)



آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے تاریخی اجلاس منعقدہ بمبئی (۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء) کا
ایک منظر۔ اسی اجلاس میں سول نافرمانی شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔



مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک کا ایک منظر



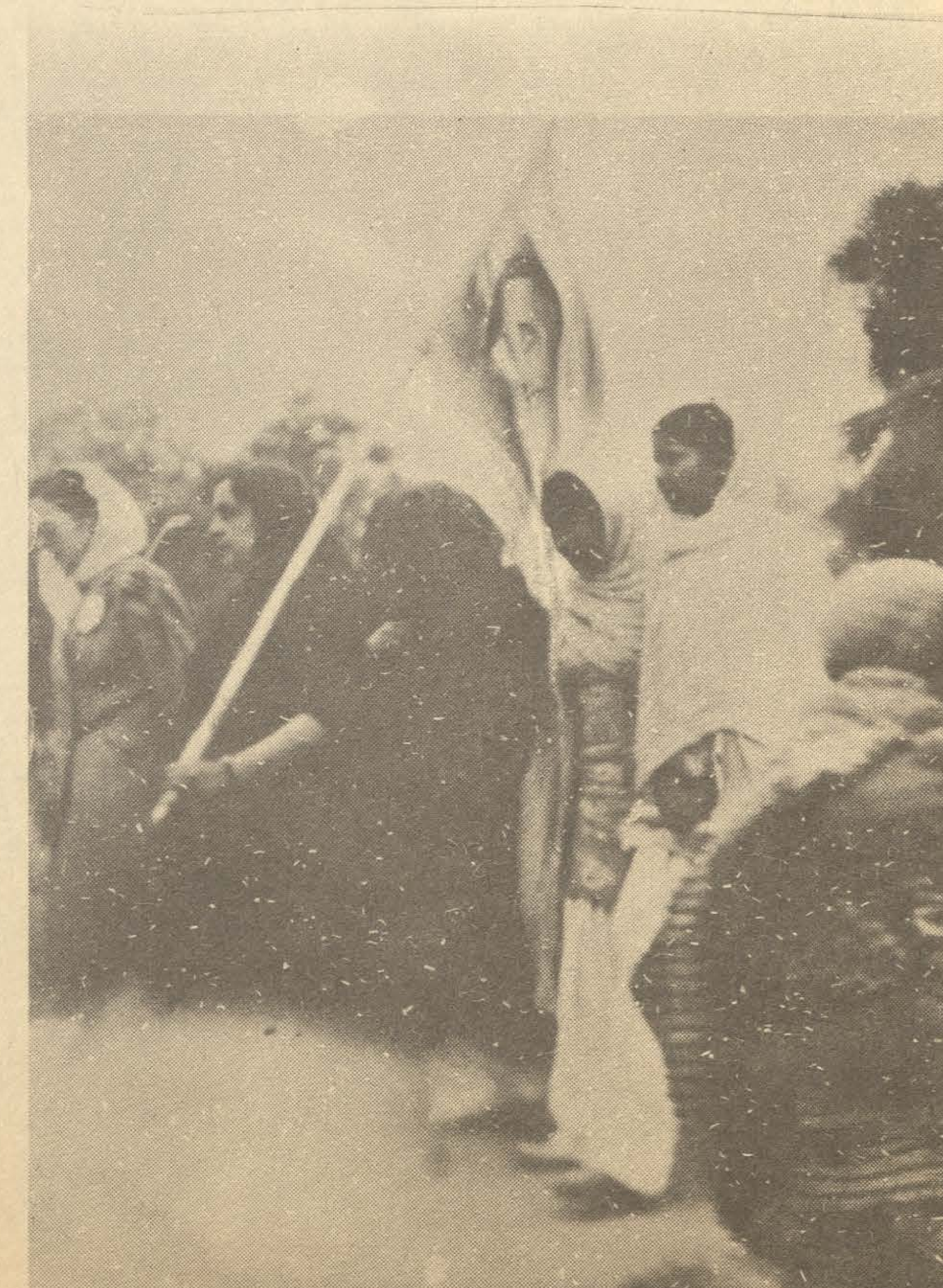
پشاور میں پاکستان کی تحریکِ سول نافرمانی کا ایک منظر

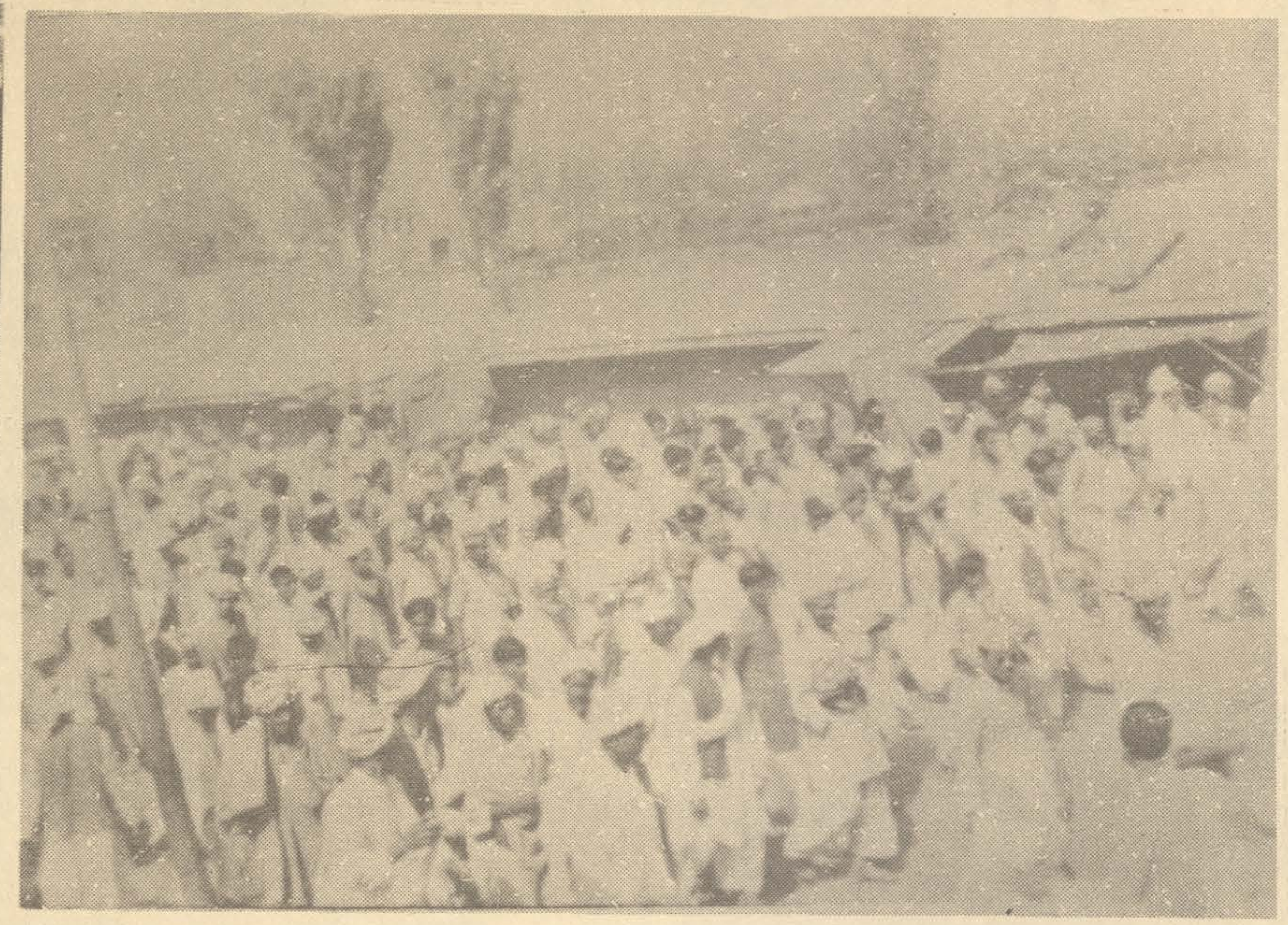


بمبئی میں ۲۶ جولائی ۱۹۴۴ء کو قائدِ اعظم کی رہائش گاہ پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی
کے اجلاس کے موقع پر لی گئی اس تصویر میں مندرجہ ذیل اصحاب بیٹھے نظر آ رہے ہیں :۔
(بائیں سے دائیں کو) چودھری خلیق الزمان ، میاں بشیر احمد ، سردار محمد سعد اللہ
سر غلام حسین ہدایت اللہ ، سردار عبدالرب نشتر اور شیخ کرامت علی۔



ایک تاریخی تصویر
قائد اعظم قیام پاکستان سے دو سال پہلے (۱۹۴۵ء) تورخم میں۔

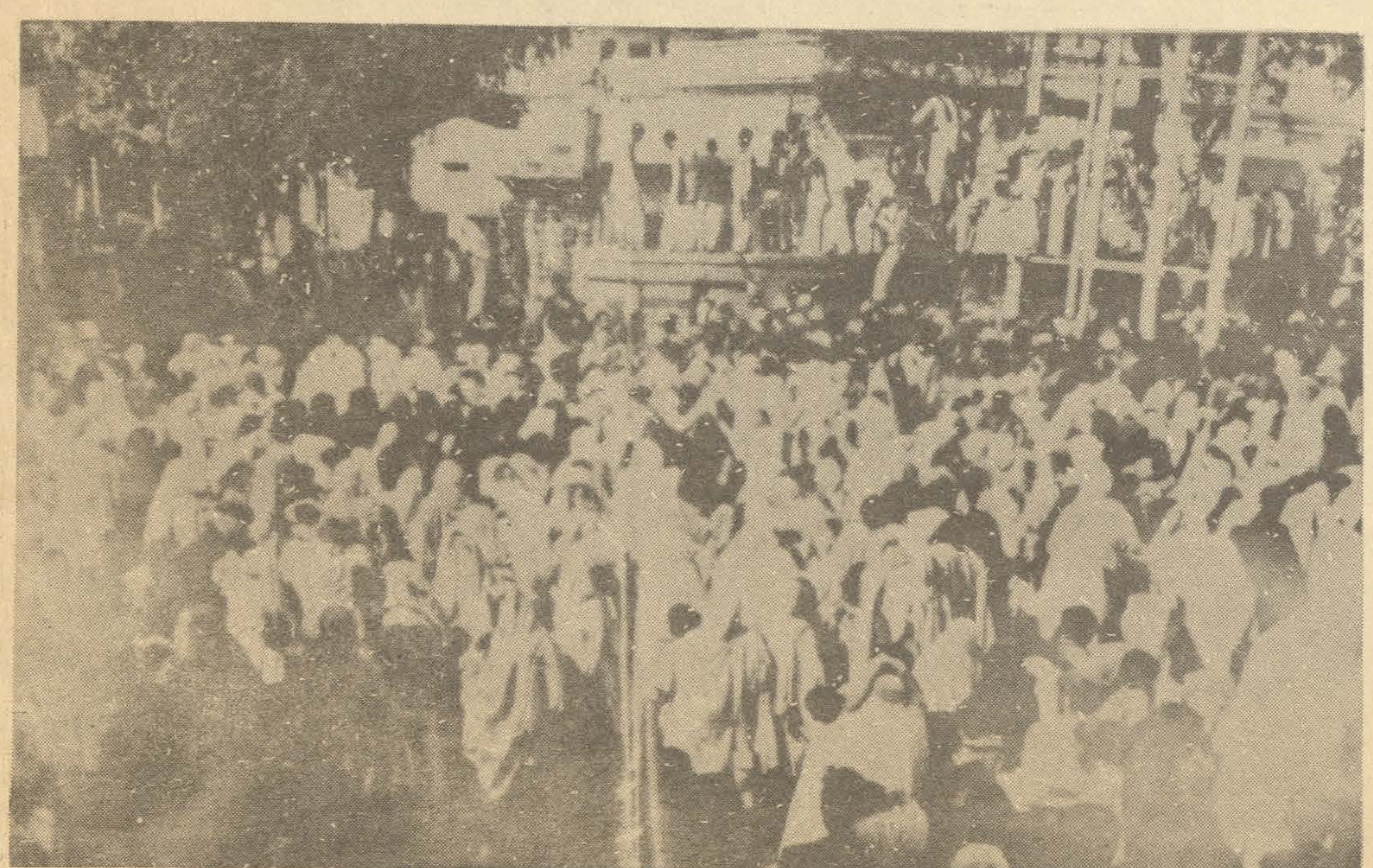




صوبہ شمال مغربی سرحد میں پاکستان کے سلسلے میں
سول نافرمانی کے جلوس کا ایک منظر۔



سول سیکرٹریٹ لاہور کے باہر خواتین کا یہ جلوس گیٹ پر
مسلم لیگ کا پرچم لہرانے کیلئے کھڑا ہے۔



لاہور کی خواتین مسلم لیگ کا پرچم اُٹھائے
جلوس کی صورت میں جا رہی ہیں۔



خان لیاقت علی خان آل انڈیا مسلم لیگ کے اس اجلاس میں تقریر کر رہے ہیں
جو قائدِ اعظم کے زیرِ صدارت بمبئی میں منعقد ہوا اور جس میں سول نافرمانی
کی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ ہوا



کوہاٹ میں مسلم لیگ کے
جلوس کا ایک منظر۔



پولیس پاکستان کے حق میں مظاہرہ کرنے والوں کو منتشر کرنے کے لئے
اشک آور گیس استعمال کر رہی ہے۔



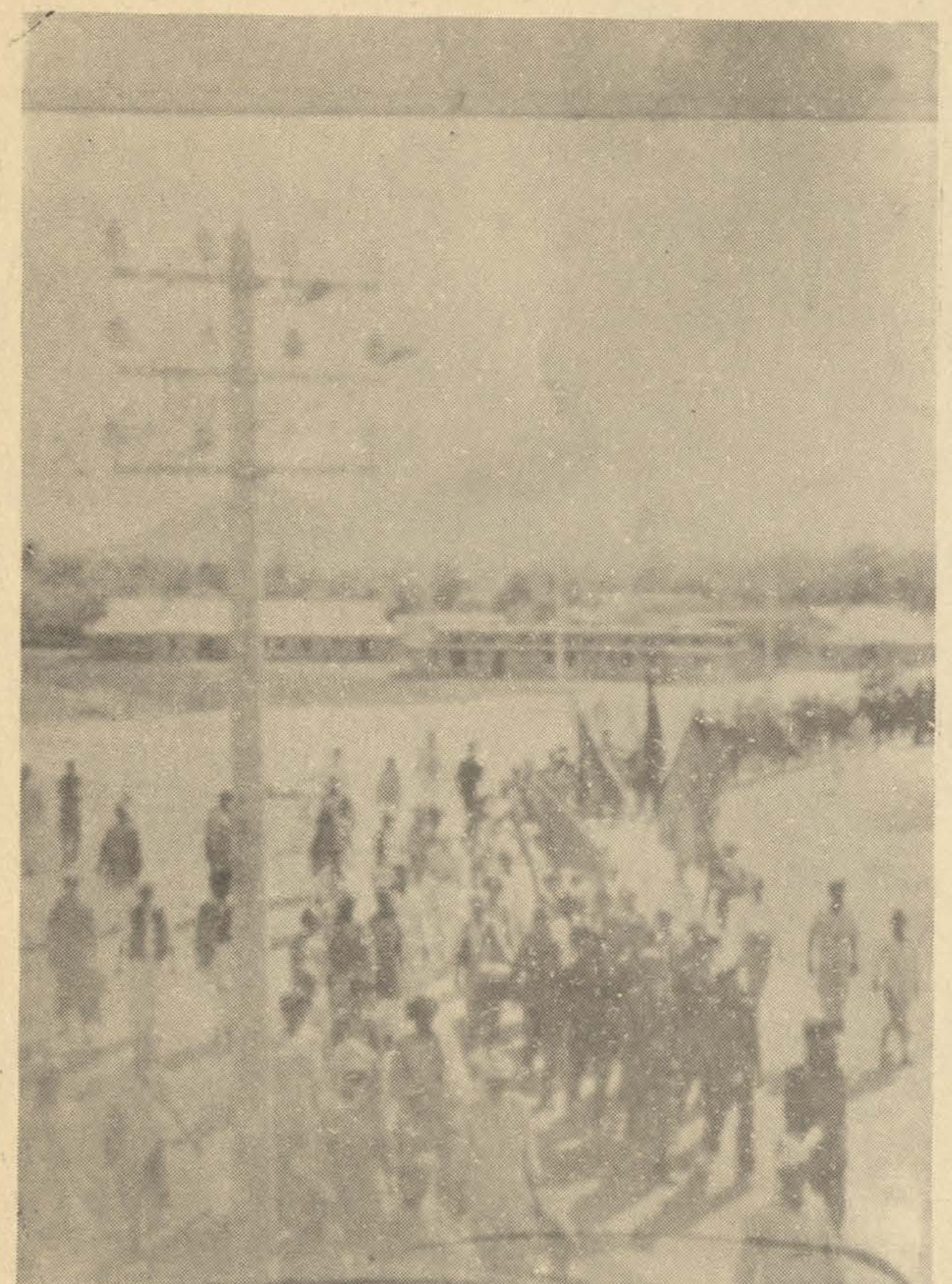
جیل سے باہر آنے والے مسلم لیگی رہنماؤں کے جلوس کا ایک منظر



۱۹۴۵ء میں قائدِ اعظم اپنے دورۂ پشاور کے وقت درۂ خیبر تشریف لے گئے تھے جہاں قبائلیوں نے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔



ملتان میں پاکستان کے حق میں سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلے میں جلوس کا ایک منظر۔ اِس جلوس کے رہنما میاں عبداللہ پھولوں کے ہار پہنے نظر آ رہے ہیں



کوہاٹ میں مسلم لیگی کارکنوں کا ایک جلوس



پاکستان کے حق میں اس قسم کے جلسے صوبۂ سرحد کے طول و عرض میں منعقد ہوئے۔



قائد اعظم پشاور کے عوام کے درمیان



قائدِ اعظم درۂ خیبر میں اپنے میزبانوں کے ساتھ
۱۹۴۵ء میں۔

مجوزہ براہِ راست اقدام کے بارے میں حضرت قائدِ اعظم کی پریس کانفرنس

جمہوریت کی کٹ لگا دینے لئے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کے تعلقات کو ابھی تک نہیں سمجھے

خلافات کی واپسی

٤٨٦

الجمعیتہ سرحد پشاور

مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۴۷ء

مُسلمانانِ سرحد نے جیلوں کو بھر دیا

وزارتِ سرحد مُسلمانوں کے بےمثال ایثار و قربانی سے بوکھلا گئی

آج مسلم لیگ صوبہ سرحد کی سول نافرمانی کا پانچواں ہفتہ ہے۔ لیکن عمل کے لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریک ایک سیلاب بےکراں کی طرح امڈ آئی ہے۔ اور صوبہ سرحد کی وزارت اس کے سامنے تنکے کی مانند بےحقیقت اور کمزور دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ وزارت تو صوبہ کے چاروں وزیروں

گرفتار کر کے شہر سے دور لے جا کر چھوڑ آتی ہے۔ تو پھر یہ تعداد بیس ہزار سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیا ان بیس ہزار لوگوں میں ایسے اشخاص ہوں گے جو پٹھان نہیں۔ بلکہ اس تحریک میں سینکڑوں ایسے اشخاص جیل گئے ہیں۔ جو قومیت اور حیثیت میں وزارت کے چاروں وزراء سے بلند ہیں۔ اور اگر آپ اُنے

الجمعیتہ سرحد (پشاور) ۲-اپریل ۱۹۴۷ء کے ایک تراشے کا عکس

الجمعیت سرحد پشاور ۱۴ر مئی ۱۹۴۷ء

قائدِ اعظم نے سرحد میں سول نافرمانی جاری رکھنے کا اعلان کر دیا

صوبہ سرحد کی صورتِ حال پر حضرتِ قائدِ اعظم جناح کا حقیقت افروز بیان

نئی دہلی ۱۲ر مئی۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج دوپہر صوبہ سرحد کی تحریک سے متعلق ایک ہزار الفاظ پر مشتمل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ

مجھے سرحد کے لیگی زعماء سے صوبہ کی صورتِ حالات پر بحث کرنے اور عارضیہ مذاکرات وغیرہ سے متعلق تبادلۂ خیالات کرنے کا پورا پورا موقع ملا۔ تحریک کی ابتداء یوں ہوئی کہ عوام خصوصاً مسلم لیگیوں اور مسلم لیگی انجمنوں کی آزادی کو ناجائز طور پر دبانے کی کوشش کی گئی۔ اور اس ناپاک مقصد کی تکمیل کیلئے خان وزارت نے جو ناجائز ذرائع سے برسرِ اقتدار آئی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے شرمناک ذرائع استعمال کئے۔ صوبائی حکومت نے تحریک کو کچلنے، دبانے اور

کبھی بھی ڈائرکٹ ایکشن کی تجویز پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہو۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۴۶ء کا بمبئی ریزولیوشن صرف پالیسی میں تبدیلی پر روشنی ڈالتا تھا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم آئندہ آئینی طریقوں کے پابند نہ ہوں گے۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ اس فیصلہ پر تمام و کمال ہر پہلو سے کاربند ہے۔

کانگرس کی غلط پالیسی

دوسری طرف کانگرس نے ہمیشہ اپنے اصولوں کی تکذیب کی۔ اور ایسے افعال کئے جو اس کے اپنے طریقوں کے خلاف ہوتے تھے۔ اس نے حصولِ مقصد کے لئے غیر قانونی ذرائع اختیار کئے۔ تخریبی کارروائیاں کیں اور جب پا عوام کو سول نافرمانی پر اکسا دیا

مسلمانوں اور انگریزوں نے سرحد

سرگرمیوں کے خلاف مسلم لیگ کا ۲۹ر جولائی ۱۹۴۶ء کا ریزولیوشن صرف اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ جب ضروری سمجھے عام پیمانوں پر تحریک سول نافرمانی شروع کر سکتی ہے۔ اور اس تجویز کے لئے "ڈائرکٹ ایکشن" کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ڈائرکٹ ایکشن کا یہ مطلب بالکل بےبنیاد ہے کہ یہ طاقت، تشدد اور خونریزی کے پروگرام پر مشتمل ہے۔ اور ڈائرکٹ ایکشن کی تجویز کی یہ تشریح کرنا صریحاً ظلم ہے۔ ڈائرکٹ ایکشن کا مطلب ہے اخلاقی دباؤ۔ ہڑتالیں اور ایسے ذرائع استعمال کرنا جن سے حکومت پر تکالیف دور کرنے اور مطالبات تسلیم کرانے کے لئے اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔

دفعہ ۹۳ اور نئے انتخابات

صوبہ سرحد کی موجودہ تحریک کے اجراء

سزائیں دی جا چکی ہیں۔ اور کئی لوگوں کو قواعد جرائم کے تحت جیلوں میں بند کیا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر خان مستعفی ہو جائے

ڈاکٹر خان اور ان کے ساتھیوں کے لئے اب اس سے بہتر راستہ کوئی نہیں کہ وہ مستعفی ہو کر نئے انتخاب لڑیں۔ حکومت سرحد نے ۱۹ر اپریل کو اعلان کیا تھا کہ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک حالات اجازت دیں گے وہ تمام سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے گی۔ اور یہ کہ حکومت پُرامن جلسوں اور سیاسی لڑائی کے اظہار کو دبانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ لیکن وہ جلوسوں اور پکٹنگ پر پابندیاں عائد رکھیگی۔ کیونکہ ان سے قانون شکنی کے افعال اور اشتعال پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

قائدِ اعظم نے سرحد میں سول نافرمانی جاری رکھنے کا اعلان کر دیا

الجمعیت سرحد پشاور ۱۴ر مئی ۱۹۴۷ء

خیبر (۳)

۱۹۴۷ء میں پاکستان ضرور ملیگا

ایک منجم کی پیشنگوئی

بنگلور کے پروفیسر جی، ایس حشمت علیخان منجم نے حسب ذیل پیشنگوئی حال ہی میں کی تھی:-

قائدِ اعظم محمد علی جناح کے سفرِ لندن کے متعلق ہم علم رمل کے حساب سے پیشن گوئی کرتے ہیں جو ہرگز غلط ثابت نہ ہوگی۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح کا یہ سفر ہندوستانی مسلمانوں کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ یہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ۱۹۴۷ء میں ضرور پاکستان مل جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لندن میں بہت سے پیچیدہ مسائل درپیش ہوں گے تاہم قائدِ اعظم فاتح و منصور کی حیثیت سے ہندوستان واپس آئیں گے۔ اور ۱۹۴۷ء میں آپ کا شمار بادشاہوں میں ہوگا اور مسلمان مکمل آزاد پاکستان میں زندگی بسر کریں گے۔ (پاسبان بنگلور)

سرحدی طلبا کا وفد بہار کو روانہ ہو گیا | نواب آف ٹانک کا دورہ وزیرستان



قائدِ اعظم اور محترمہ فاطمہ جناح ، ایڈورڈز کالج پشاور میں
کالج کے پرنسپل ، دیگر اساتذہ اور خان عبدالقیوم خان کیساتھ
(۱۹۴۵ء)

خواتین کی جدّوجہد

یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملّت ہے
یہی قوّت ہے جو صُورتگرِ تقدیرِ ملّت ہے

قومی زندگی کے اس نازک دَور میں مسلمان خواتین نے مردوں کے دوش بدوش حصّہ لینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مسلمان خواتین نے روایتی پابندیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جدّوجہد آزادی میں عملی شرکت کا آغاز کیا۔ جابجا جلسے منعقد کئے، جلوس نکالے، یہاں تک کہ اہم سرکاری عمارتوں پر مسلم لیگ کا پرچم لہرانے کا سہرا بھی خواتین کے سر ہے۔



سول سیکرٹریٹ لاہور کے باہر
پولیس مسلم لیگی خواتین کا راستہ روکے کھڑی ہے



پشاور میں خواتین پاکستان کے حق میں مظاہرہ کر رہی ہیں

(۱۹۴۷ء)



قرول باغ دہلی ، خواتین مسلم لیگ کی سب کمیٹی کی اراکین
مادرِ ملّت فاطمہ جناح کے ساتھ



خواتین کا ایک جلوس



عمل حق را زندگی از قوت است
قوت ہر ملت از جمعیت است

الجمعیۃ سرحد

ہفتہ وار — پشاور

ایڈیٹر سید محمد حسن گیلانی

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۷ | مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ | نمبر ۵

پشاور میں دو عظیم الشان جلسے

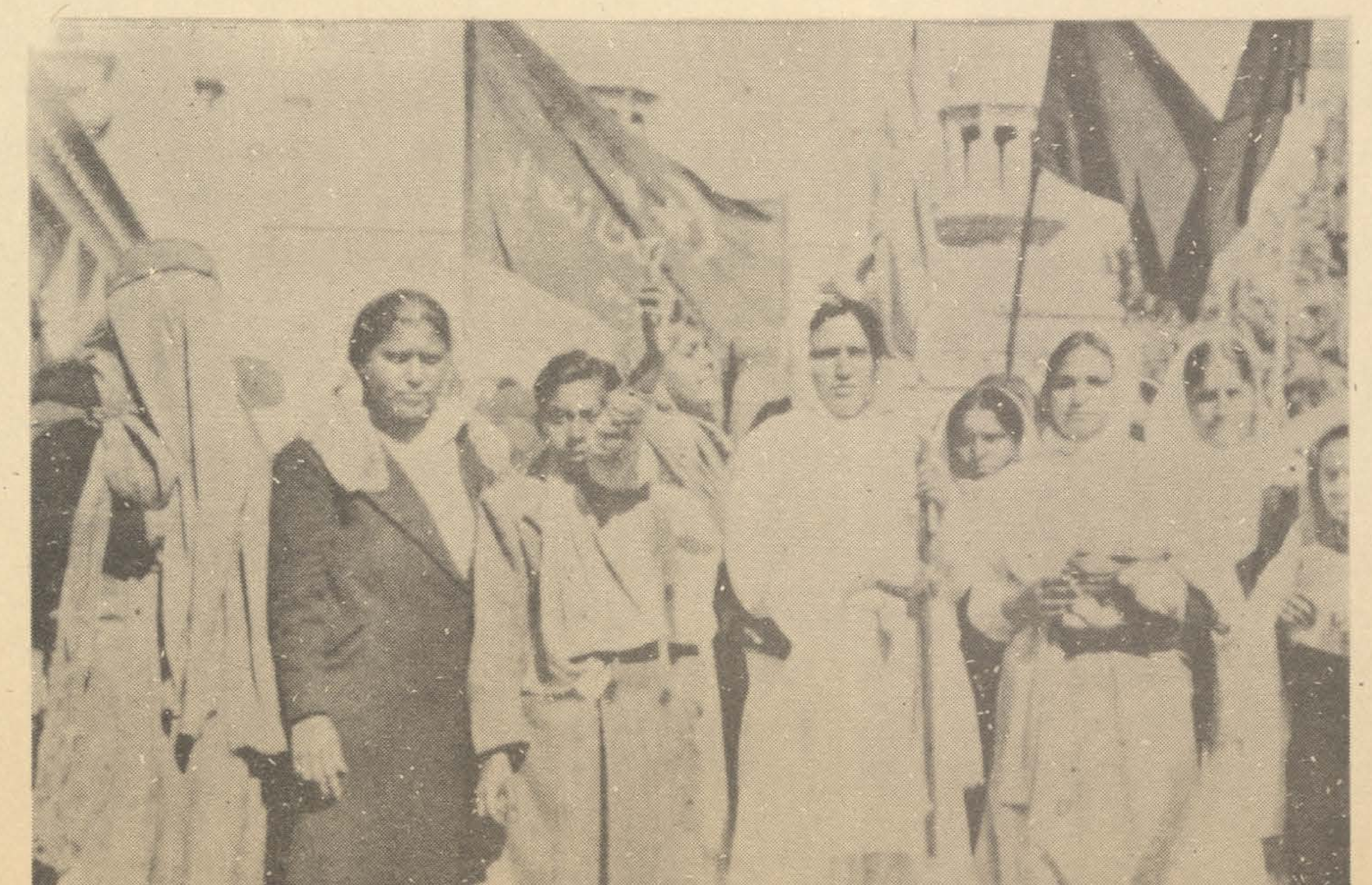
پشاور میں پہلی مرتبہ عورتوں کے جلوس

چند مسلم لیگی رہنماؤں کو تین تین ماہ قید کا حکم سنا دیا گیا

پشاور میں پہلی مرتبہ عورتوں کے جلوس
("الجمعیت" ۲۰ مارچ 1947ء کے تراشے کا عکس)



مارچ ۱۹۴۷ء میں جیل سے رہا شدہ مسلم لیگی خواتین رہنماؤں کے جلوس کا ایک منظر۔
(بائیں سے دائیں) (۱) بیگم کرم داد (۲)، ناصرہ صدیقی (۳) (بیگم ناصرہ کیانی)،
بیگم شاہ نواز (۴) بیگم سلمہ تصدق حسین (۵)، ڈاکٹر حسن آرا بیگم (۶)، ممتاز شاہ نواز،
فاطمہ بیگم اور بیگم کمال الدین، جنھوں نے سرحد کے ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم میں نمایاں کام کیا۔



خواتین "پاکستان زندہ باد" کے پرچم
اُٹھائے ہوئے ہیں۔

خواتین مسلم لیگ پشاور کا جلسہ

(پشاور) آج چار بجے شام برمکان سردار محلہ اورنگ زیب خان خواتین مسلم لیگ کا ایک شاندار جلسہ زیر صدارت بیگم خان عبدالقیوم صاحب منعقد ہوا۔ بعد از تلاوت قرآن شریف بیگم عبدالواحد صاحب نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ اور احرار و خاکسار کی ہندو نواز پالیسی کی وضاحت کی۔ بیگم شریف حسین نے نہایت صحیح و شرعی طریقہ سے ثابت کیا کہ پاکستان مسلمانوں کا جائز مطالبہ ہے۔ بیگم عبدالقیوم صاحبہ نے ایک پر اثر و بصیرت افروز تقریر کرتے ہوئے جماعتی نظام کی اہمیت کو بیان کیا اور کہا کہ ہم پاکستان کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کریں گے۔ اور مسلمان کو انگریز کی غلامی کے بعد ہندو کی غلامی میں قطعاً نہیں جانے دیں گے۔ آپ نے خواتین سے اپیل کی کہ اپنے ووٹ ذاتی تعلقات سے قطع نظر کرکے صرف مسلم لیگ کے امیدوار کیلئے وقف کر دیں جو آپ کی قومی جماعت ہے۔ خواتین نے کافی جوش و خروش سے لڑ کے لیں گے پاکستان لے کے رہیں گے "قائد اعظم زندہ باد" کے نعرے لگاتے ہوئے مسلم لیگ کے لئے ہر قربانی کا وعدہ کیا۔

(جنرل سیکرٹری)

شرح چندہ پیشگی

سالانہ . . . . . پانچ روپیہ

ششماہی . . . . تین روپیہ

نوٹ: ۶ ماہ سے کم عرصہ کیلئے اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔



لاہور کی خواتین جیل کے دروازہ پر مظاہرہ کر رہی ہیں۔



مسلم لیگی خواتین، ایستادہ (بائیں سے) فاطمہ بیگم، مسز حیات، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم کیکاؤس۔ بیگم سلمہ تصدق حسین۔ لیڈی شفیع، بیگم صغرا غلام حسین ہدایت اللہ، بیگم سبحان اور بیگم گیتی آرا بشیر احمد۔ نشستہ:۔ بیگم سعیدہ وحید، بیگم زبیدہ شاہ، ممتاز شاہ نواز، سعیدہ حبیب اللہ، بیگم فضیلت عبدالحمید اور صوبہ سرحد کی ایک برقعہ پوش خاتون

Khyber Mail

Vol. 9, No. 17. | Reg. No. L. 3051 | PESHAWAR, SUNDAY, APRIL 28, 1940 | One Anna

Frontier Women Ready to Serve Islam & India

"Can't sit idle at this Juncture"

Women's Muslim League formed at Peshawar

From Our Own Correspondent

WHY BEGUM ASLAM LEFT THE CONGRESS?

Presiding at the inaugural meeting of the Frontier Women's Muslim League held in the Shahi Bagh, Peshawar, Begum Aslam gave the reasons which prompted her to leave the Congress and join the Muslim League.

In my opinion, she declared, it was a moral crime to defame any movement which aimed at the political advancement of the country. Similarly, to defame another religion was to display the weakness of one's own religion. It is far from me therefore to condemn the Congress or to decry or belittle any other movement. It is an open secret that unless the Hindus and Muslims compose their differences and unite, they cannot get the millenium of Swaraj during another decade. For a number of well-known reasons the Muslims of India are anxious to organise themselves and to arrive at an agreed settlement with the Congress. I did not think it prudent to sit idle at this will not us any good. What we require is united action. In Unity and organisation lies our strength. I hope that one day at no distant future the Muslims of India will find themselves one body.

I can positively say (she averred) that all of us desire the Muslim community to advance and prosper. But we do nothing practical to achieve this end. Unless our method of approach is correct, we can never reach our desired goal. We can never build national honour without it.

National Education

It is no use harping on our past achievements. We should review our present short-comings and chalk out a programme for the future. National education of Muslim women should be the basic feature of this programme, because education alone can take us out of our present depths of degradation and ignorance. Through education we can regain our lost national honour and political superiority.

"March with the Times"

Begum Aslam deplored the fact that while women were doing a lot

Secretary's Speech

NO ENMITY WITH NON-MUSLIMS

The Secretary of the newly constituted branch of the Women's Muslim League at Peshawar, Mrs Kazi Abdul Wahab, spoke next. She made it clear that the opening of the branch of the Muslim League did not mean that they had any enmity with the other communities or that they hated them or wanted to oppose them. She pointed out that the Holy Quran enjoined the Muslims not to abuse the gods of other communities so that they should not abuse their God. She explained that the idea of forming a branch of the Muslim League was to put the Muslims under political discipline and to help the great Muslim leader Mohammad Ali Jinnah in saving this community from eternal ruin.

Quranic Principles

She proceeded [illegible] were the Muslim women that as long as they did not encourage the men, their husbands, children and other relatives will not wake up politically. The waking up, which it was their ideal, should be according to the principles of the Holy Quran,—the principles of Honesty, Truth, Justice, Love and Purity. She stressed the point that no Muslim movement which is not based on these Quranic principles is ever destined to succeed.

Finally, Mrs. Wahab invited all ladies

Peshawar Drive Against Malaria

An ordinary meeting of the Municipal Committee, Peshawar will be held on Tuesday the 30th April 1940 at 4 P. M. in the Municipal Library Hall, Peshawar. The following are the important items on the agenda:—

To sanction the demand of the Inspector General of Civil Hospitals, N. W. F. P. for Rs. 500 in connection with anti-Malarial measures within the Peshawar Municipal limits viz. in the areas of Shahibagh, Panj-Tirath and Makri Bazar "which are well known to be ideal breeding places of Anopheline mosquitoes which eventually are responsible for conveying the disease to the city".

To shift No. 1 City Branch Dispensary to the City Extension Area.

To approve the revised statement of expenditure amounting to Rs. 45,0[illegible] in connection with the introduction of Free Primary Compulsory Education in the City

To dismiss or transfer Mst. Karam Devi, Assistant Mistress, M. B. Hindi Girls School, Ganj, on the charges of gross indiscipline and disobedience etc.

POLICE PARTY'S ENCOUNTER WITH TRIBAL RAIDERS

A police party patrolling in Chingoh nallah, near Latamber, on the Bannu-Kohat Road, was fired upon

خیبر میل پشاور ۲۸- اپریل ۱۹۴۰ء کے تراشے کا عکس



خواتین مسلم لیگ کی مشہور اراکین:۔
بیگم سروری عرفان اللہ۔ بیگم فرخ حسین۔ فاطمہ بیگم۔
بیگم سکندرہ بابر اور بیگم سلمہ تصدق حسین۔



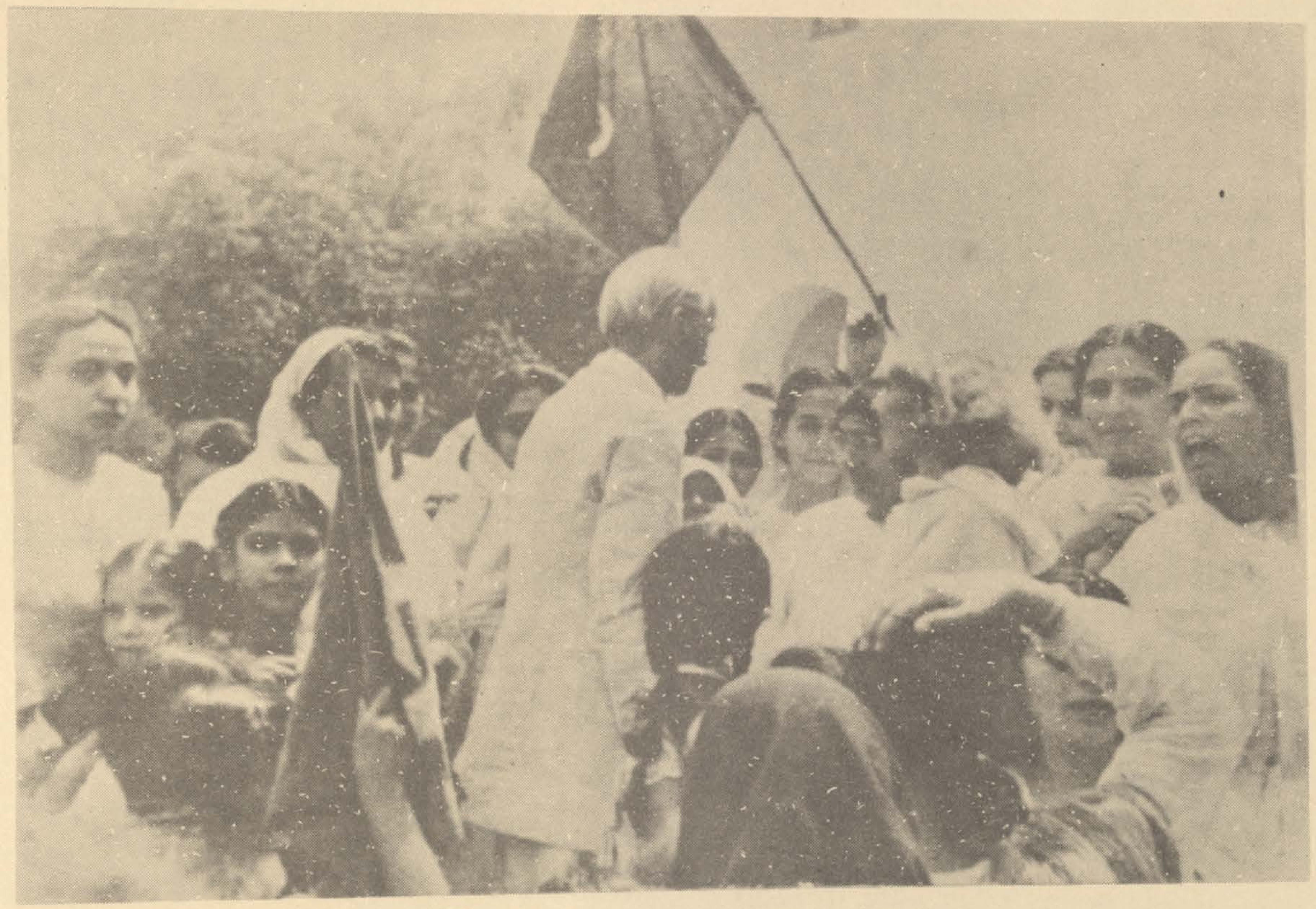
مسلمان خواتین کی پہلی انجمن جو فروری ۱۹۴۱ء میں قائم ہوئی۔
(بائیں سے) نشستہ :۔ زری سرفراز خان ۔ بیگم حسین ملک ۔ بیگم نورالصباح ۔
بیگم دولت انور ہدایت اللہ ۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ ۔ بیگم اعزاز رسول اور فاطمہ بیگم



خواتین کا پہلا دستہ اپنے آپ کو گرفتاری
کے لئے پیش کر رہا ہے ۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین
بھی ان میں شامل ہیں۔



پٹھان خواتین پشاور میں مظاہرہ کر رہی ہیں۔



صوبہ دہلی کی مسلم لیگی خواتین کا ایک وفد
قائدِ اعظم کا استقبال کر رہا ہے۔

نوجوان میدانِ عمل میں

محبّت مجھے اُن جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

قائدِ اعظم کے اشارہ پر مسلمان طالب علم اسکولوں اور کالجوں کو خیرباد کہہ کر میدانِ عمل میں کُود پڑے۔ قریہ قریہ شہر بہ شہر ان جیالے نوجوانوں نے قائدِ اعظم کا پیغام پہنچایا۔ قوم نے اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں جو پاکستان کے لئے فیصلہ کُن تھے، بھاری اکثریّت سے مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنایا۔ اب حکومتِ برطانیہ پر واضح ہو گیا کہ مسلمان من حیثُ القوم پاکستان حاصل کرنے کا تہیّہ کر چکے ہیں۔



لاہور کے مختلف کالجوں کے طلبا، پاکستان کا مطالبہ کر رہے ہیں
(۱۹۴۶ء)



دہلی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کونسل ۴۰-۱۹۳۹ء

(بائیں سے دائیں) کرسیوں پر :۔ سعد آر خیری (سیکرٹری نشرواشاعت)، شیخ محمد عمر (خزانچی)، معزّالدین خان (نائب صدر) قائدِ اعظم محمد علی جناح، نوابزادہ لیاقت علی خان (صدر)، کے اے خان دُرّانی (جنرل سیکرٹری)، مظہر ایچ خواجہ (سیکرٹری تنظیم) مس سلیمہ خاتون (جائنٹ سیکرٹری)

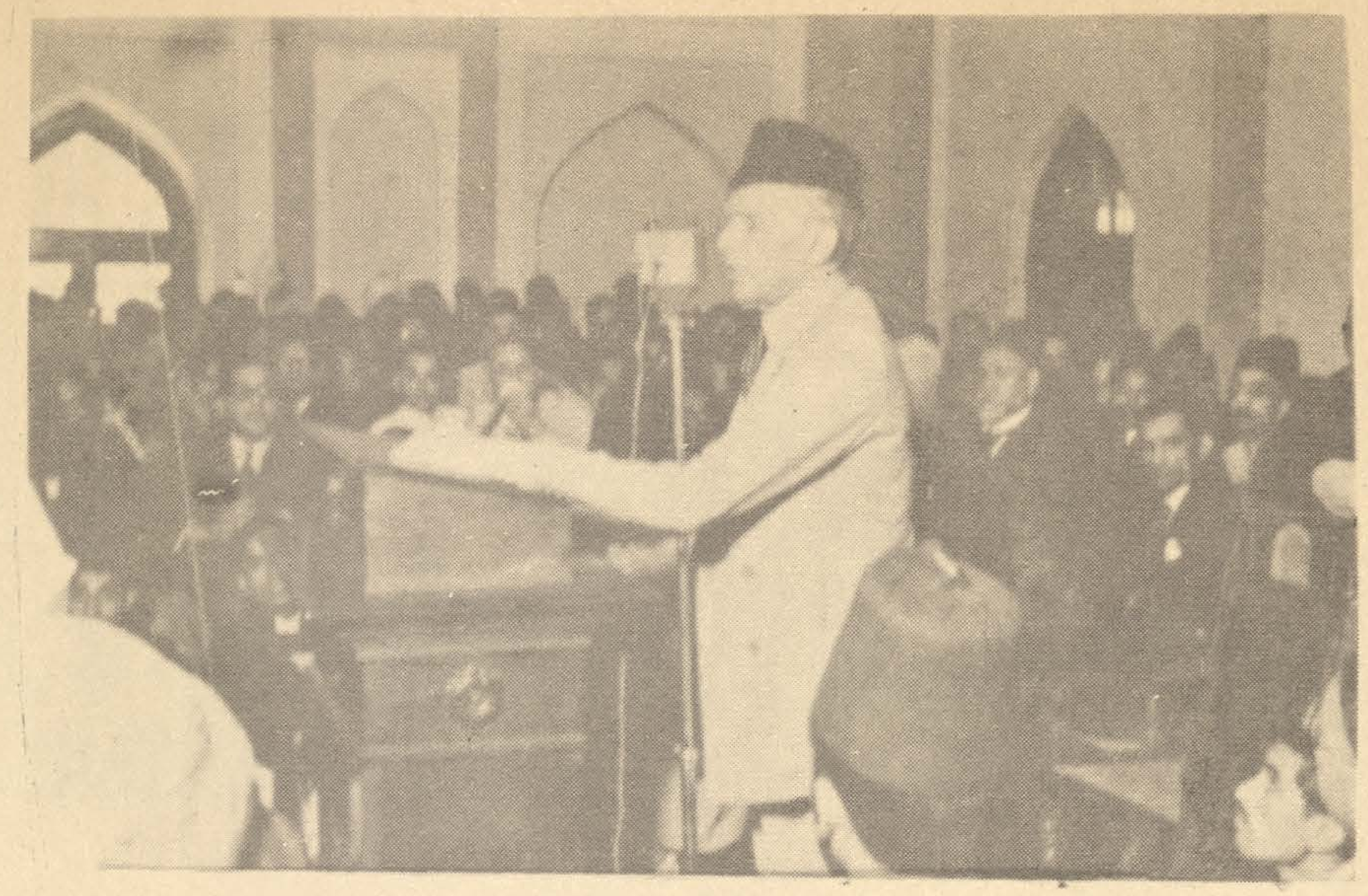
دوسری قطار :۔ مرزا حسن عسکری، حامد حسن، عبدالحق، سیّد محمّد، مظفّر حصاری، سیّد اقبال حسین حکیم مختار احمد احمر، انیس الرحمٰن، عبدالرحمٰن، ظہیر الحسن۔

تیسری قطار :۔ امداد الطاف حسین (جائنٹ سیکرٹری)، اقبال الرحمٰن، ظہور الحق، سیّد حسن اختر (جائنٹ سیکرٹری)، سیّد منصور علی۔



جالندھر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلسِ عاملہ قائدِ اعظم کے ساتھ۔ یہ تصویر آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی کانفرنس منعقدہ جالندھر (۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۴۲ء) کے موقع پر لی گئی تھی۔ (بائیں سے دائیں) کرسیوں پر :۔ اے۔ اصغر (جنرل سیکرٹری) خان بہادر خورشید محمد، کیو۔ ایم فرید (صدر) قائدِ اعظم محمد علی جناح، ایم سردار محمد (نائب صدر) ایم مستنصر باللہ (نائب صدر)، احسان انور (صدر پنجاب مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس)

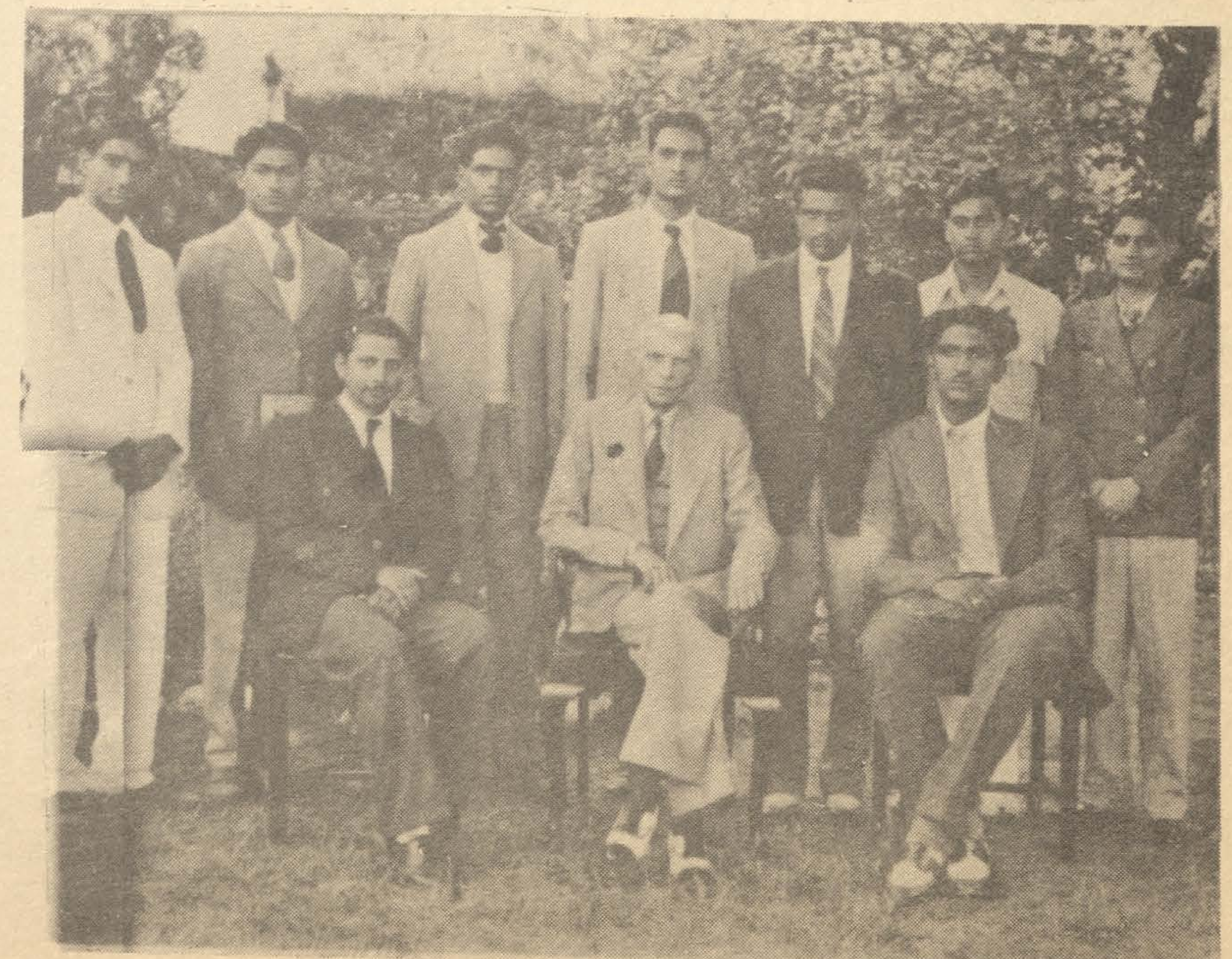
پہلی قطار :۔ اے صمد، ایس ایم شفقت، اے ایم ساچ، ایم شریف (جائنٹ سیکرٹری آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس) جمیل الزّمان مصطفیٰ کمال۔ اے طاہر، خواجہ امام دین، دوسری قطار :۔ اے مجید، اے نذیر، ایم کے صمدانی، (جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس) مسٹر گلزار، بدیع الزّمان، شمس الحق۔



قائدِ اعظم قیامِ پاکستان سے پہلے اسلامیہ کالج لاہور میں تقریر کر رہے ہیں۔



پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلسِ عاملہ قائدِ اعظم کے ساتھ (۴۶ - ۱۹۴۵ء)
(بائیں سے دائیں) نشستہ :- سید احمد سعید کرمانی (پروپیگنڈا سیکرٹری) تاج ملک
(تنظیمی سیکرٹری)، ایم بی منہاس (نائب صدر) احمد نواز (نائب صدر) قائدِ اعظم
ضیاء الاسلام (صدر)، عزالدین پال (نائب صدر)، رفیق شیخ (جنرل سیکرٹری)،
عبدالحمید بھٹی (سالار نیشنل گارڈز)،
ایستادہ :- فرخ نسیم، غلام حسین، سعد اللہ، امین ترین طفیل، عزیز الرحمٰن (جائنٹ سیکرٹری)
آفتاب، عبدالرؤف ملک (جائنٹ سیکرٹری)، سید قاسم رضوی، خواجہ طفیل۔



لاہور کے طلباء کا ایک گروہ،
شملہ کانفرنس کے دوران قائدِ اعظم کے ساتھ



قائدِ اعظم ۱۹۴۵ء میں پشاور کے
نوجوان مسلم لیگی کارکنوں کے ساتھ



قائدِ اعظم طلباء کے درمیان



قائدِ اعظم لاہور میں بچوں کے ساتھ

علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے ۲۲ رجولائی ۱۹۴۴ء کو سرینگر میں جو تقریب منعقد کی تھی اس میں قائدِ اعظم اور محترمہ فاطمہ جناح کے علاوہ مندرجہ ذیل قابل ذکر اصحاب بھی شامل تھے:۔ شیخ محمد عبداللہ، خلیفہ عبدالحکیم اور بیگم خلیفہ عبدالحکیم۔





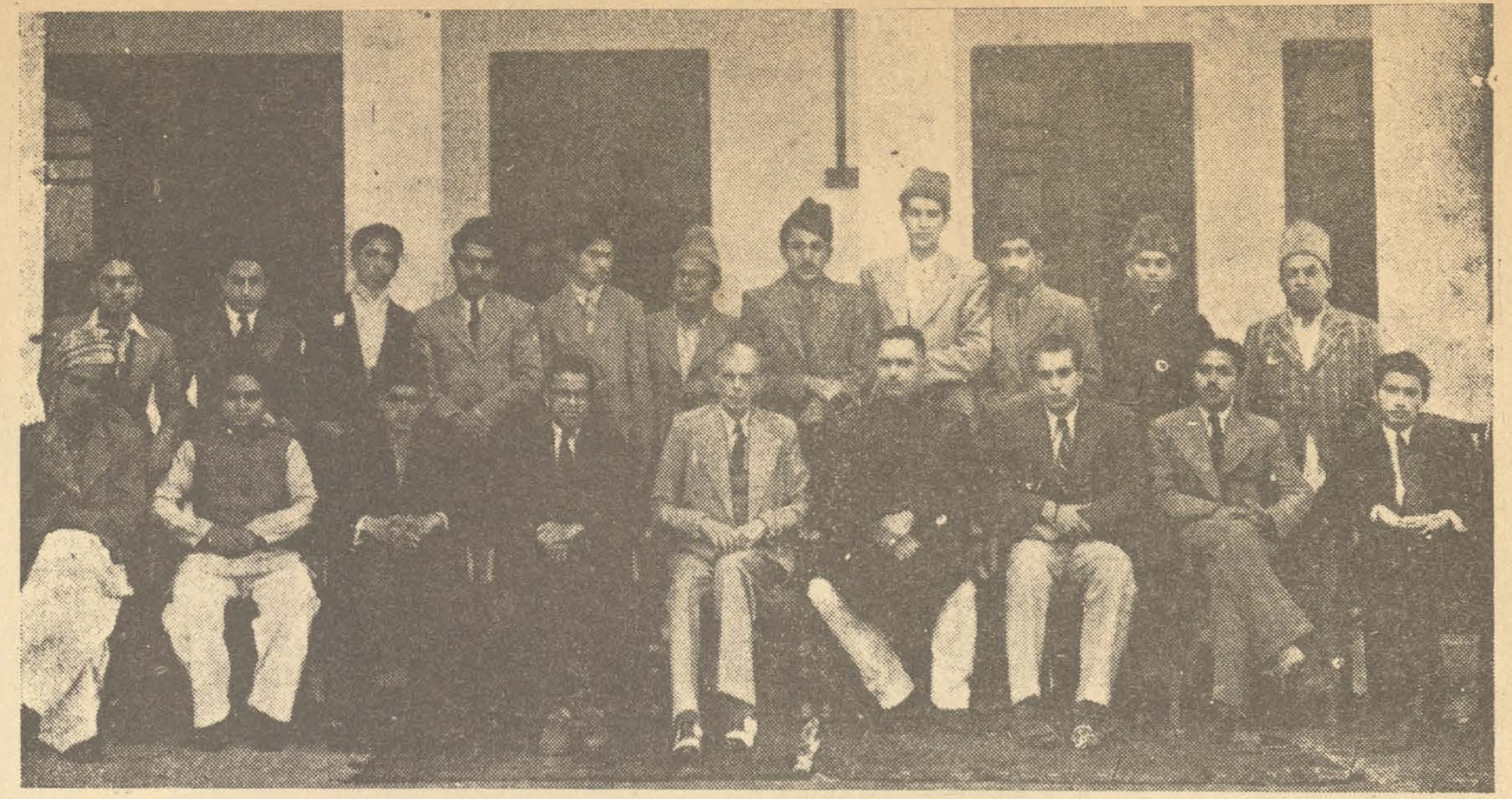
قائدِ اعظم محمد علی جناح مسلم یونیورسٹی کی برانچ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اراکین کے ساتھ
بائیں سے دائیں (کرسیوں پر) ڈاکٹر اے۔ایچ صدیقی، ڈاکٹر ایم۔بی مرزا، ڈاکٹر معین الحق، ڈاکٹر عابد احمد علی، قائدِ اعظم، مسٹر اے ڈبلیو خیری، ڈاکٹر آر۔ایچ صدیقی۔ ڈاکٹر نیاز احمد اور مسٹر جمیل الدین احمد۔

حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح کا پیغام
نوجوانانِ ہند کے نام

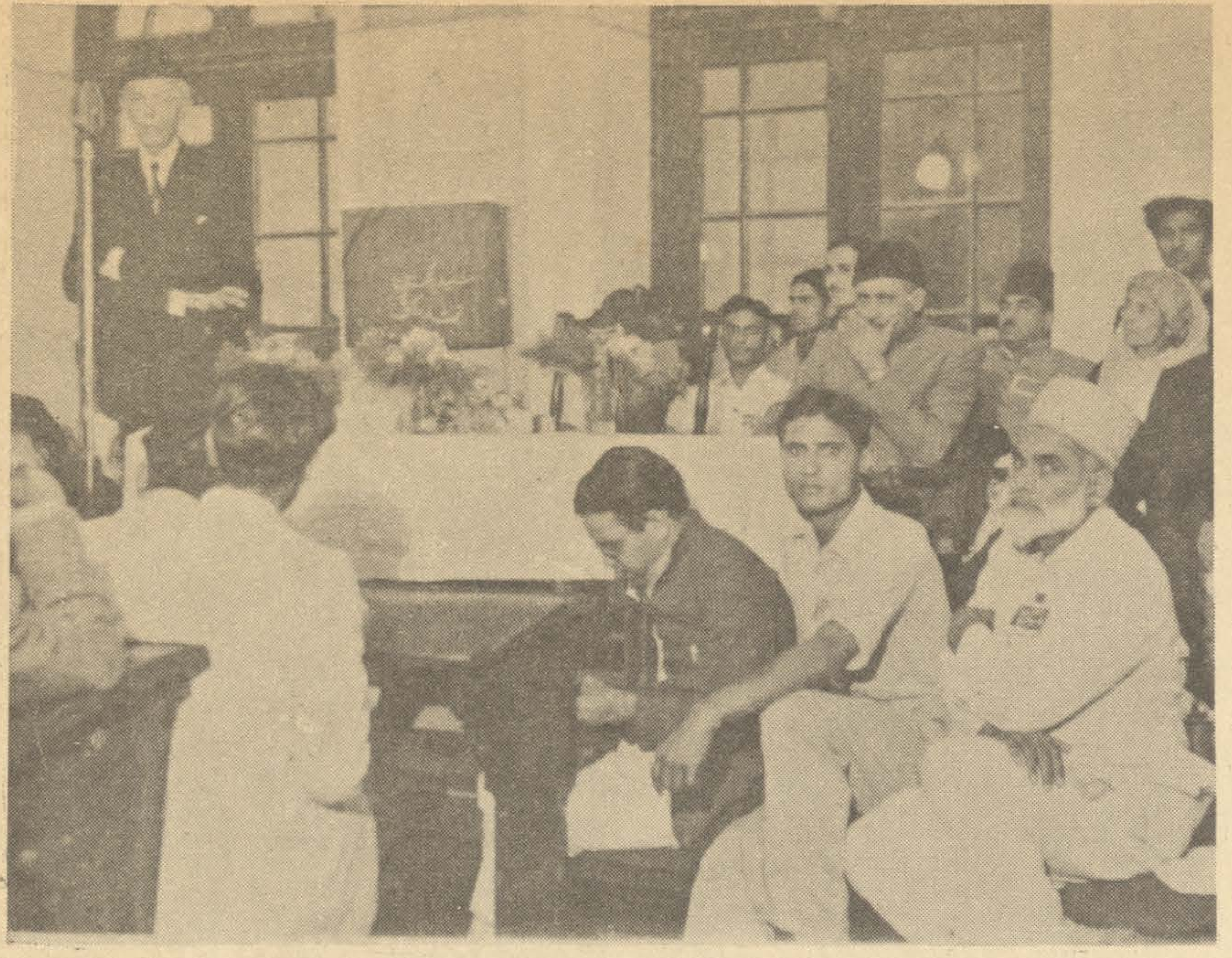
مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہفتہ وار سعادت لائل پور صوبہ مسلم نیشنل گارڈ پنجاب کی زیرِ نگرانی ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے۔ جو کہ صوبہ مسلم نیشنل گارڈ کی تنظیم کے لیے وقف ہو گا۔ ہندی مسلمانوں کو اب معلوم ہو جانا چاہیے۔ کہ پاکستان ہماری اپنی طاقت سے حاصل ہو گا۔ اور وہ طاقت ہمارا اتحاد و تنظیم۔ ڈسپلن اور کیریکٹر ہے۔ ان خصائل کی نشوونما اور حصول کسی قوم کو صحت مند اور مضبوط بناتا ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتی۔ یا اپنی زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ جب تک اس کی تنظیم میں انتشار ہو۔ اس کا ڈسپلن کمزور اور اس کے عوام پست ہمت ہوں۔ ایثار، محنت اور قربانی کے لیے آمادگی کے بغیر ہم زندگی اور موت کی جدوجہد میں کامیابی کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے۔ ایک مضبوط تنظیم اور ڈسپلن کے بغیر ہماری قوت ملت کسی وقت ختم ہو سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہوا۔ تو اس نیم براعظم میں دس کروڑ مسلمانوں کے بلئے امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہ جاتی۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ مسلمانوں کو اب وقت کی نزاکت کا احساس ہو چلا ہے۔ پورا وثوق ہے کہ انشاءاللہ فتح ہماری ہوگی۔ اور ہم پاکستان حاصل کریں گے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے پیدائشی حق خود ارادیت اور آزاد وجود سے ہمیں محروم کرنے کے لیے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ میں ایک بار پھر تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ہمارا شاندار ماضی اور قابلِ فخر روایات اور اسلام کے بنیادی اصول ہمیں غیر ملکی غلامی اور ہندو کے رام راج کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور ہماری آزادی حقیقی طور پر قیام پاکستان میں ہے۔ آزادی کے معنی ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ جس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لیے میں ہندوستان کے مسلم نوجوانوں کو خاص طور پر دعوت دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ یقین کامل اور شجاعت سے آگے بڑھیں۔ اور اس ذمہ داری کے اہل بنیں۔

مسلم نیشنل گارڈ کی تنظیم سارے ہندوستان میں کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کے استحکام اور یک جہتی کی مزید ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے گھر اپنی عزت و دولت اور اپنی زندگی کی حفاظت اور انسانوں کی خدمت کر سکیں۔ اور انہیں خاص مقاصد کے لیے اس تنظیم کی ابتدا کی گئی تھی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مسلمان نوجوان اور خصوصاً پنجاب کے نوجوان جو پاکستان کا بازوئے شمشیر زن ہیں۔ مسلم نیشنل گارڈ کے تنظیم کے جھنڈے کے گرد زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو جائیں۔ تاکہ ہم زیر آسمان عزت اور امن کی زندگی بسر کرنے کے لیے اپنے گھر کی حفاظت کر سکیں۔ اور تمام بنی نوعِ انسان کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائیں۔ تمہارا ماٹو اتحاد، یقین اور ڈسپلن ہے۔

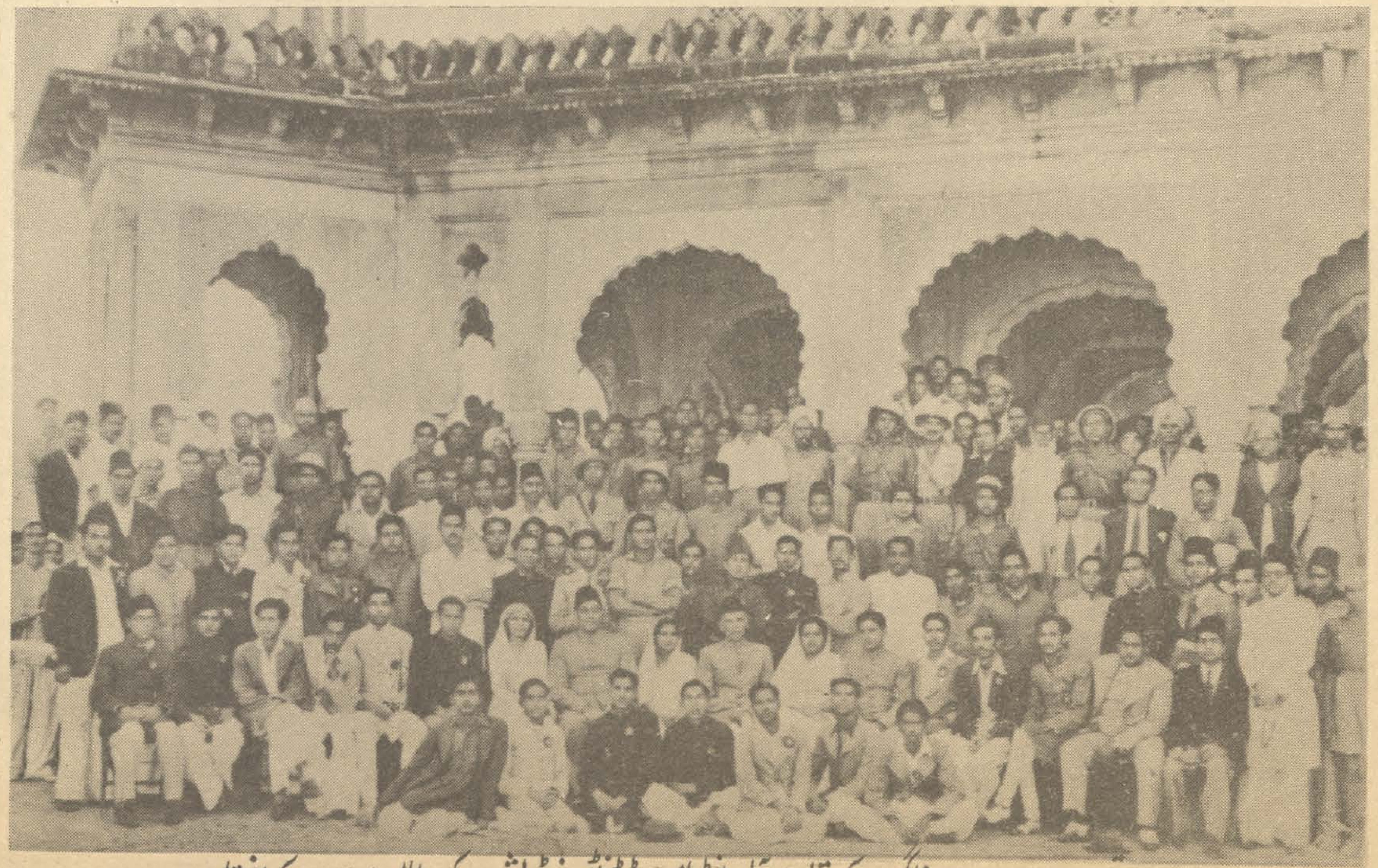
میری تمنا ہے۔ کہ سعادت کا یہ نمبر اور صوبائی نیشنل گارڈ کی کوشش بار آور ہو۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ہم اپنے پاکیزہ نصب العین کی طرف گامزن رہیں گے۔ اور اسے بہت جلد حاصل کر کے اس کی تعمیر کریں گے۔ (انگریزی سے ترجمہ)



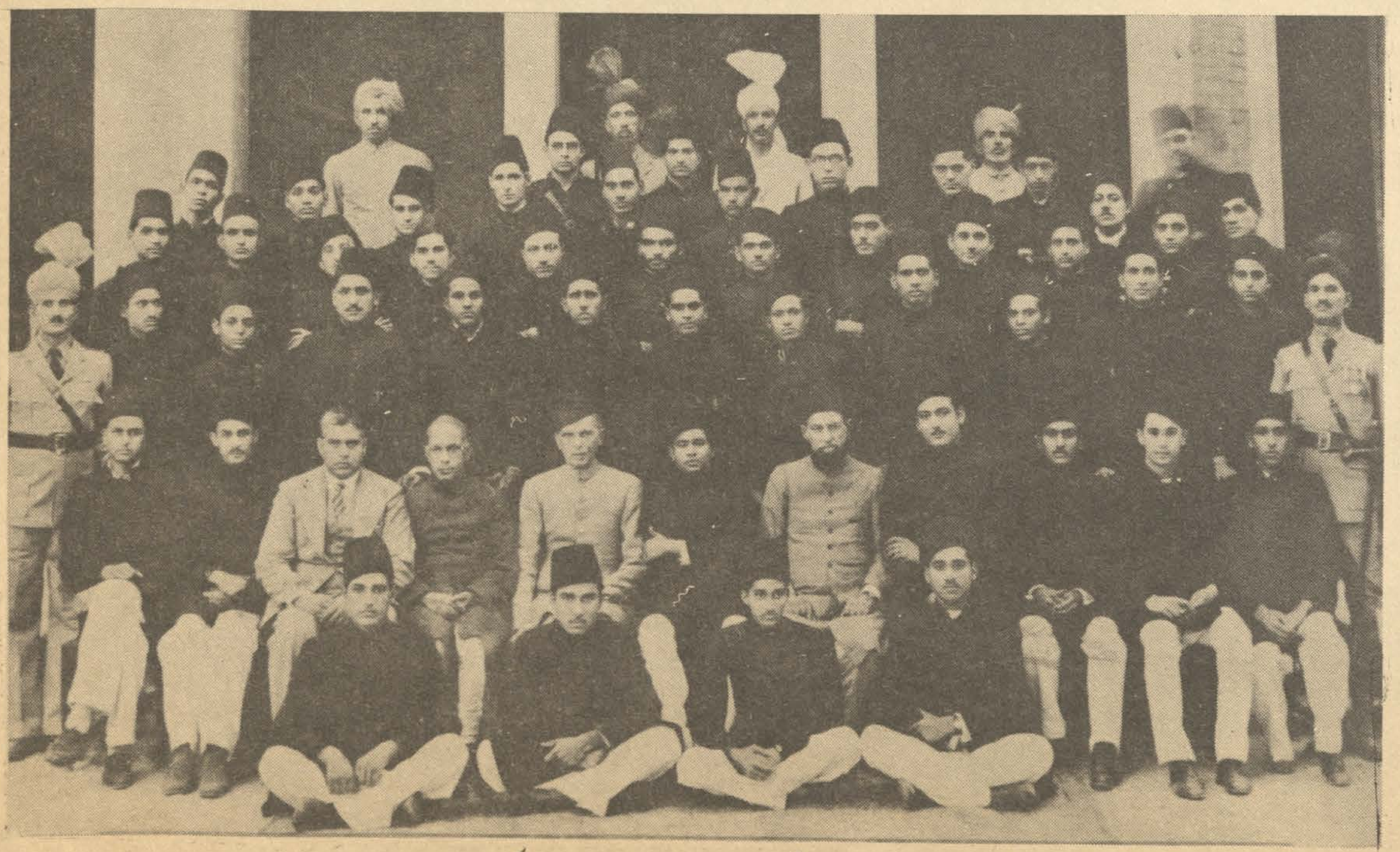
قائدِ اعظم محمد علی جناح پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عاملہ کے ساتھ ۱۹۴۲ء میں :-
دائیں سے بائیں) نشستہ :- محمد امین ترین، محمد الیاس مسعود، غلام احمد، حمید نظامی، قائدِ اعظم محمد علی جناح، نواب افتخار حسین خان ممدوٹ، صلاح الدین، حامد محمود، افتخار اللہ۔ ایستادہ :- محمد اکرم، میاں محمد شفیع، حسرت، ضیاء الاسلام صبیح الرحمٰن طور، سیّد قاسم رضوی، محمد عارف، یحیٰی بختیار، بشیر الدین احمد، اکرام اللہ منزّہ اور محمّد اکرم۔



قائدِ اعظم حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں طلباء سے خطاب کر رہے ہیں۔ "نوائے وقت" کے مدیر حمید نظامی مرحوم قائدِ اعظم کی تقریر اخبار کے لئے لکھ رہے ہیں۔



یہ تصویر ۱۹۴۱ء میں ناگپور کے مقام پر آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے موقع پر لی گئی تھی :- محترمہ فاطمہ جناح۔ خان لیاقت علی خان مس حسن (بیگم بلقیس محمود سلیمان) قائدِ اعظم مس حبیب اللہ (بیگم تزئین فریدی) اور نعمان زبیری اس موقع پر موجود تھے۔



قائدِ اعظم محمد علی جناح ۱۱ر مارچ ۱۹۴۱ء کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں۔

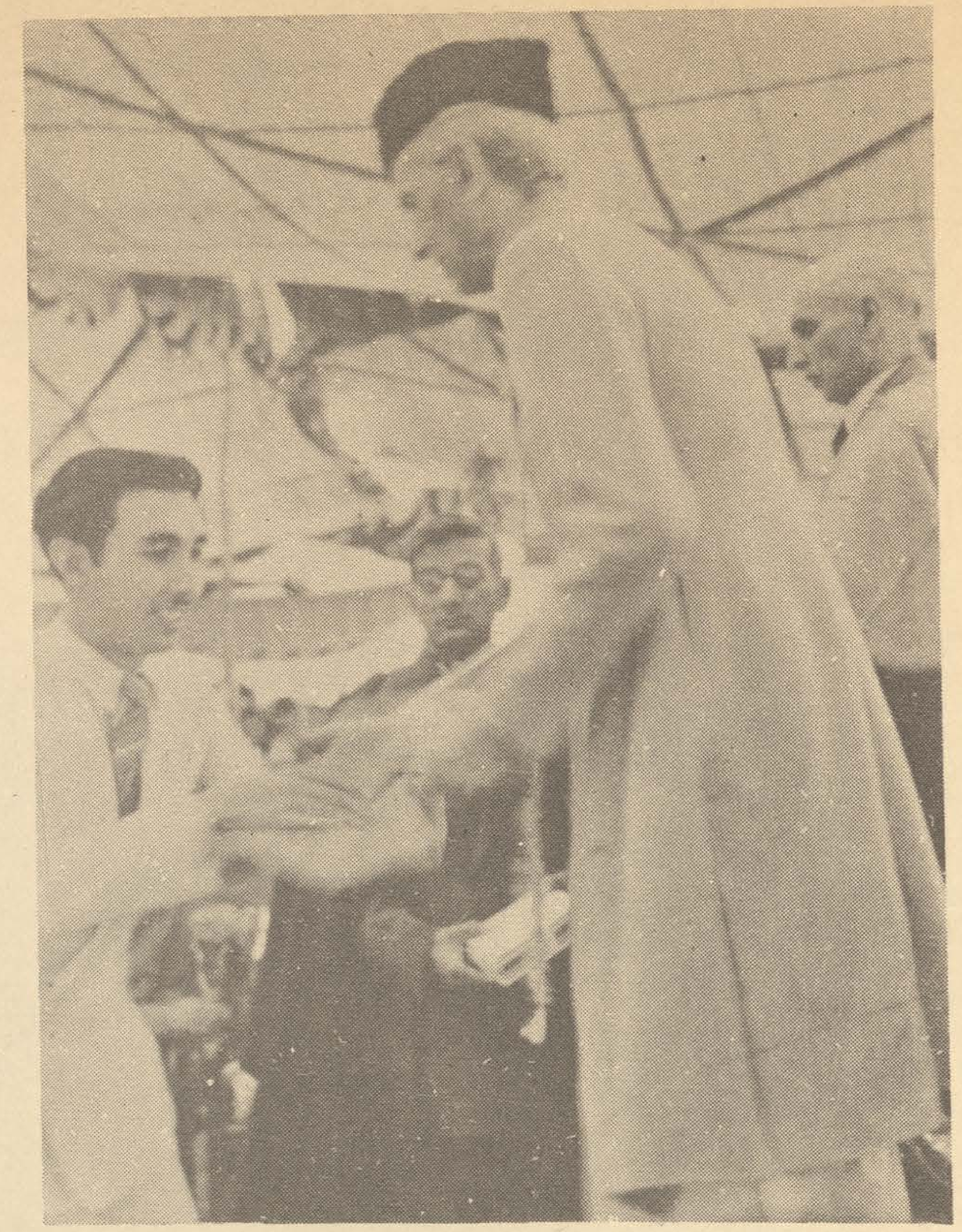


قائدِ اعظم "ممدوٹ وِلا" لاہور میں۔
مسلمان طلباء کے ایک وفد کے ساتھ (۱۹۴۶ء)



قائدِ اعظم اور نواب بہادر یار جنگ
عثمانیہ یونیورسٹی (حیدر آباد دکن) کے طلباء کے ساتھ۔





قائدِ اعظم اسلامیہ کالج لاہور کے جلسۂ تقسیم اسناد میں
کامیاب طلبہ کو اسناد دے رہے ہیں۔

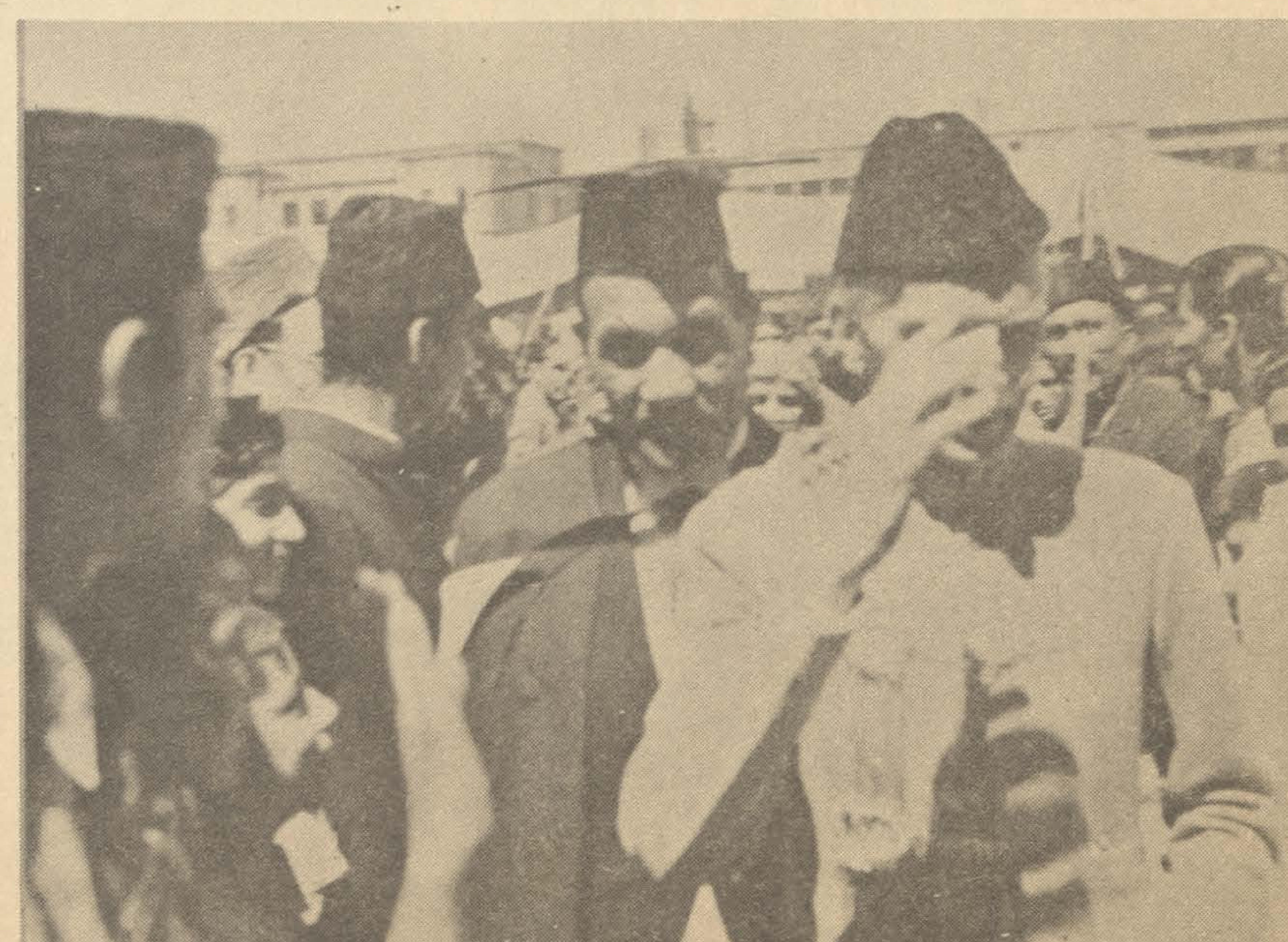
قائدِ اعظم ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
کے طلبار کے ساتھ۔



قائدِ اعظم طلبار کے درمیان



قائدِ اعظم طلباء کے ساتھ



قائدِ اعظم اسلامیہ کالج لاہور کے کانووکیشن میں کالج کے پرنسپل
ڈاکٹر عمر حیات ملک کی معیّت میں تشریف لا رہے ہیں۔



قائدِ اعظم جالندھر میں ایک جلسۂ عام سے
خطاب کر رہے ہیں۔



قائدِ اعظم اسلامیہ کالج لاہور کے طلبار کے ساتھ



قائدِ اعظم اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل
ڈاکٹر عمر حیات ملک اور طلباء کے ساتھ



قائدِ اعظم طلبار کے ایک اور گروپ کے ساتھ



قائدِ اعظم اسلامیہ کالج لاہور کے کانووکیشن کے موقع پر
پرنسپل ملک عمر حیات کے ساتھ

ماؤنٹ بیٹن پلان

ہمارا نرم رو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وُہ بیخبر نکلے

اکتوبر ۱۹۴۶ء میں مُسلم لیگ نے ہندوستان کی عبُوری حکومت میں شمولیّت کا فیصلہ کیا۔ اب برطانوی حکومت کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور کانگرس کو بھی احساس ہوچکا تھا کہ پاکستان کا قیام ناگزیر ہے۔

برطانوی حکومت نے لارڈ مؤنٹ بیٹن کو پُورے اختیارات کے ساتھ ہندوستان کے آخری گورنر جنرل کی حیثیّت سے بھیجا۔ پنجاب اور سرحد میں ہندوؤں اور سکھّوں کی ایجی ٹیشن کے باوجود کانگرس نے بادلِ ناخواستہ مؤنٹ بیٹن پلان کو جو اصولِ پاکستان پر مبنی تھا تسلیم کرلیا۔ ۳ر جون ۱۹۴۷ء کو حکومتِ برطانیہ نے اپنا تاریخی اعلان جاری کیا جس کی رُو سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

ماؤنٹ بیٹن پلان

۳ر جون ۱۹۴۷ء

۱۔ دستور سازی کا کام عوامی نمائندے اپنی مرضی سے سرانجام دیں اس لئے ضروری ہے کہ مختلف علاقوں اور فرقوں کے عوامی نمائندوں کو یہ طے کرنے کی آزادی دی جائے کہ وہ موجودہ اسمبلی کے ساتھ مل کر دستور بنائیں گے یا اپنے لئے الگ دستور ساز اسمبلی بنائیں گے۔

۲۔ اس لئے پنجاب اور بنگال کی مجالسِ مقنّنہ کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک حصّہ ان نمائندوں پر مشتمل ہوگا جو مسلم اکثریت کے اضلاع سے تعلّق رکھتے ہیں اور دوسرا ان نمائندوں پر جو ہندو اکثریت کے اضلاع سے تعلّق رکھتے ہیں۔ آبادی کا معیار ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کو قرار دیا جائے گا۔ مجالسِ مقنّنہ کے یہ تقسیم شدہ حصّے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں میں یہ فیصلہ کریں گے کہ وہ اپنے صُوبے کی تقسیم چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر کسی حصّے کے نمائندوں نے

کثرتِ رائے سے تقسیم کا فیصلہ کر دیا تو اس فیصلہ کو
عملی جامہ پہنانے کے انتظامات کیئے جائیں گے ۔ اگر
صُوبے کو متحد رکھنے کا فیصلہ ہوگیا تو پھر نمائندے یہ طے
کریں گے کہ وہ کون سی دستور ساز اسمبلی میں شرکت کرینگے۔
صُوبوں کی تقسیم کے فیصلے کے بعد منقسم صُوبوں کی حد بندی
کیلیئے ایک حد بندی کمیشن قائم کیا جائیگا جس کے ارکان
اور اختیارات کا تعین متعلّقہ نمائندوں کے مشورہ سے
ہوگا ۔

۳ ۔ صوبہ سندھ کی اسمبلی کے ممبر اپنے اجلاسوں میں یہ طے
کریں گے کہ آیا وُہ موجودہ دستور ساز اسمبلی میں شرکت
کریں گے یا نئی اسمبلی میں ۔

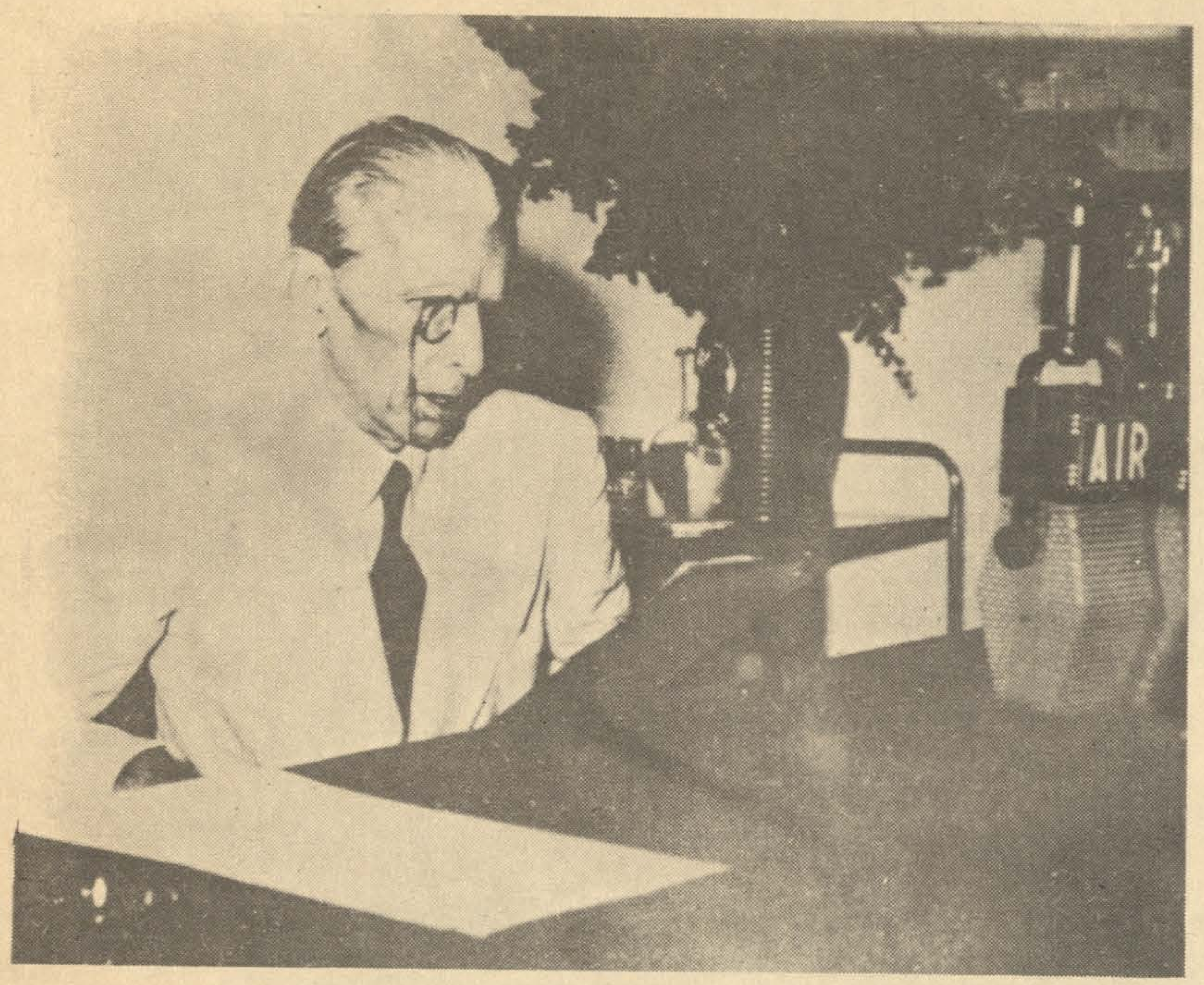
۴ ۔ صوبہ سرحد کی حد تک اسمبلی کے تین ممبروں میں دو برابر
اسمبلی کی کارروائیوں میں حصّہ لے رہے ہیں لیکن اس
صُوبے کے جُغرافیائی موقف اور دوسرے حالات کے
پیشِ نظر یہ طے کیا جاتا ہے کہ اگر پنجاب کا پورا صُوبہ
یا ایک حصّہ موجودہ دستور ساز اسمبلی سے علیحدہ رہنے
کا فیصلہ کرے تو صوبہ سرحد میں اس سوال پر استصواب
کرایا جائے گا کہ آیا وُہ صوبہ موجودہ دستور ساز اسمبلی میں
شرکت کرے گا یا علیحدہ اسمبلی میں استصواب رائے کا انتظام
اور اس کی نگرانی گورنر جنرل صُوبائی حکومت کے مشورے
سے کریں گے ۔

۵ ۔ بلوچستان کے منتخب ممبر نے ایک دستور ساز اسمبلی میں شرکت
نہیں کی ہے ۔ لہٰذا اس صُوبے کو بھی اسمبلی میں شرکت کے
متعلق فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے گا ۔

۶ ۔ آسام ہندو اکثریت کا صُوبہ ہے ۔ مگر اس کا ضلع سلہٹ
جو بنگال سے ملحق ہے مسلم اکثریت کا علاقہ ہے ۔ اس لیئے
اس ضلع میں بھی استصواب کرایا جائے گا کہ آیا سلہٹ کے
باشندے مشرقی بنگال کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں یا آسام
ہی میں رہیں گے ۔ اگر استصواب آسام سے علیحدگی کے
حق میں ہوا تو وہاں بھی حد بندی کمیشن کا تقرر کیا جائیگا ۔
آسام کا باقی علاقہ بہر حال موجودہ دستور ساز اسمبلی میں
شامل رہے گا ۔



قائدِ اعظم ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی بات چیت
کے دوران دہلی میں خواجہ ناظم الدین اور سر غلام حسین ہدایت اللہ
کے ساتھ بیٹھے ہیں۔



قائدِ اعظم ۳ رجون ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا ریڈیو دہلی سے
قوم کے نام اپنی تقریر نشر کر رہے ہیں



۳ رجون ۱۹۴۷ء کو ایک تاریخی کانفرنس
جس میں تقسیم ہند اور ہندوستان و پاکستان کی
دو خود مختار حکومتوں کا فیصلہ ہوا۔



کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندے متحدہ ہندوستان کے آخری گورنر جنرل
لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔



قائدِ اعظم لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ



مسلم لیگی اور کانگرسی رہنما ۲ رجون ۱۹۴۷ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ
اہم گفت گو میں مصروف ہیں۔



ہندو سکھ ایجی ٹیشن

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

مونٹ بیٹن پلان کا اعلان ہوتے ہی یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ پاکستان کا قیام دور نہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں نے شدید ردِّ عمل کا مظاہرہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔



گوپی چند بھار گو پاکستان کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں
تصویر میں سردار پرتاپ سنگھ کیروں بھی نظر آرہے ہیں



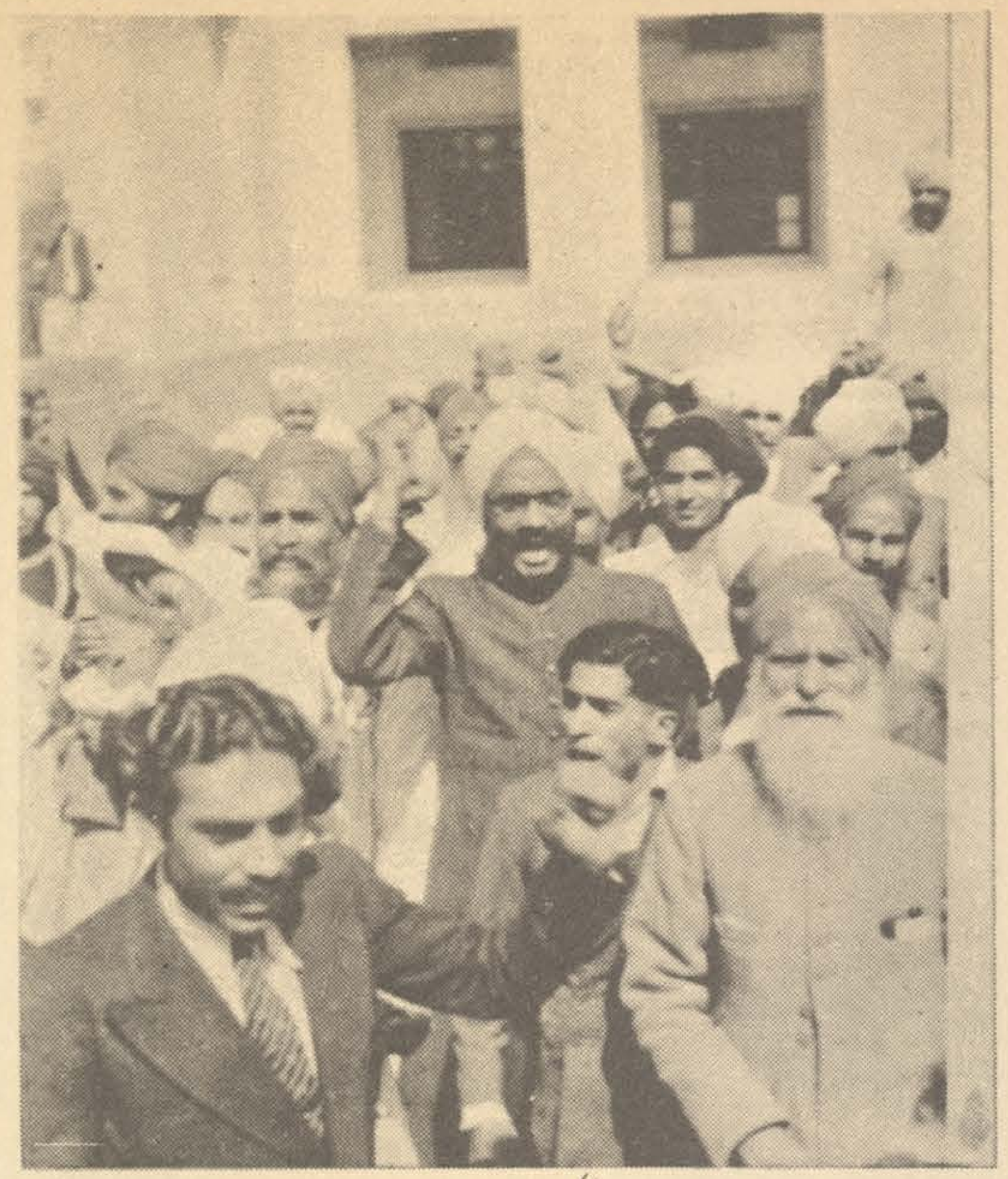
پاکستان کے ہندو سکھ مخالفین اسمبلی ہال کے باہر
تبادلۂ خیال کر رہے ہیں



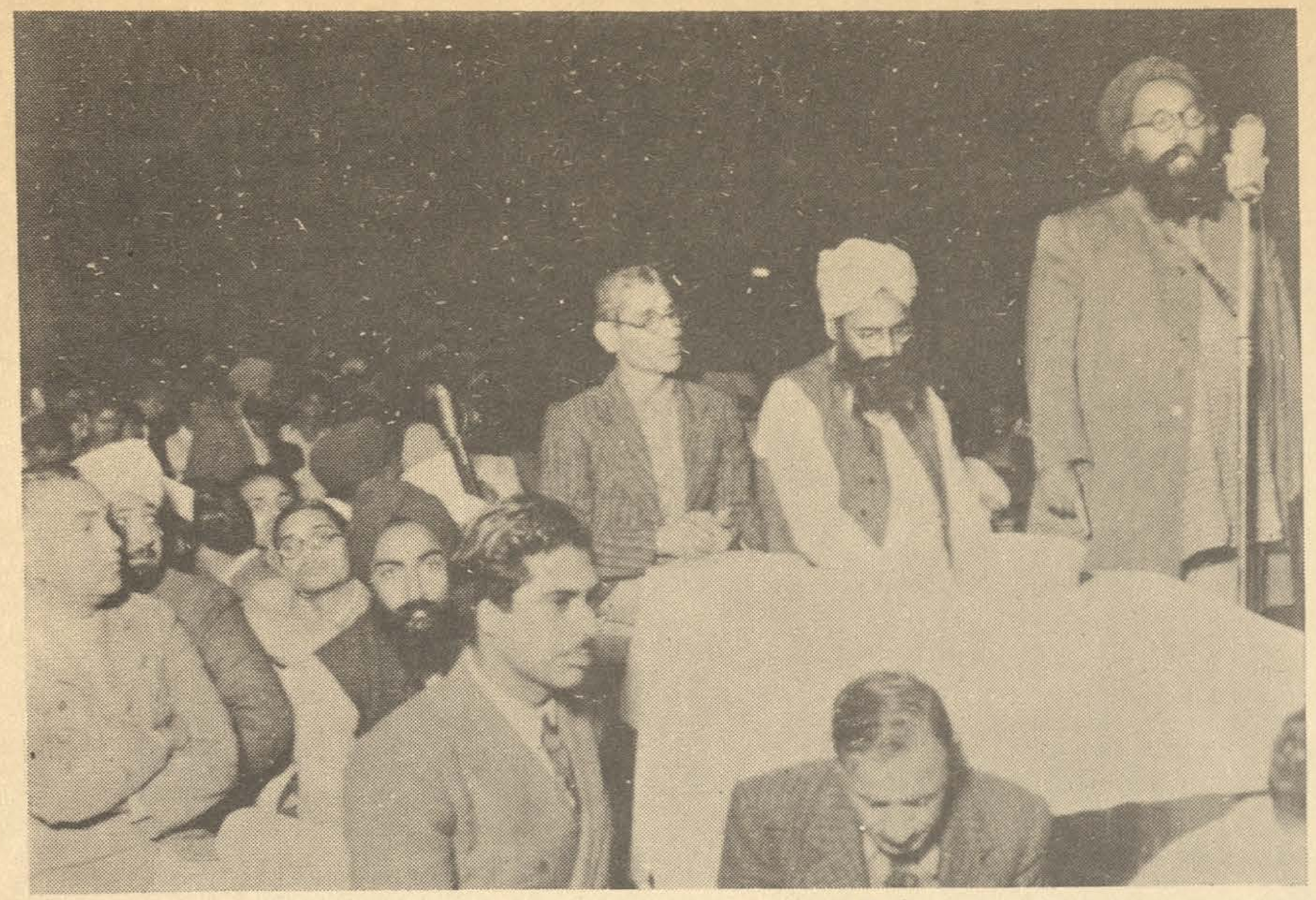
سکھ ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء کو
پاکستان کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں



پاکستان کے خلاف احتجاج کرنے والے
سکھ جلوس کا ایک منظر۔



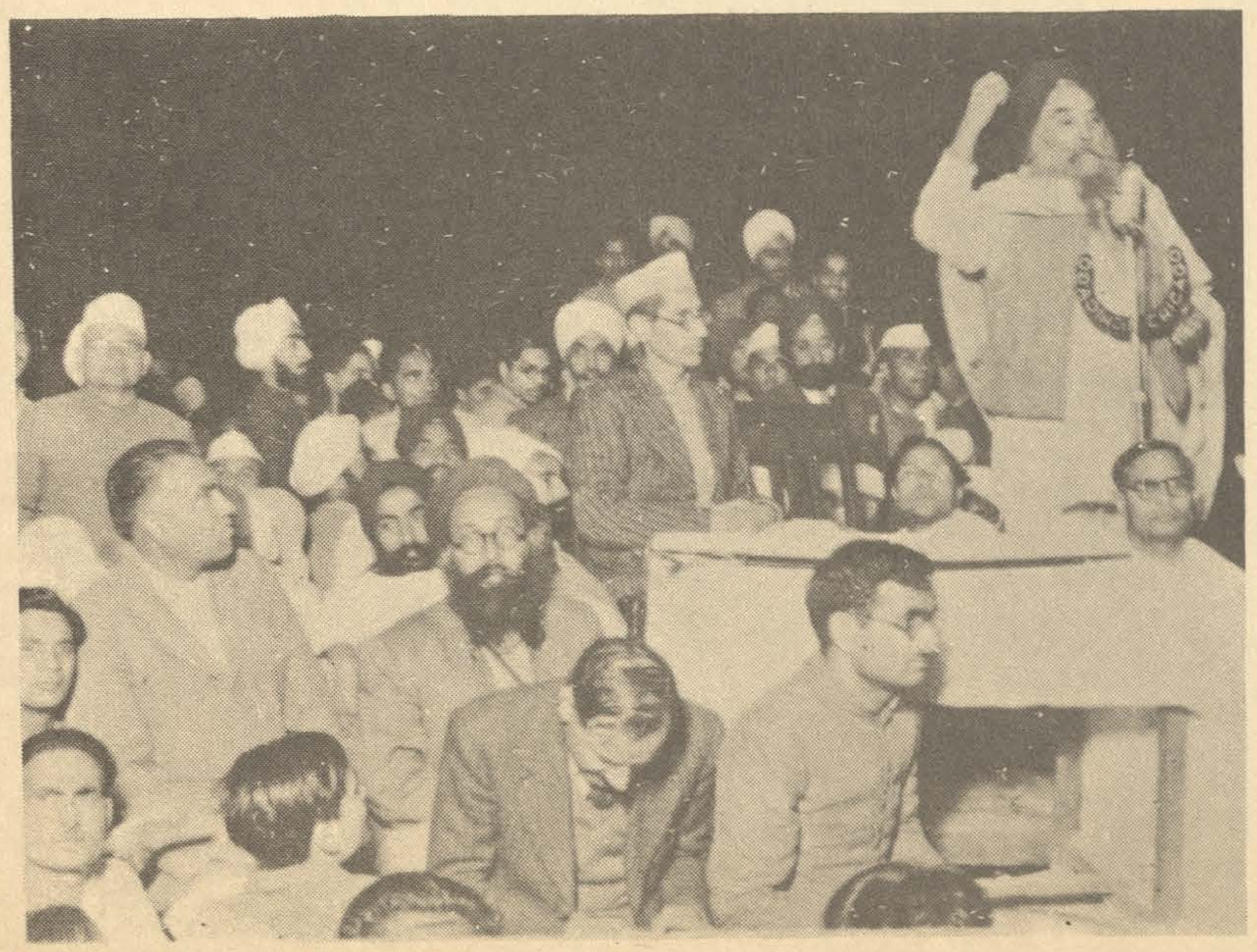
سردار سورن سنگھ پاکستان کے خلاف
غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔



گیانی کرتار سنگھ سکھوں اور ہندوؤں کے اجتماع میں،
پاکستان کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔



پنجاب اسمبلی کے باہر ہندو خواتین بھی پاکستان کے خلاف
احتجاج کرنے میں شامل تھیں۔



ماسٹر تارا سنگھ جلسۂ عام میں پاکستان کے خلاف
اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔

ردِّ عمل

تُندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کیلئے

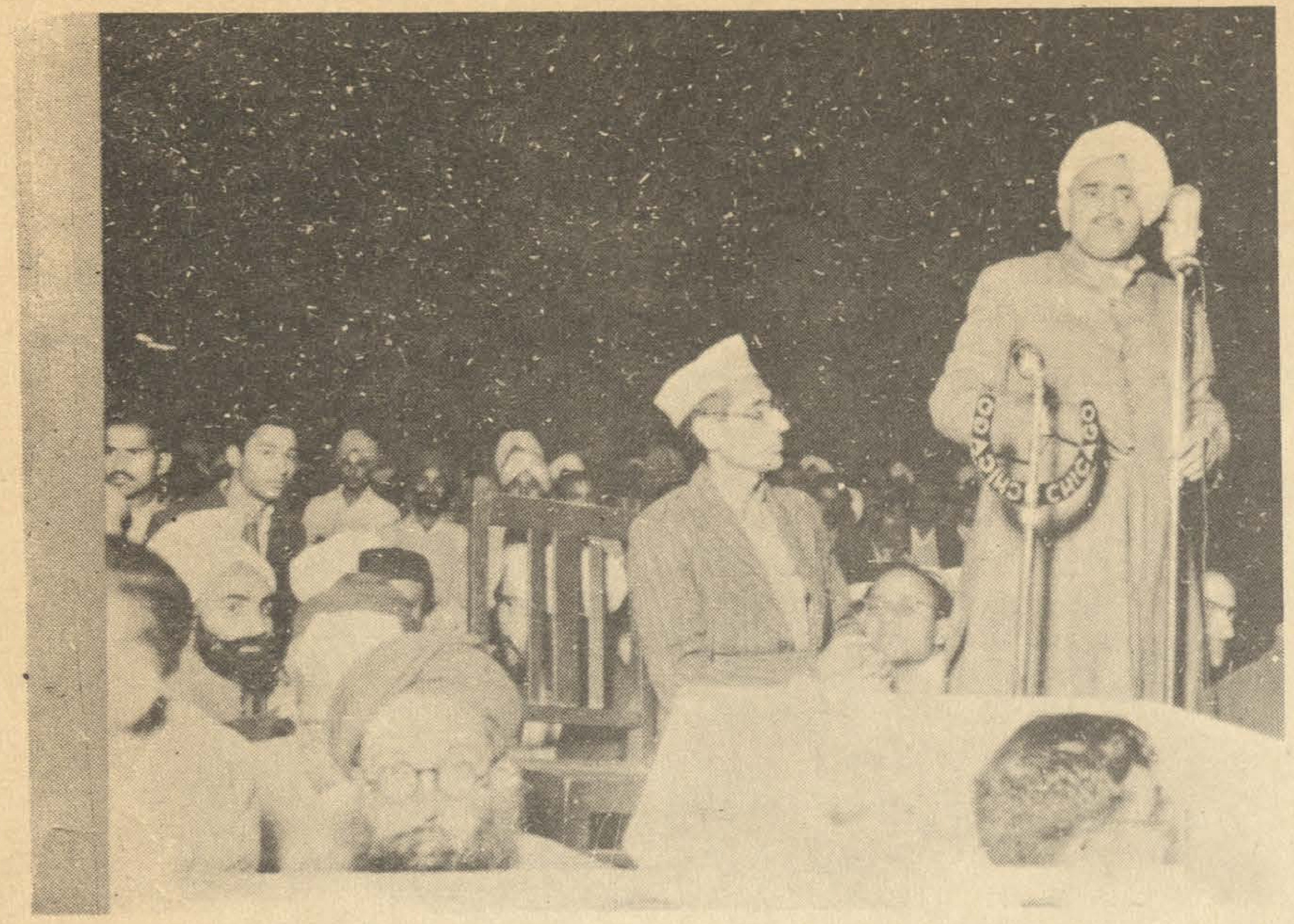
قراردادِ پاکستان سے گاندھی جی کے چیلے بوکھلا اُٹھے اور چاروں طرف سے مخالفت کا ایک طوفان اُٹھا رام راج کے پرستار کیسے گوارا کرسکتے تھے کہ ہندوستان کا بٹوارا ہو، ایک خود مختار اسلامی ریاست معرضِ وجود میں آئے۔



ہندو رہنما پاکستان کے خلاف پریس کانفرنس کر رہے ہیں۔



ماسٹر تارا سنگھ پاکستان کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔



مشہور ہندو لیڈر لہری سنگھ ایک جلسۂ عام میں پاکستان کے خلاف تقریر کر رہے ہیں۔



PRICE FOUR ANNAS

The Star

TRAVEL

ANY PART OF THE WORLD BY
AIR OR SEA
THROUGH
I. T. S.
BAGGAGE AND CARGO
Cleared Shipped Stored Forwarded

INDIA TRAVEL SERVICE LTD.
16, Customs House Road, BOMBAY.
KARACHI — MADRAS — HYDERABAD

Punjab Partition Will Ruin Sikhs

Remember
TODAY IS
PAKISTAN DAY

سرحد، سلہٹ ریفرنڈم

جولائی ۱۹۴۷ء

کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

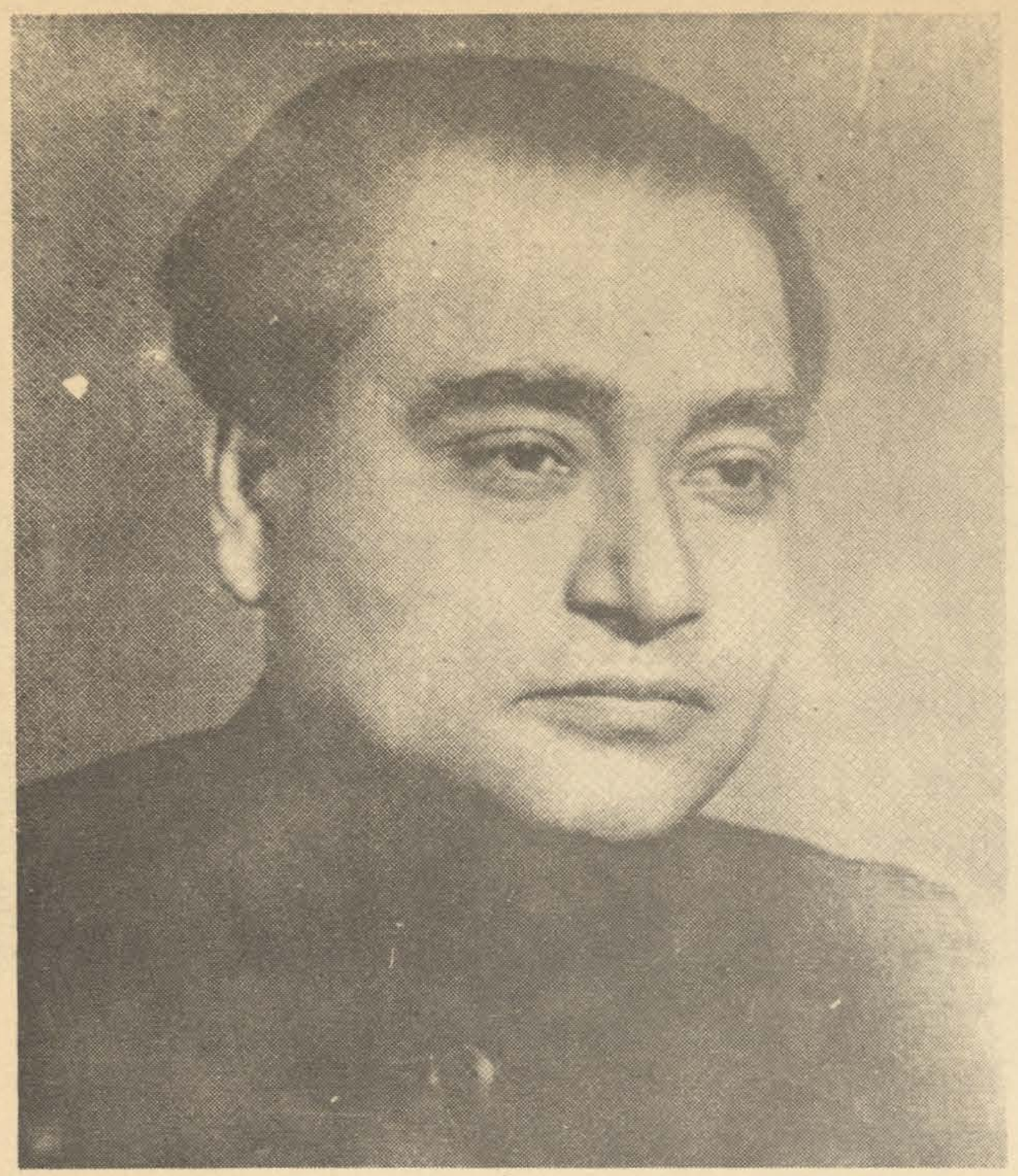
مونٹ بیٹن پلان میں یہ شرط لگا دی گئی تھی کہ سلہٹ اور صوبہ سرحد پاکستان میں اس صورت میں شامل ہونگے جب استصوابِ رائے کے ذریعہ عوام پاکستان میں شمولیت کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کریں۔ سلہٹ اور سرحد نے بھاری اکثریت سے پاکستان میں شمولیّت کا فیصلہ کیا۔



صُوبہ شمال مغربی سرحد میں
ریفرنڈم کا ایک منظر



سلہٹ کا ایک سکول جس میں ریفرنڈم ہوُا



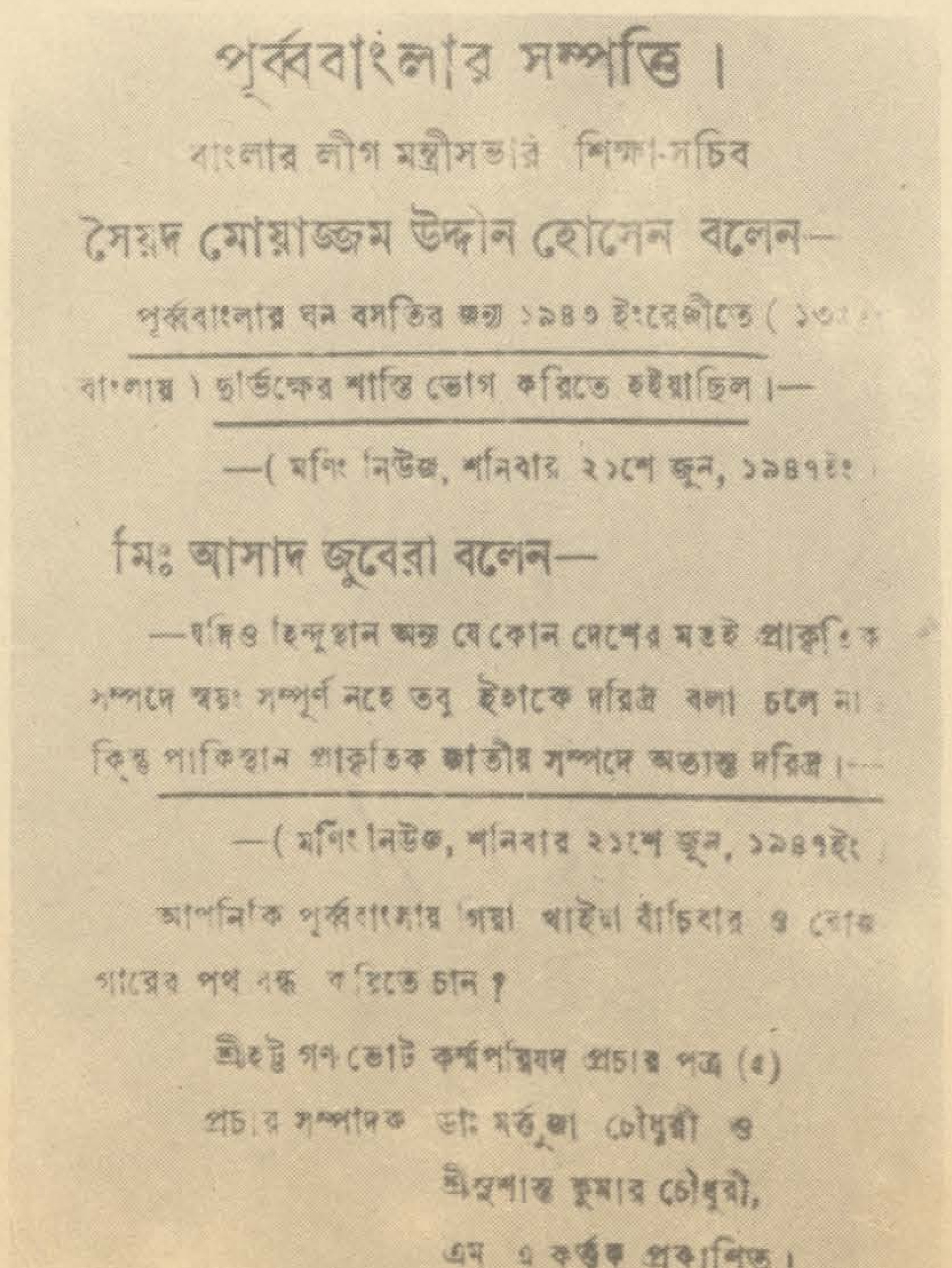
جناب محمود علی جنھوں نے سلہٹ ریفرنڈم میں نمایاں حصّہ لیا۔



سلہٹ میں حضرت جلال شاہؒ کا مزارِ مبارک



جناب امجد علی چودھری جنھوں نے سلہٹ ریفرنڈم میں نمایاں حصّہ لیا



পূর্ব্ববাংলার সম্পত্তি ।

বাংলার লীগ মন্ত্রীসভার শিক্ষা-সচিব

সৈয়দ মোয়াজ্জম উদ্দীন হোসেন বলেন—

পূর্ব্ববাংলার ঘন বসতির জন্য ১৯৪৩ ইংরেজীতে (১৩৫০

বাংলায়) দুর্ভিক্ষের শাস্তি ভোগ করিতে হইয়াছিল ।—

—(মর্ণিং নিউজ, শনিবার ২১শে জুন, ১৯৪৭ইং)

মিঃ আসাদ জুবেরা বলেন—

—যদিও হিন্দুস্থান অন্য যে কোন দেশের মতই প্রাকৃতিক সম্পদে স্বয়ং সম্পূর্ণ নহে তবু ইহাকে দরিদ্র বলা চলে না কিন্তু পাকিস্থান প্রাকৃতিক জাতীয় সম্পদে অত্যন্ত দরিদ্র ।—

—(মর্ণিং নিউজ, শনিবার ২১শে জুন, ১৯৪৭ইং)

আপনি কি পূর্ব্ববাংলায় গিয়া খাইয়া বাঁচিবার ও রোজগারের পথ বন্ধ করিতে চান ?

শ্রীহট্ট গণ-ভোট কর্ম্মপরিষদ প্রচার পত্র (৪)

প্রচার সম্পাদক ডাঃ মর্ত্তুজা চৌধুরী ও

শ্রীপ্রশান্ত কুমার চৌধুরী,

এম্ এ কর্ত্তৃক প্রকাশিত ।





سرحد کے استصواب رائے کا نتیجہ پاکستان کے حق میں سرکاری اعلان شائع ہو گیا

الجمعیت سرحد پشاور

ریفرنڈم کے متعلق حکومتِ ہند کا اعلان

نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ سرحد ریفرنڈم کے نتیجہ کے بارے میں اعلان ہوا جس میں بتایا گیا کہ سرحد کے کل ووٹ ۵۷۲٬۷۹۸ ہیں ان میں پاکستان کے حق میں ۲۸۹٬۲۴۴ ووٹ ڈالے گئے۔ اور انڈیا کے حق میں ۲٬۸۷۴۔ گذشتہ سال جنرل الیکشن میں ۱۴۷٬۳۷۲ ووٹ ڈالے گئے تھے۔

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ گذشتہ جنرل انتخاب میں پشاور کے ووٹ ڈبل شمار کئے گئے تھے۔ جو کہ ۲۰ ہزار تھے۔ اور اس کے علاوہ ۲ ہزار ووٹ لینڈ لارڈ کے تھے۔ نیز غیر مسلموں کے ووٹ اس کے علاوہ تھے۔ ان غیر مسلموں نے مکمل بائیکاٹ کیا۔ اگر غیر مسلموں کے ووٹ کل ووٹوں میں سے خارج کئے جائیں۔ تو پھر کل ووٹ ۵۰۱ کہ ۹۰ ہزار کے قریب ہوتے ہیں۔ اور اگر پشاور کے ڈبل ووٹ شمار ہوں جن میں لینڈ لارڈ کے ووٹ بھی شامل کئے جائیں۔ تو پاکستان کے حق میں ۳۰۲۴۳۱۱۲ ووٹ ہوئے۔ جو کہ مسلمانوں کے ووٹوں کی کل تعداد کا ۴۰۶۴۳ ہیں۔ اور گذشتہ جنرل الیکشن میں جو ووٹ مسلمانوں نے پول کئے۔ ان تمام کی تعداد سے کچھ زیادہ ووٹ مسلمانوں نے پاکستان کے حق میں دئیے۔

کانگرس نے ریفرنڈم کا برائے نام بائیکاٹ کیا تھا۔ کیونکہ ہر پولنگ سٹیشن پر ان کے ایجنٹ اور کارکن موجود تھے۔ نیز انہوں نے دوسرے انتخابات کے طریقۂ کار کے خلاف لیگ کے ووٹروں کو ووٹ دینے سے روکا۔ اور بعض جگہ انہوں نے ناجائز مطالبات پیش کئے۔ اور بعض مقامات پر لیگ کے ووٹروں کو جو نہتے تھے۔ اسلحہ کے ذریعہ واپس کیا۔ اور بعض مقامات پر سرکاری کارکنوں نے جنبہ داری سے کام لیا۔

جہاں ہم ان باتوں کی شکایت کرتے ہیں وہاں پر ہمیں یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گورنر سرحد اور بریگیڈیر بوتھ ریفرنڈم کمشنر نے نہایت غیر جانبداری سے اس کٹھن کام کو سرانجام دیا۔ اور یہ مشکل کام جس میں خونریزی یقینی تھی، امن سے گذر گیا۔



پشاور کے عوام ریفرنڈم کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلنے پر
اظہارِ مسرت کر رہے ہیں۔

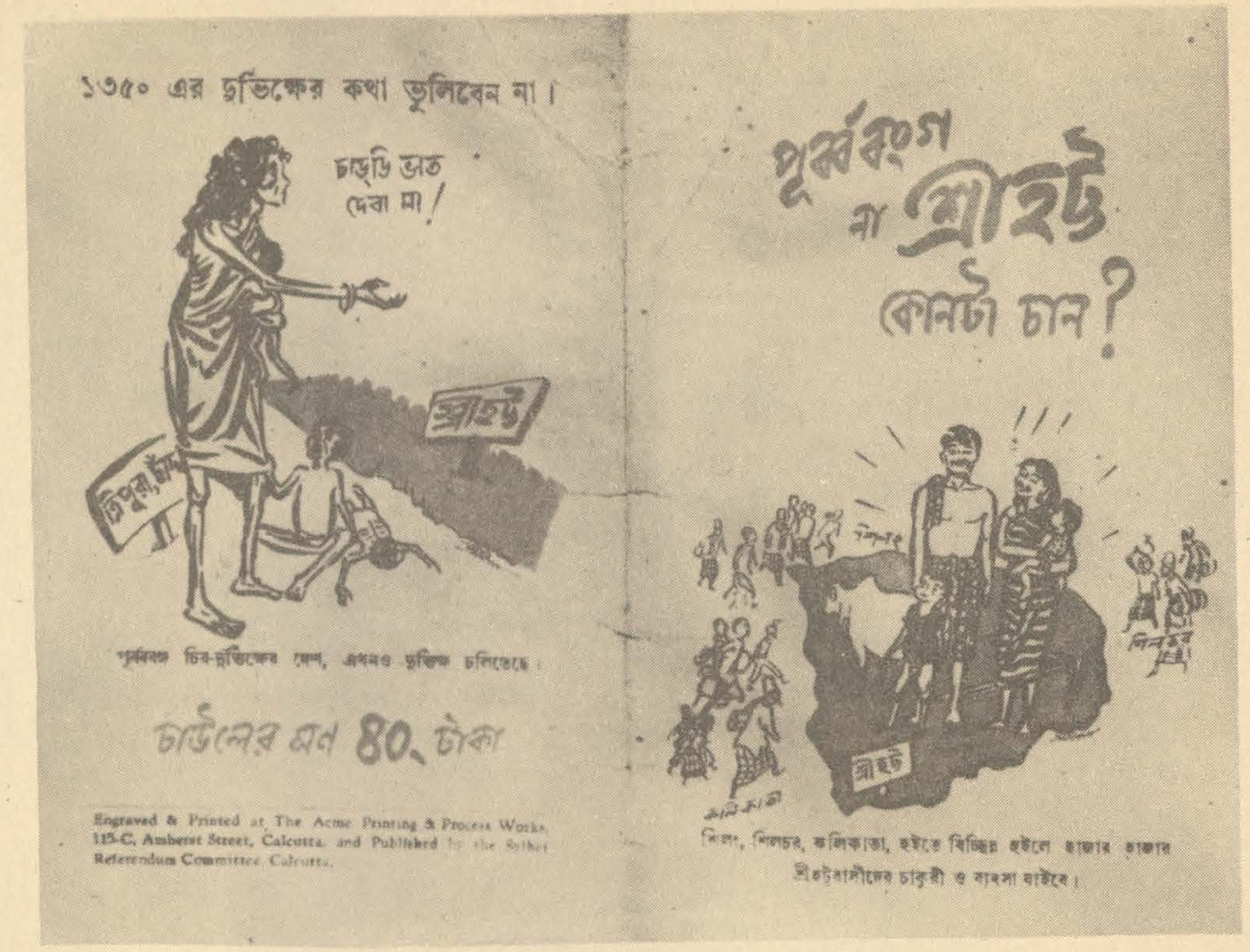


پشاور میں ریفرنڈم کا ایک منظر۔ لوگ پاکستان کے حق میں
ووٹ دینے کیلئے مسلم لیگ کے کیمپ میں جمع ہو رہے ہیں۔

পূর্ব্ববাংলায় গেলে খাসিয়া পা[illegible]
কাছাড়ের সঙ্গে পান মাছ অ[illegible]
[illegible]মলা চূণাপাথর ছন বাঁশ বেত
ও কাঠের কারবার বন্ধ
হইয়া যাইবে।


নায়েবে নবী উলামার আহ্বান

ভাই মুমিন মুসলমান! সাবধান!



کارٹون



کارٹون

এই শুক্রবারের বাজারে
চাউলের দাম আটাশ টাকা
এই কি পাকিস্তানের নমুনা





پاکستان زندہ باد

ہمدم
کوہاٹ
ایڈیٹر
غلام حیدر اختر (ادیب فاضل)

جمعۃ الوداع

ایڈیٹر ہمدم ریڈیو پر

جلد ۱۷ شمارہ ۱ | چہارشنبہ ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | سالانہ چندہ پانچ روپیہ

صوبہ سرحد نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کر دیا

تقریباً تین لاکھ ووٹ پاکستان کے حق میں استعمال ہوئے

نعت سرور کائنات

حلقہ جنوبی ٹیری



سلہٹ کا گھنٹہ گھر



واہگہ کی سرحد کے قریب مہاجرین کا ایک قافلہ۔



امرتسر کی طرف سے آئے ہوئے مہاجرین لاہور ریلوے اسٹیشن پر۔

مہاجرین کی آمد

یُوں لے کے مشعلِ جاں ہم جنوں صفات چلے
جو گھر کو آگ لگائے، ہمارے ساتھ چلے

پاکستان بننے کے ساتھ بھارت میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا اور اُنھیں ترکِ وطن پر مجبُور کیا گیا۔ لاکھوں مہاجرین نے بے سرو سامانی کے عالم میں اپنے محبوب وطن پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان نے مہاجرین کو خوش آمدید کہنے کے لئے اپنا دامن وا کیا اور ان کے زخموں پر محبّت کا مرہم رکھا۔



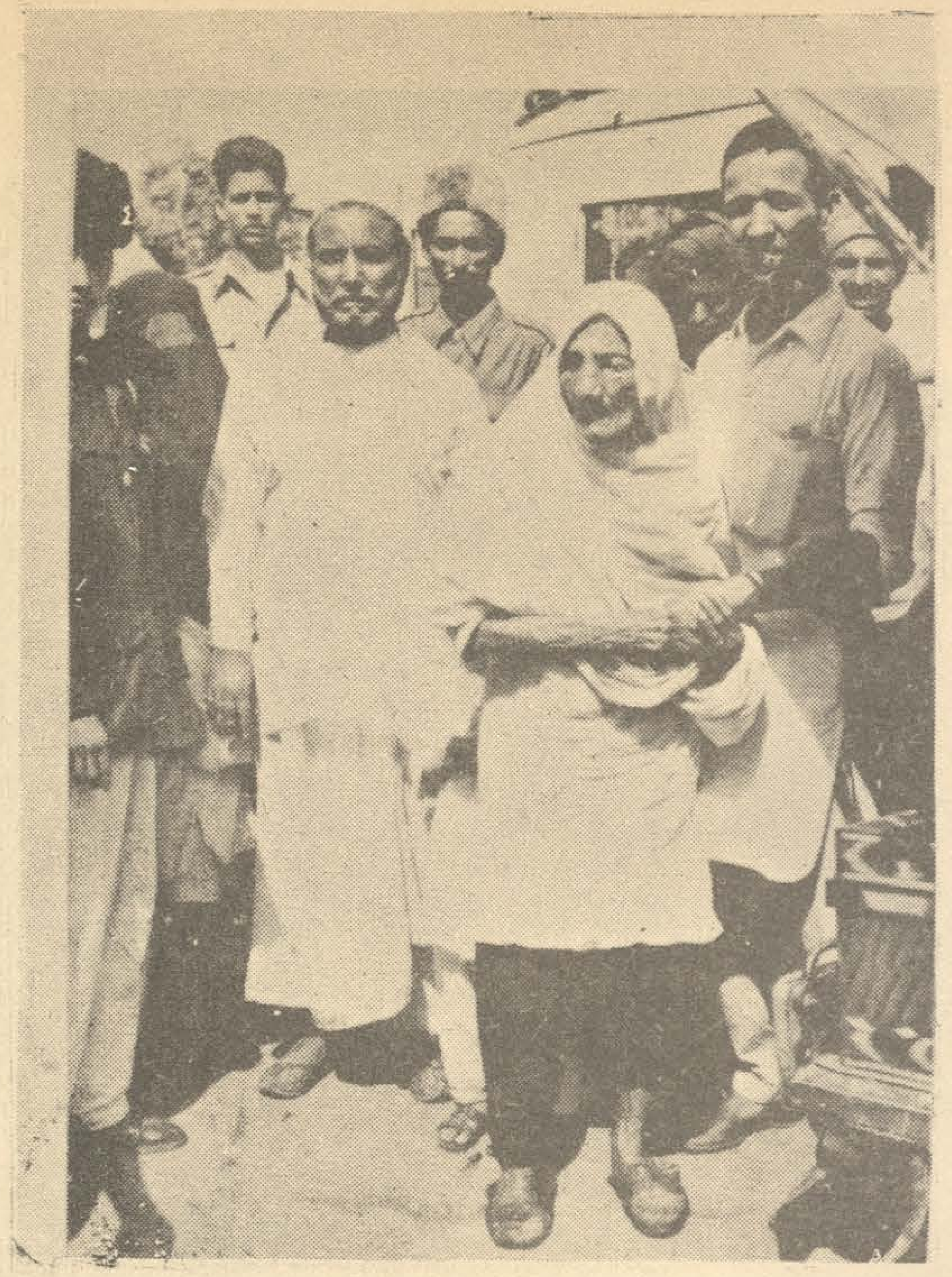
مہاجرین اپنے کیمپ میں کھانا تیار کر رہے ہیں۔



اہلِ لاہور مہاجرین کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔



مہاجرین ریلوے اسٹیشن پر
پاکستان جانے کے انتظار میں بیٹھے ہیں



لاہور کے باشندے بے سہارا مہاجروں کو
امداد دینے میں پیش پیش تھے۔



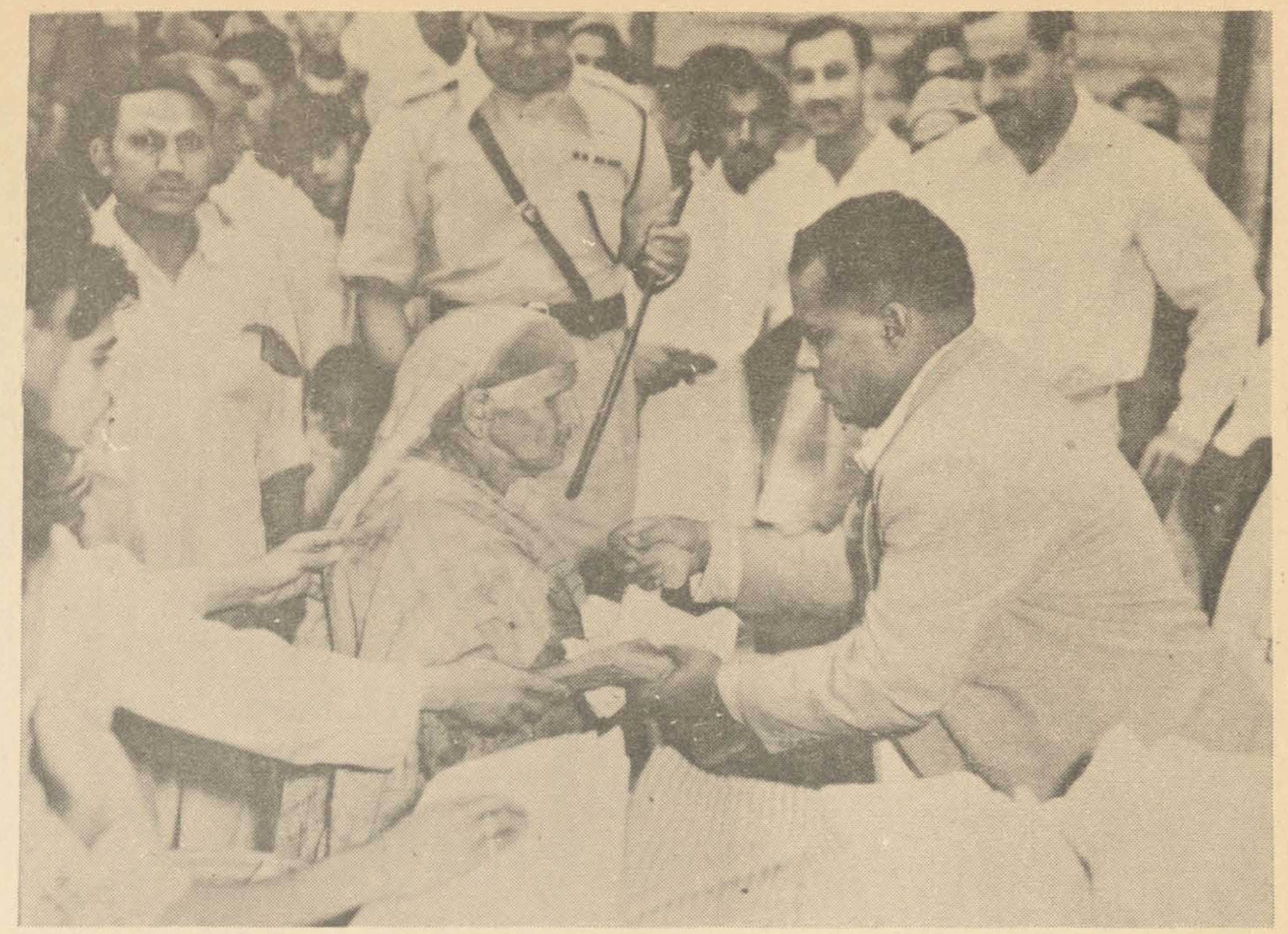
مہاجرین بسوں کے ذریعے پاکستان آرہے ہیں



لاہور میں مہاجرین کے کوائف کا
اندراج ہو رہا ہے۔



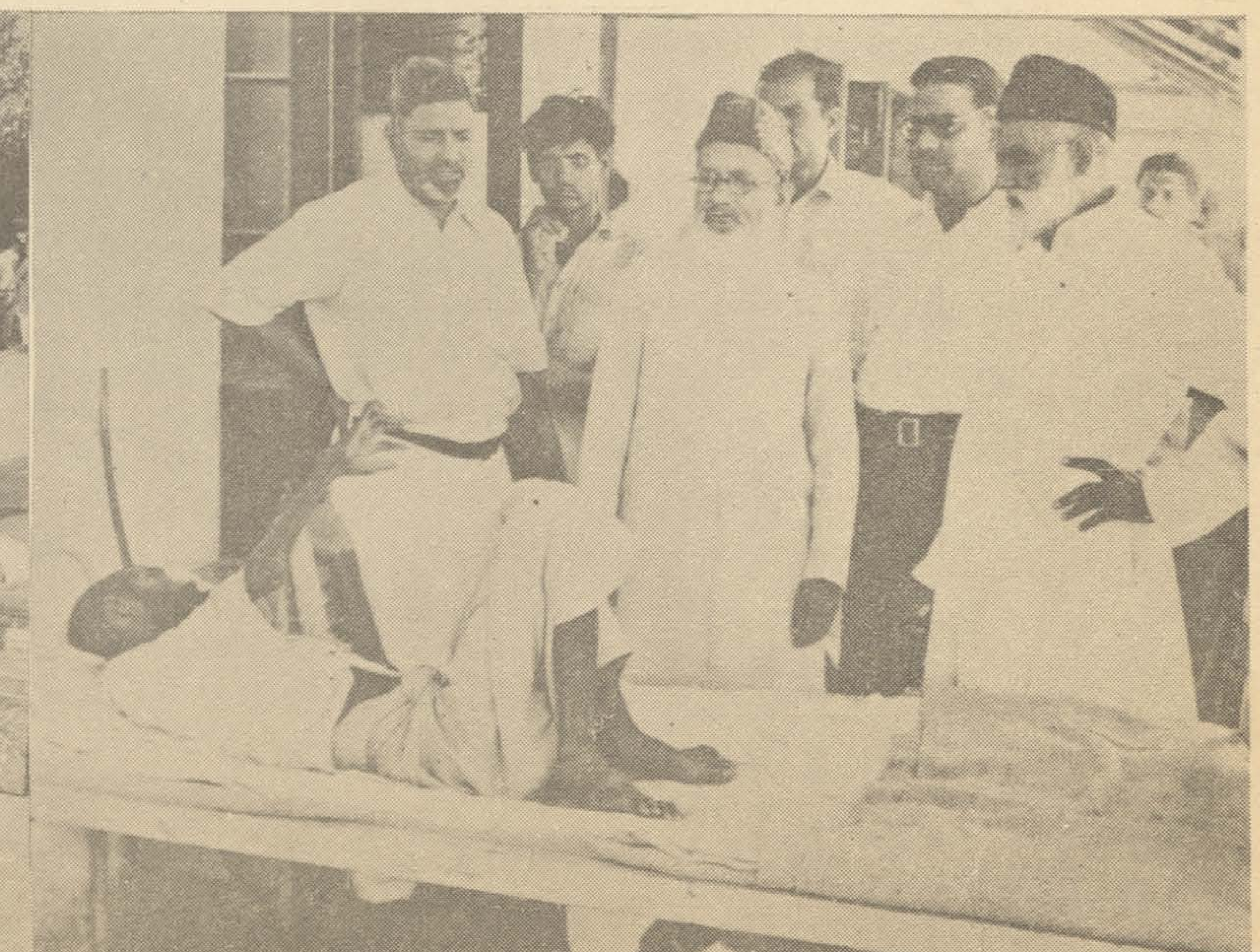
۱۹۴۷ء میں پنجاب کے فساد زدہ مسلمانوں کی حالتِ زار کا ایک منظر



مہاجرین کو طبی امداد مہیا کی جا رہی ہے۔



قائدِ اعظم مہاجرین کے کیمپ میں۔



صوفی عبدالحمید خان (مرحوم) ہسپتال میں مہاجر مریضوں کی
بیمار پُرسی کر رہے ہیں۔



مہاجرین امدادی کیمپوں میں جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔



امرتسر سے مہاجرین لاہور کی طرف آ رہے ہیں۔



ایک مہاجر کیمپ



قائداعظم ایک گونگے مہاجر کی حالتِ زار دیکھ کر غمگین نظر آرہے ہیں۔



مہاجرین کی خاطر تواضع ہو رہی ہے۔



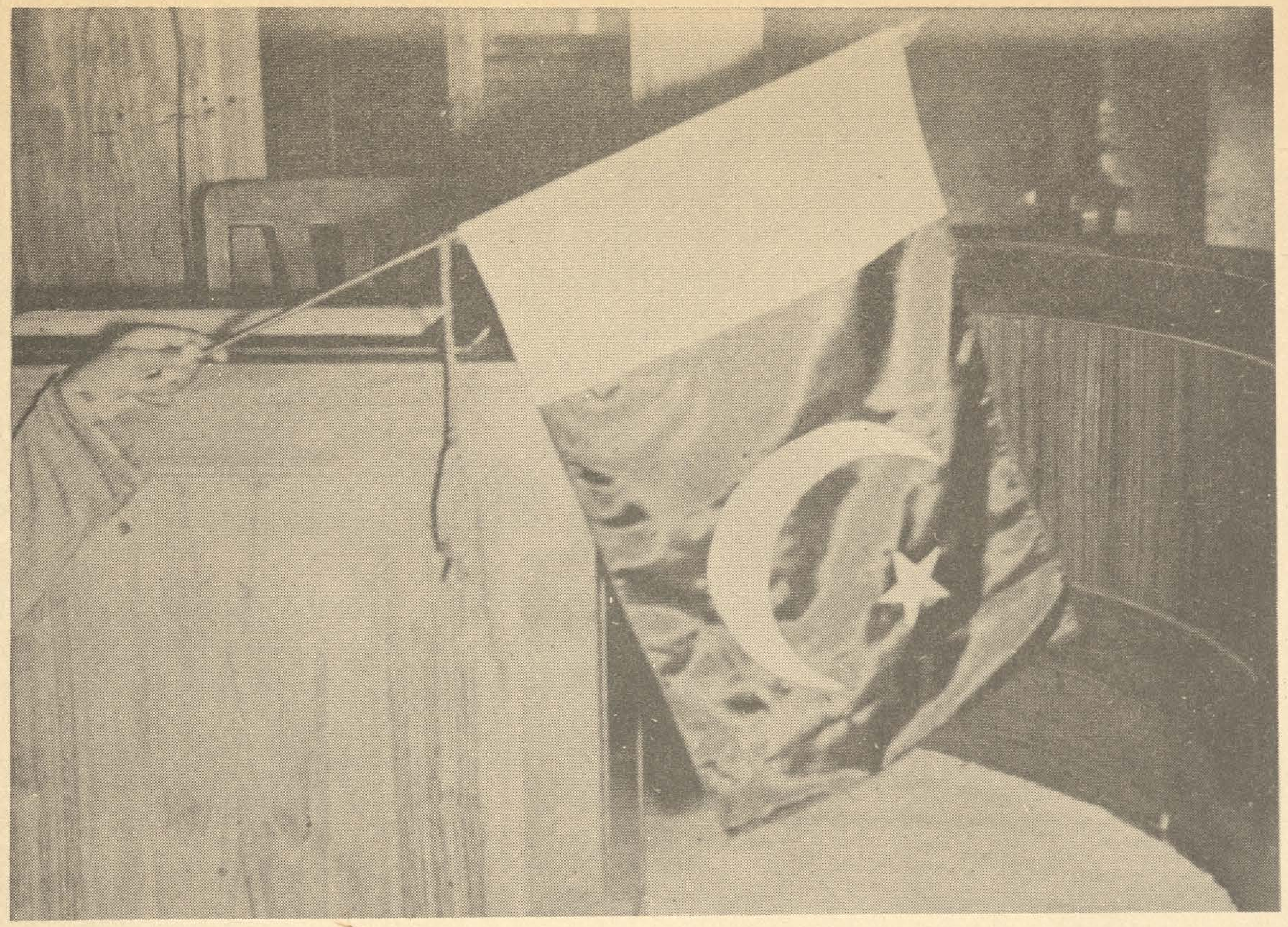
مہاجر کیمپ میں روٹیاں پکائی جا رہی ہیں۔

نمودِ سحر

۱۴ - اگست ۱۹۴۷ء

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہوجائیگی

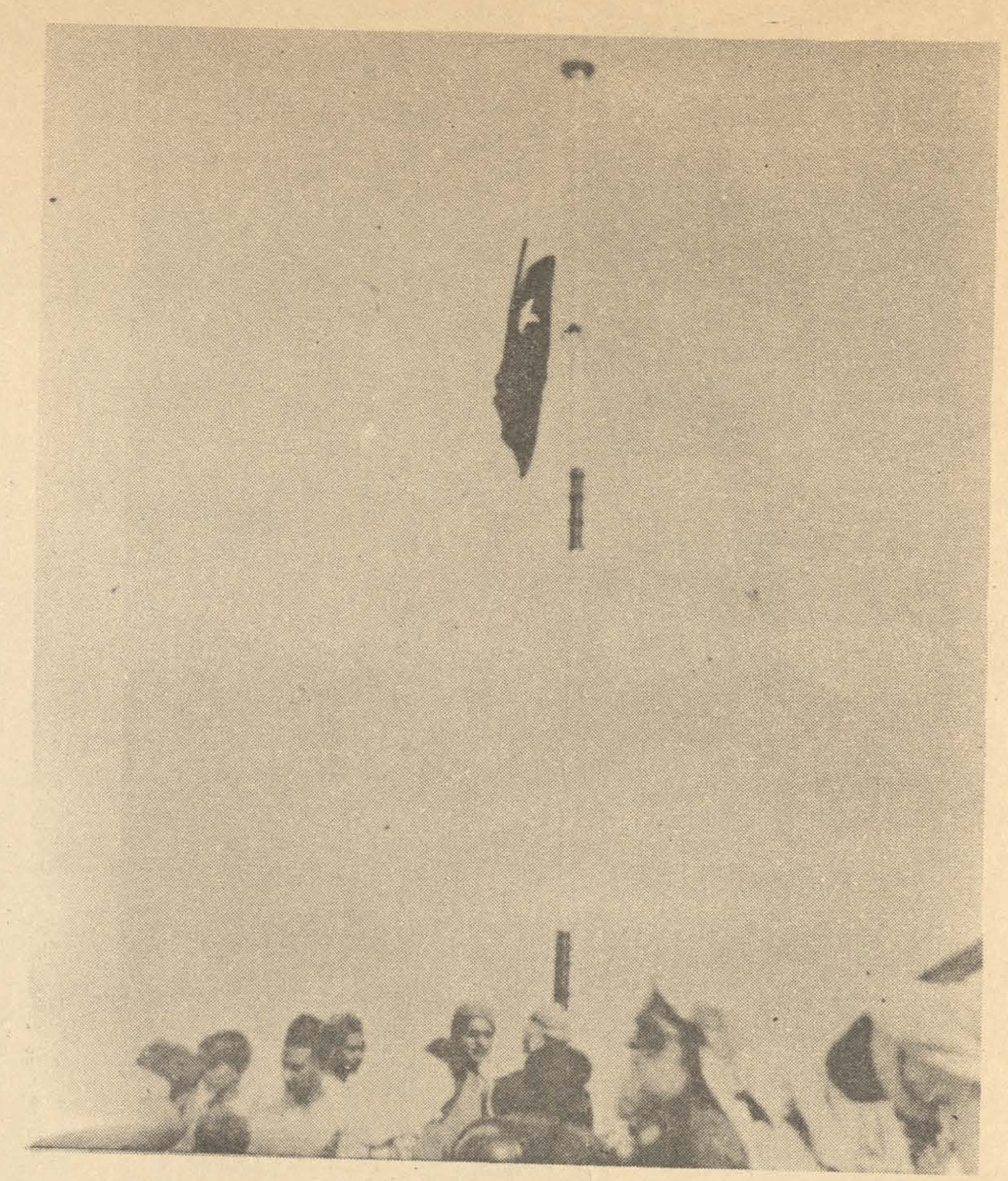
مسلمانوں کا عزم اور جذبہ رنگ لایا ۔ اور اقبالؔ کا خواب پاکستان کی صورت میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو شرمندۂ تعبیر ہوا۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے کراچی میں پاکستان کو اقتدارِ اعلیٰ منتقل کیا اور قائدِ اعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرّر ہوئے۔



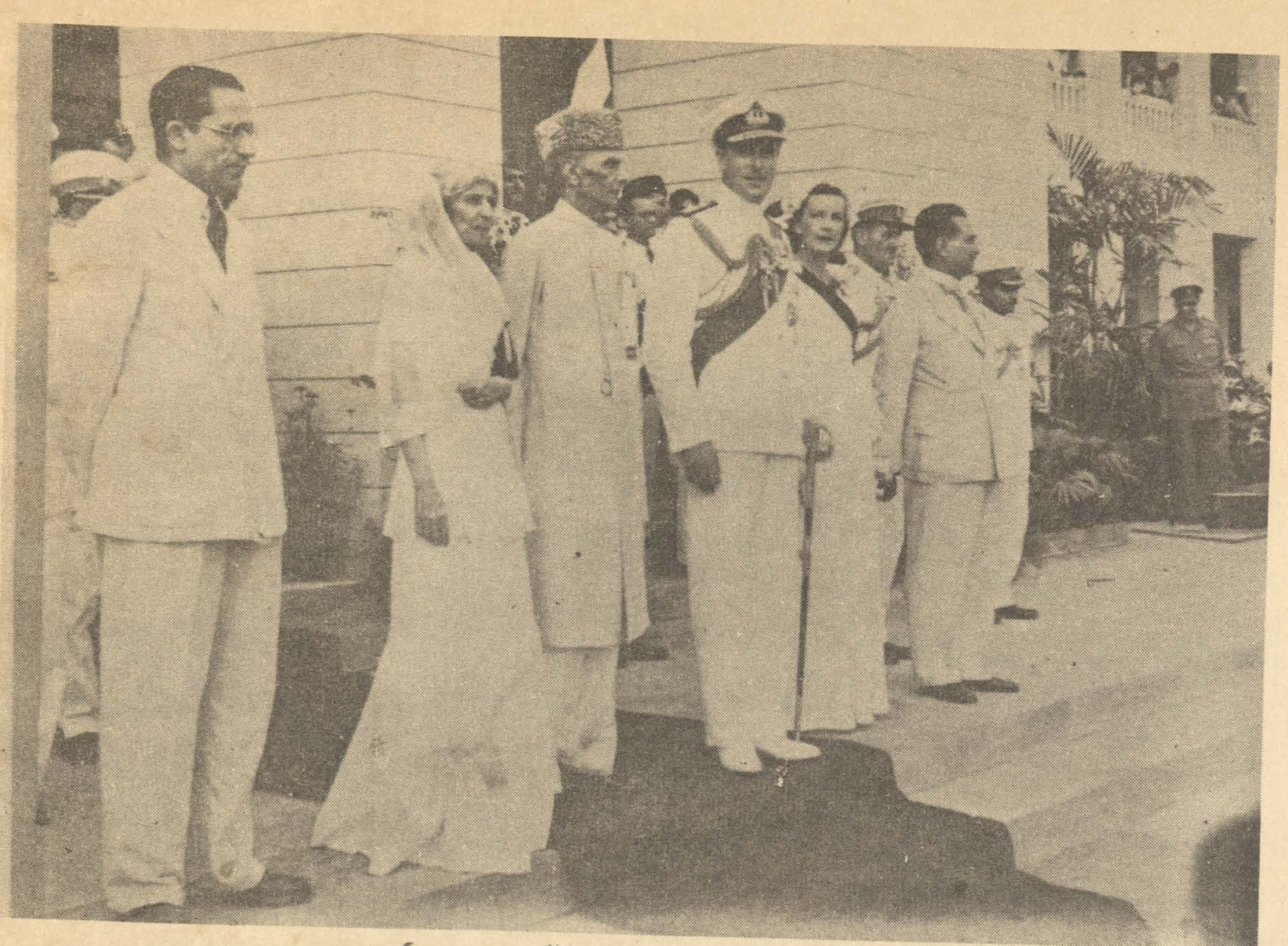
پاکستان کا قومی پرچم



یومِ آزادی کے موقع پر ایک رقصِ مسرت



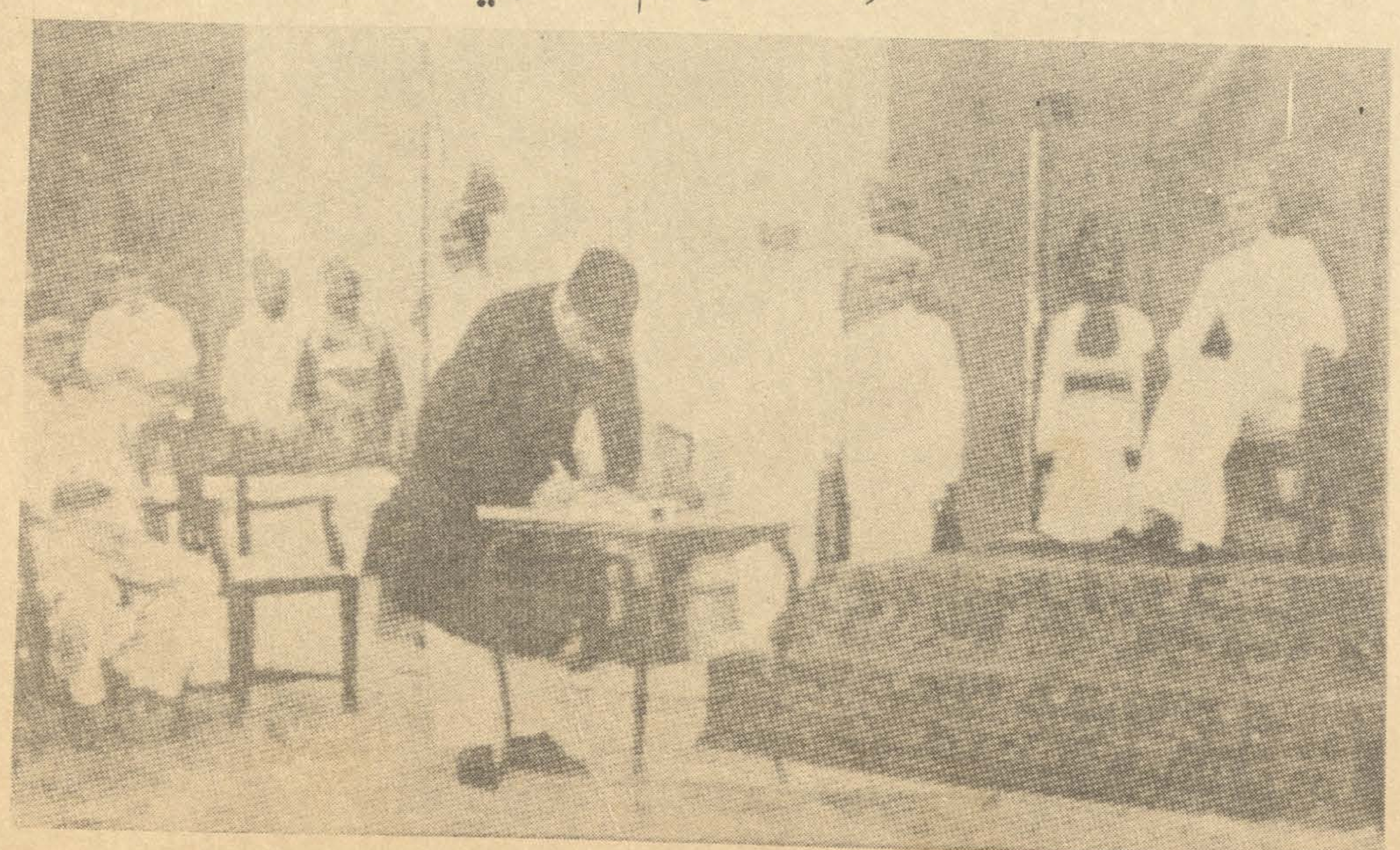
۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو پٹھان پشاور میں
پاکستان کا پرچم بلند کر رہے ہیں۔



لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو
مسرور و شاداں عوام کو دیکھ رہے ہیں۔



بچے ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو
پرچمِ پاکستان کو سلامی دے رہے ہیں



خان لیاقت علی خان قائدِ اعظم کی موجودگی میں
اسمبلی کے رجسٹر پر دستخط کر رہے ہیں۔



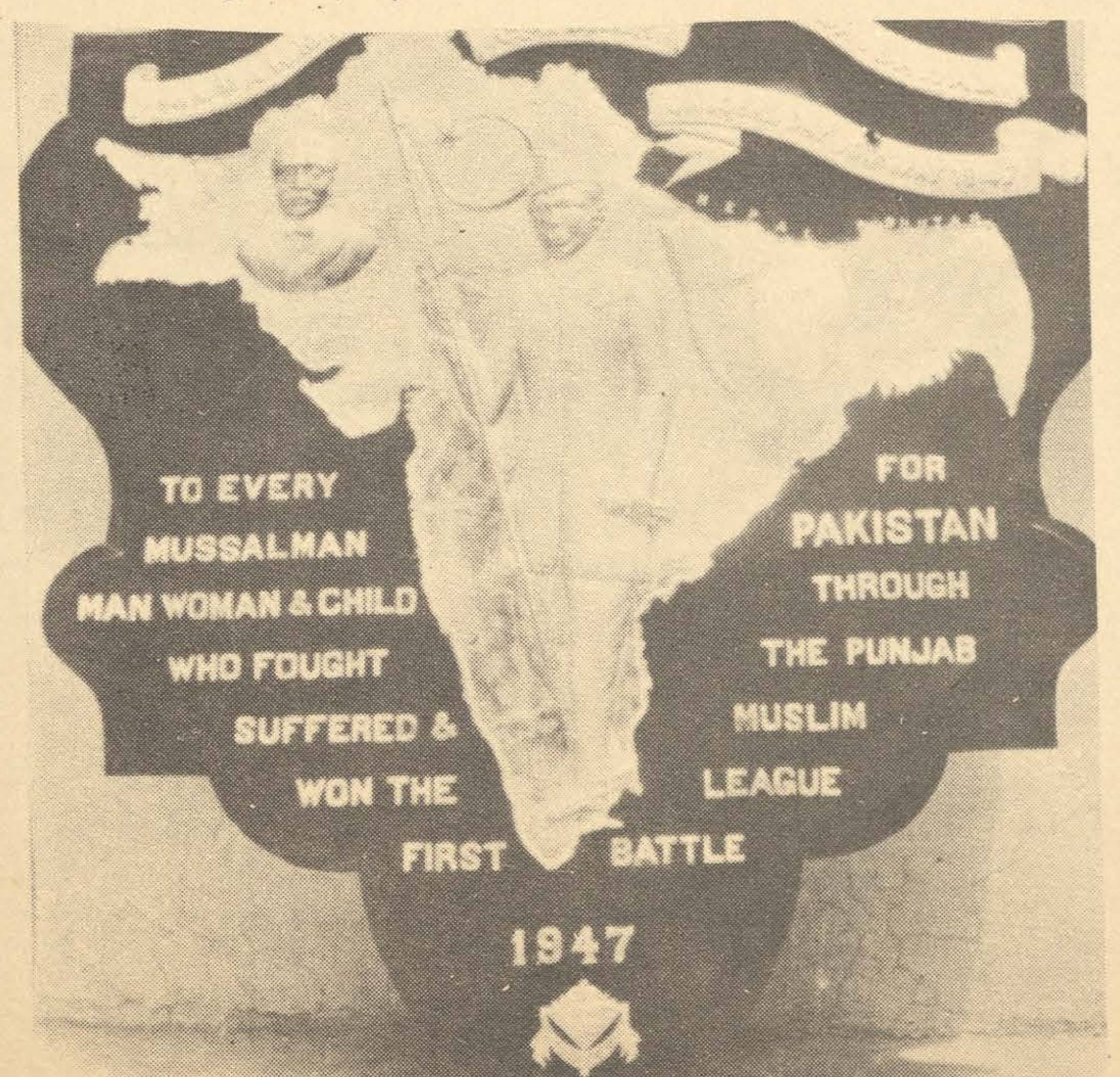
قائدِ اعظم پاک افغان سرحد پر افغان سپاہی سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ یہ تصویر اُس وقت لی گئی تھی جب قائدِ اعظم نے اپریل ۱۹۴۸ء میں گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے صوبۂ سرحد کا دورہ کیا۔



کوئٹہ کے عوام ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جشنِ آزادی منا رہے ہیں۔



قائدِ اعظم ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے تقریر فرما رہے ہیں۔





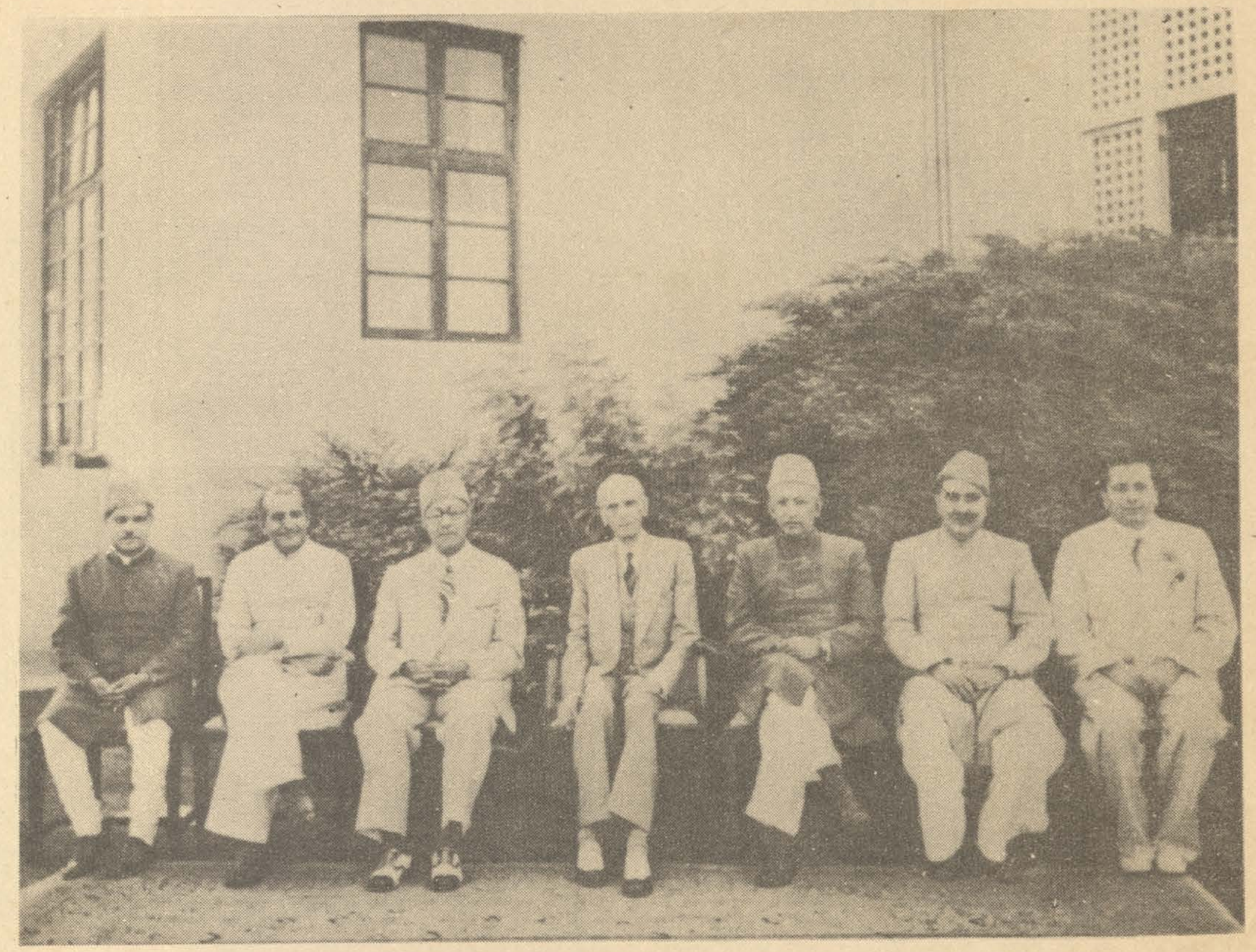
قائدِ اعظم ۱۹۴۷ء کو کراچی کے
ہوائی اڈے پر اُتر رہے ہیں۔



قائدِ اعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے لنڈی کوتل میں۔
ملک ولی خان ان کی خدمت میں جمرود کے اسلحہ ساز کارخانے کی ساختہ
۳۰۳ بندوق پیش کر رہے ہیں۔



قائدِ اعظم اور قائدِ ملت پہلے یومِ پاکستان پر
ایک دوسرے کو مُبارکباد پیش کر رہے ہیں۔



پاکستان کی پہلی کابینہ :۔

(بائیں سے) جناب فضل الرحمٰن ۔ ملک غلام محمدؐ ۔ خان لیاقت علی خان
قائدِ اعظم محمدؐ علی جناح ۔ جناب آئی آئی چندریگر ۔ سردار عبدالربّ نشتر
اور پیرزادہ عبدالستّار ۔



قائدِ اعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت
سے اپنے عہدے کا حلف اُٹھا رہے ہیں ۔



Morning News

CALCUTTA, FRIDAY, AUGUST 15, 1947

SOVEREIGN PAKISTAN AND INDIA BORN

BIRTH OF PAKISTAN AN EVENT IN HISTORY

Viceroy's Address To Consembly

JINNAH'S ASSURANCE OF GOODWILL TO BRITISH NATION

E. Bengal Cabinet To Have 3 Members At Present

SIR F. BOURNE IN DACCA

MINORITIES IN INDIA WILL RECEIVE FAIR TREATMENT

Dr. Rajendra Prasad's Assurance

TRIBUTES TO GANDHI & THOSE WHO FOUGHT FOR FREEDOM

INDIAN CABINET

Pakistan Cabinet

Burhanuddin And Rashid To Be Released To-day

Holiday Notice

As August 15 and 16 will be observed as holidays in the office of the "Morning News," there will be no issue of the paper on August 16 and 17 (Dak editions August 17 and 18).

NEHRU'S RESOLUTION PRESCRIBING OATH UNANIMOUSLY PASSED

THE DAWN of FREEDOM

Bata

Capital

Habib Bank Limited

ANNOUNCEMENT



The Civil & Military Gazette

August 15 Great Day For World

Final End of an Era of Imperialism—Pt. Nehru

Call For Monroe Doctrine in Asia

EAST INDIES DUTCH CONTENTION

Javan Fascist Clique at Work

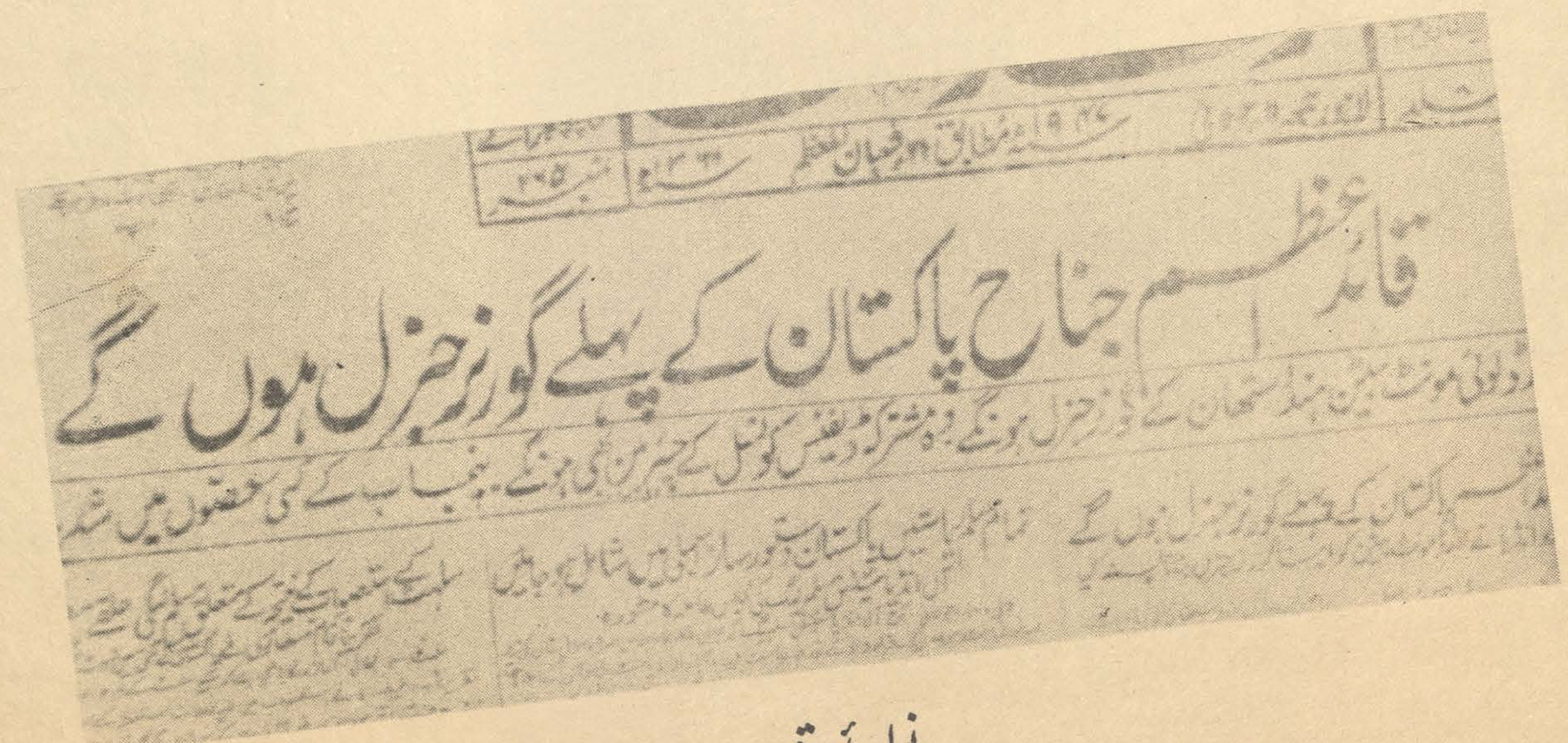
PREPARATIONS FOR AUGUST 15 CELEBRATIONS

Free Cinema Shows and Independence Medals For Delhi Schoolboys

CAMPAIGN AGAINST PARTITION

Mahasabha Programme for Aug 15

DISTURBANCES IN CALCUTTA CONTINUE UNABATED



قائد اعظم جناح پاکستان کے پہلے گورنر جنرل ہوں گے

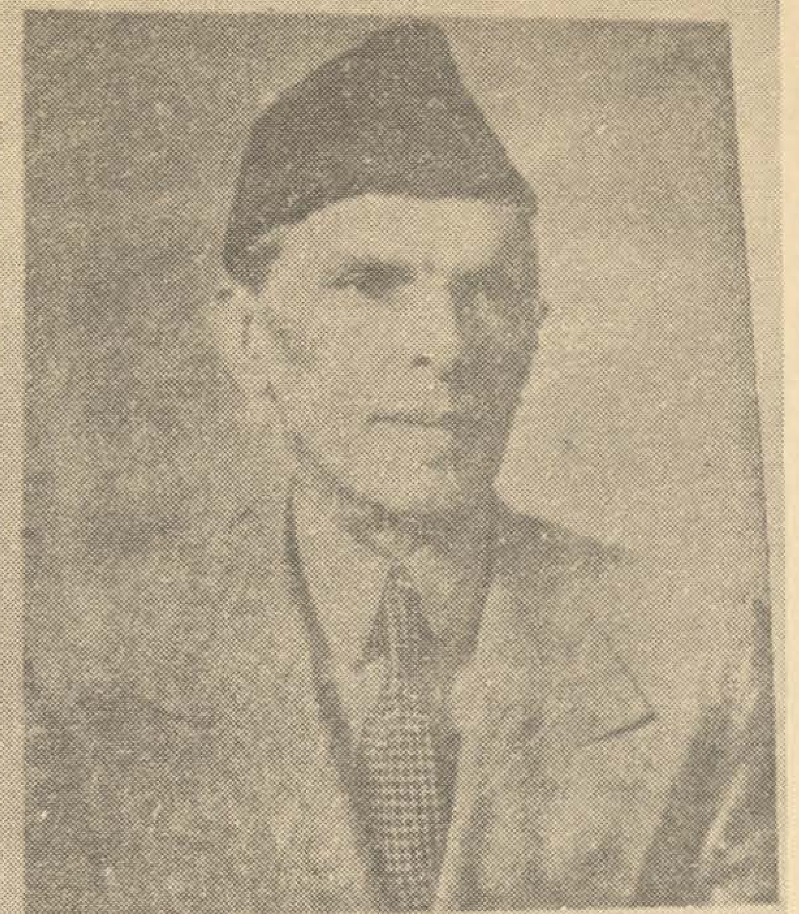
لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہندستان کے گورنر جنرل ہونگے ۔ وہ مشترکہ ڈیفنس کونسل کے چیرمین بھی ہونگے ۔ پنجاب کے کئی حلقوں میں شد

نوائے وقت

PAKISTAN TIMES

Founded by Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah

JINNAH — GOVERNOR - GENERAL OF PAKISTAN



Mountbatten for Hindustan

Withdrawal of British troops by end of year

Attlee's announcement in Commons

LONDON, July 1[illegible]. Mr Clement Attlee, Prime Minister, told the House of Commons today that Mr M. A. Jinnah has been recommended as Governor-General of the Dominion of Pakistan and the present Viceroy, Lord Louis Mountbatten as Governor-General of India. Both the recommendations, he said, came from the Indian leaders themselves.

Best man to look after ...

Earthquake tremors felt throughout Punjab

جمعہ ۷ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۷ جون ۱۹۴۷ء

پاکستان گورنمنٹ نے جنم لے لیا۔ پاکستان آئین ساز اسمبلی قائم ہوگئی

سندھ سب سے پہلا صوبہ ہے جس نے پاکستان کی دستور ساز مجلس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپیکر کی طرف سے اہل سندھ کو مبارکباد

لیڈروں کے مشترک اجلاس میں بہار، قتل و غارت، لوٹ مار اور آتشزنی کے واقعات کی مذمت

ہمارے پاس کوئی جھرلو نہیں کہ چھومنتر سے امن قائم کردیں۔ ہمیں گھر گھر پہنچ کر امن کا پیغام پہنچانا چاہیئے

زہرآلود پانی

لاہور کا ایک ورکنگ

آج سے حکومت پاکستان نے جنم لے لیا

نوائے وقت

الجمعیۃ سرحد پشاور ۲ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۴۷ء

پشاور میں جشن پاکستان

پشاور ۱۵ اگست۔ آج پشاور کے تمام بڑے بڑے بازار سبز جھنڈیوں سے سجے ہوئے تھے۔

سوات میں

یوم پاکستان کس طرح منایا گیا

مالاکنڈ ۱۶ اگست: کل ریاست سوات کے دارالخلافہ سیدو شریف میں یوم پاکستان کی تقریب سعید پر علی الصبح ایک سو توپوں کی سلامی دی گئی۔

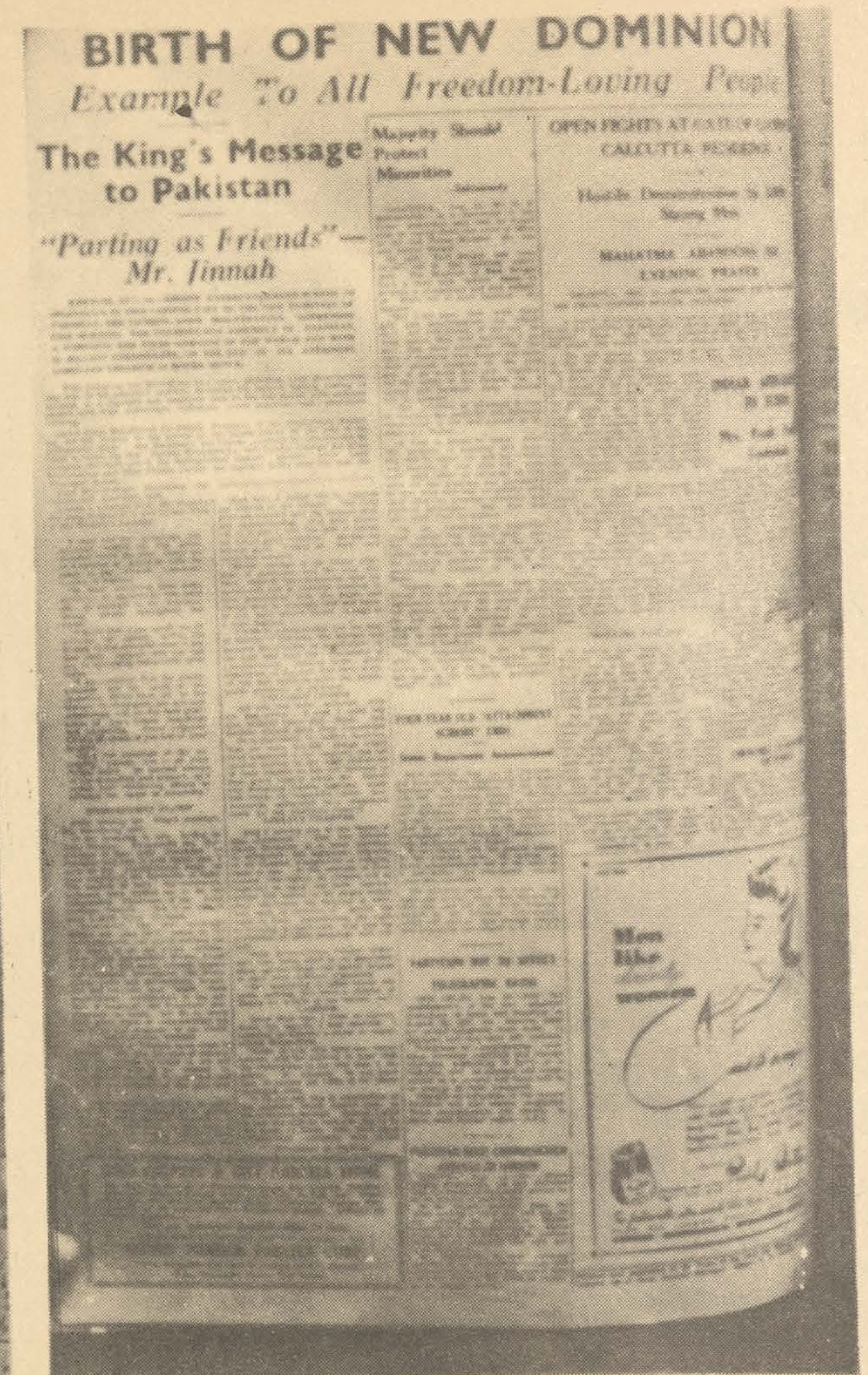
میں نے مری میں کیا دیکھا

جمعیۃ العلماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ



حضرت قائداعظم پاکستان کے گورنر جنرل مقرر ہو گئے

نوائے وقت



BIRTH OF NEW DOMINION

Example To All Freedom-Loving People

The King's Message to Pakistan

"Parting as Friends"—Mr. Jinnah

Majority Should Protect Minorities



PAKISTAN TIMES

WORLD GREETS PAKISTAN STATE

Lord Mountbatten addresses Consti. Assembly

Friendship with Britain and Hindustan

MAMDOT DISCUSSES E. PUNJAB SITUATION WITH GOVERNOR

HABIB BANK LTD.

MOHAMMAD YUSUF

پاکستان کے ہندو ۱۵ اگست کو پاکستان کا جھنڈا لہرائیں گے

راولپنڈی ۱۴ اگست۔ پاکستان ہندو مہا سبھا کی عارضی کمیٹی نے کل رات کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن منظور کیا جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں کو پاکستان کے جھنڈے کا احترام کرنا چاہئے۔ اور اس کی وفاداری کا دم بھرنا چاہئے۔ ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ ۱۵ اگست کو پاکستان کا جھنڈا اپنے گھروں پر لہرائیں۔ اس اجلاس میں مسٹر پریم چند جین نے صدارت کے فرائض انجام دیئے تھے۔ کمیٹی نے اس امر کو سراہا کہ پاکستان گورنمنٹ نے اقلیتوں کی دلجوئی کے لئے ان کا نشان جھنڈے میں شامل کر لیا ہے۔ ریزولیوشن میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کو مبارکباد دی گئی ہے کہ وہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہو گئے ہیں۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ ہندو ان کی قیادت پر پورا اعتماد کریں گے۔

ایک دوسرے ریزولیوشن میں خواجہ ناظم الدین کو مبارکباد دی گئی ہے جو مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔

لندن میں پاکستان کا پہلا ہائی کمشنر

نئی دہلی ۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر حبیب رحمت اللہ کو پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے لندن بھیجا جا رہا ہے جہاں وہ پاکستان ڈومینین کے پہلے ہائی کمشنر کی حیثیت سے کام کریں گے۔ آپ ۱۲ اگست کو چارج لے رہے ہیں۔

۱۵ اگست کا دن کس طرح منایا گیا

جشنِ پاکستان سے متعلق اہم خبروں کا خلاصہ

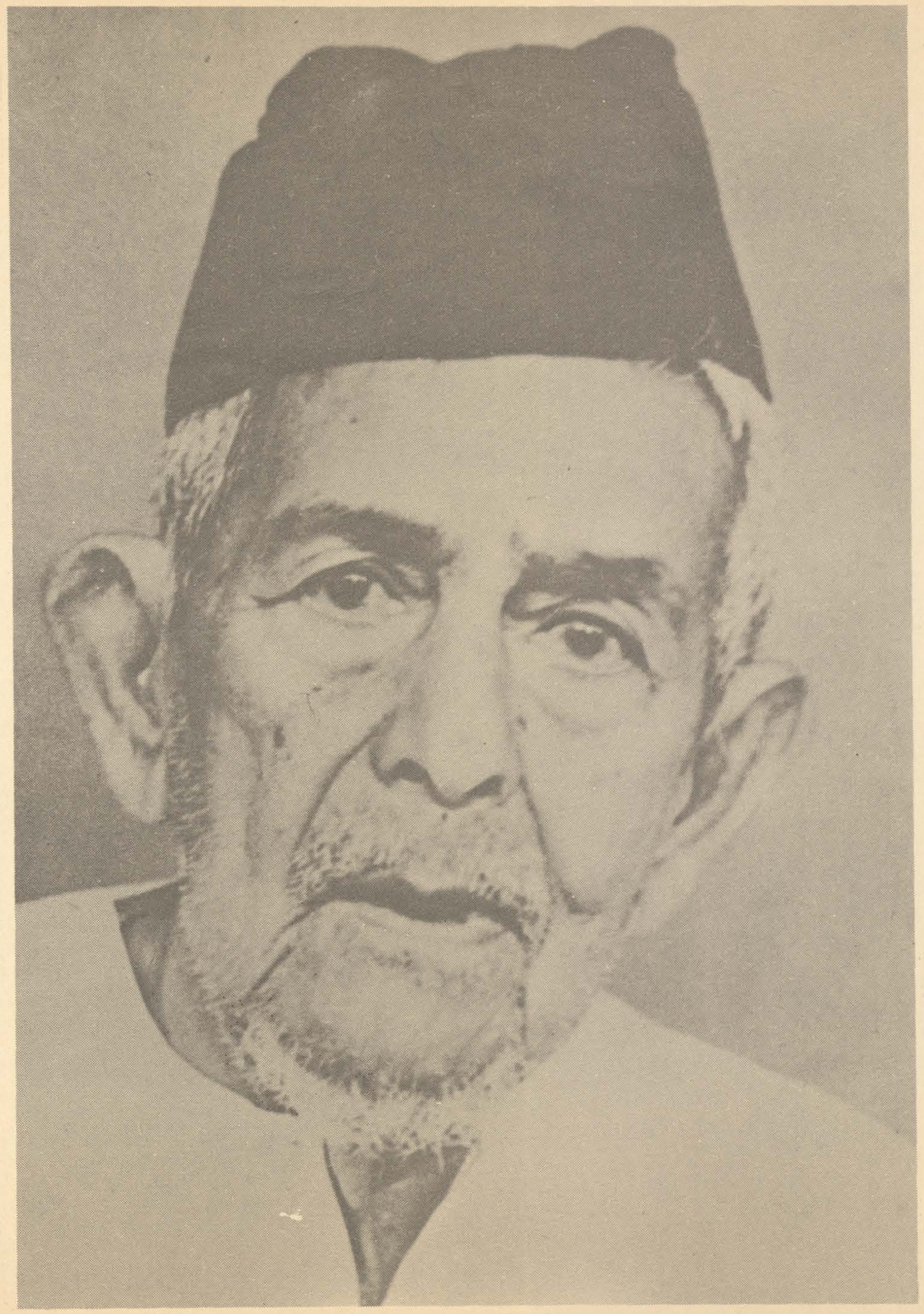
مبارک مبارک سلامت سلامت

مبارک اے مسلمانو! یہ دورِ حکمرانی ہو
غلامی کی نحوست ہو گئی رخصت مبارک ہو
مبارک ہو تمہارے بخت کا چمکا ہے پھر تارہ
کہاں ہم اور کہاں یہ عزت و شانِ جہانبانی
ادھر انگریز کا طوقِ غلامی زیبِ گردن تھا
مبارک ہو نجات اللہ نے بخشی ہے دونوں سے

مبارک پرچمِ اسلام کی یہ ضو فشانی ہو
تمہیں یہ ساعتِ مسعود یہ عزت مبارک ہو
مبارک ہو حکومت مل گئی ہے تم کو دوبارہ
کہاں ہم اور کہاں یہ تاج و تخت و بخت سلطانی
ادھر ہندو کے قبضے میں مسلمانوں کا تن من تھا
مبارک ہو حکومت آپ نے چھینی ہے دونوں سے

مسلمانو! یہ شان و شوکت و عزت مبارک ہو
تمہیں اللہ نے بخشی ہے جو نعمت مبارک ہو

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خُوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے



مولانا محمدؐ اکرم خان

مولانا محمّد اکرم خان مرحُوم

مولانا محمّد اکرم خان ہمارے ان مخلص، مجاہد اور لائق و فائق مدیرانِ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے خیالات و افکار میں انقلاب پیدا کر کے ان کو قومی آزادی اور ملّی سربلندی کے حصُول کا شوق و احساس دلایا۔ وہ اُردوئے معلّٰی کی شہرت رکھنے والے مولانا حسرت موہانی اور کامریڈ و ہمدرد کے مدیرِ شہیر مولانا محمّد علی جوہر کے ہمعصر تھے جنھوں نے اپنی آتشیں تحریروں سے مسلمانوں کے دلوں کو گرمایا اور اُن کے جذبات میں حرارت پیدا کی۔ وُہ مولانا ابو الکلام آزاد کے ہمعصر تھے جنھوں نے اعلیٰ معیاری صحافت کا ایک نادر نمُونہ پیش کیا۔

مولانا محمد اکرم خان صاحبِ قلم ہونے کے ساتھ ساتھ سیاستدان بھی تھے۔ اُنہوں نے ایک عام آدمی کی حیثیت سے آگے بڑھکر نصف صدی قبل ہندوستان کے مسلمان رہنماؤں کی صف میں اپنے لئے مقام حاصل کیا۔ انھوں نے ۱۹۰۵ء میں مختصر عرصے کے لئے تقسیمِ بنگال کی مخالفت کی تھی لیکن ۱۹۰۷ء میں مسلم لیگ میں شمولیّت کے بعد آخر دم تک نہایت استقامت کے ساتھ اس کی حمایت کرتے رہے۔ انہوں نے شیرِ بنگال مولوی فضل الحق اور دو ایک بنگالی رہنماؤں کے ساتھ ۱۹۱۴ء میں مسلم لیگ کے اس لکھنؤ سیشن میں اپنے صُوبے کی نمائندگی کی جو میثاقِ لکھنؤ کے لئے مشہور ہے۔

مولانا اکرم خان نے ۱۹۳۶ء میں کلکتے سے ایک بنگالی روزنامہ جاری کیا۔ یہ اب بھی ڈھاکے سے برابر شائع ہو رہا ہے۔



مولانا ظفر علی خان

مولانا ظفر علی خان

مولانا ظفر علی خان کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن اور تحریک تھے۔ انہوں نے مسلمانانِ ہند کے دلوں میں جو حرارتِ ایمانی پیدا کی اور ان کے جذبات میں جو طوفانِ تلاطم پیدا کیا اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ وہ افقِ صحافت پر اس وقت نمودار ہوئے جب انھوں نے ۱۹۰۴ء میں حیدر آباد دکن سے ایک بلند پایہ ادبی رسالہ "دکن ریویو" جاری کیا۔ اسکے چند سال بعد وہ اپنے آبائی صوبہ پنجاب میں واپس تشریف لائے جہاں انھوں نے اپنے نامی گرامی والدِ ماجد مولوی سراج الدین احمد کی وفات پر "زمیندار" کی ادارت سنبھالی۔ زمیندار کو ہفت روزہ سے روزنامہ کیا۔ آسمانِ صحافت میں نئے اُفق پیدا کرکے انوکھے طریقے رائج کئے اور اردو صحافت کا انداز بالکل بدل دیا۔ اُنہوں نے اپنے ادارتی مقالوں میں فعالیت اور قوت پیدا کی۔ ان کا قلم بے باک تھا۔ وہ اتنے بلند پایہ نثر نگار تھے کہ اُنہوں نے صحافت کو ادب کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ ان کے معاصرین مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد نے جہاں اپنے اخباروں کے ذریعے مسلمانوں کے دانشور تعلیم یافتہ طبقہ کو متاثر کیا وہاں مولانا ظفر علی خان نے عام لوگوں کے دلوں پر دستک دی اور ان میں اخبار بینی کا اَن مٹ ذوق و شوق پیدا کیا۔ وہ بجا طور پر بابائے صحافت کہلاتے ہیں۔

ان کی انتہا درجہ جذباتی اور بیباک تحریروں نے اُنھیں حکومتِ وقت کے قہر و غضب کا نشانہ بھی بنایا۔ ان کے متعدد ذاتی چھاپہ خانے ضبط ہوئے اور انھیں لاکھوں رُوپے زرِ ضمانت کی صورت میں سرکاری خزانے میں داخل کرنا پڑا۔

مولانا ظفر علی خان نے مسلمانوں کی آزادی کیلئے جو مساعی کی ہیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ ۱۹۳۷ء کے بعد وہ مسلم لیگ میں شامل ہوگئے اور حصولِ پاکستان کی خاطر مسلسل کام کرتے رہے۔



جناب اللہ بخش یوسفی

اللہ بخش یُوسفی

مرحوم اللہ بخش یُوسفی کی سیاسی اور صحافی زندگی کوئی ساٹھ برس کی مدت پر پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے ہر قومی تحریک میں حصّہ لیا اور متعدّد بار قید و بند کے مصائب جھیلے۔ مرحوم کی شخصیت نمایاں اور معروف تھی۔ وہ کافی عرصے تک خلافت ہاؤس بمبئی کے انچارج بھی رہے۔ انہوں نے پرنس آف ویلز اور سائمن کمیشن کے دورہ پشاور کے وقت بائیکاٹ کی تحریکوں کی رہنمائی کی صوبہ سرحد کو اصلاحات دلانے میں بھی سرگرم اور نمایاں حصّہ لیا۔

مرحوم اللہ بخش یوسفی نے ہفتہ وار سرحد ۱۹۲۵ء میں نکالا۔ یہ اخبار بعد میں روزنامہ ہوا جو سرحد کا پہلا اردو روزنامہ تھا۔

قیام پاکستان کے بعد اللہ بخش یوسفی نے کراچی میں سکونت اختیار کی جہاں اُنہوں نے اردو کا ایک پندرہ روزہ "آواز پختون" نکالا۔ اس اخبار کا معیار اعلیٰ تھا۔ اس میں انھوں نے اپنی یادداشتوں پر مشتمل ایک سلسلہ مضامین بھی شائع کیا۔ مرکزی اُردو بورڈ کراچی نے اب ان مضامین کا مجموعہ "سرحد اور جدوجہدِ آزادی" کے عنوان سے شائع کیا ہے جو بڑی معلومات افزا کتاب ہے۔ اس میں ہماری تحریکِ آزادی کا ہر مرحلہ نہایت تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ خصوصًا صُوبہ سرحد کی جدوجہدِ آزادی کا ایک بیش بہا انسائیکلو پیڈیا ہے۔



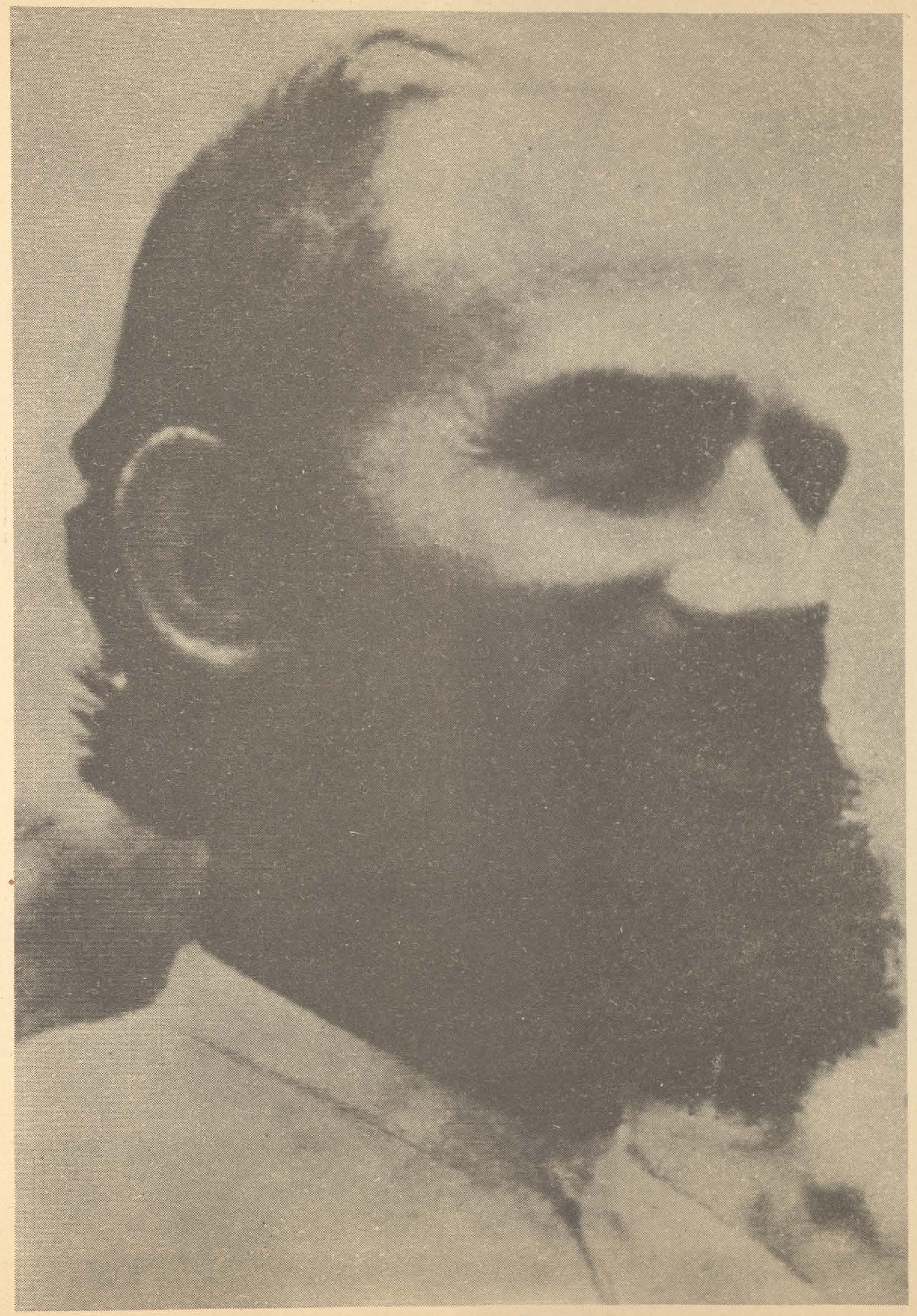
مولانا عبدالمجید سالک

مولانا عبدالمجید سالک

مولانا عبدالمجید سالک نے ۱۹۱۴ء میں ایک معیاری ادبی رسالے "فانوسِ خیال" کا اجراء کر کے اپنی صحافیانہ زندگی کا آغاز کیا۔ بعد میں انہوں نے مشہور اشاعتی ادارے "دارالاشاعت پنجاب" میں کام کرنا شروع کیا جہاں انھوں نے بچّوں کے رسالہ "پھول"، عورتوں کے رسالہ "تہذیب النسواں" اور ادبی رسالہ "کہکشاں" میں ادارت کے فرائض انجام دئے۔ ۱۹۲۰ء میں انہوں نے زمیندار میں بطور مدیر شمولیّت فرمائی۔ انھیں ایک باغیانہ اداریہ لکھنے پر ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ ۱۹۲۷ء میں انھوں نے مولانا غلام رسول مہر کے ساتھ مل کر روزنامہ انقلاب جاری کیا۔

مولانا سالک اگرچہ ایک بلند پایہ شاعر، افسانہ نویس، مترجم، نثر نگار اور متعدّد کتابوں کے مصنّف رہے ہیں لیکن وہ ایک مزاح نگار کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ وہ "افکار و حوادث" کے عنوان سے پانچ سال تک زمیندار اور بائیس سال تک انقلاب میں مزاحیہ کالم لکھتے رہے۔ ۱۹۲۷ء ہی سے شمال مغربی ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک قومی ریاست کے قیام کے زبردست حامی رہے۔ اور انھوں نے تحریک پاکستان کو مقبول بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۱ء کی تحریک کشمیر کے دوران "کشمیری مسلمان"، "مظلوم کشمیر" اور "مکتوبِ کشمیر" نامی تین اخبار یکے بعد دیگرے نکالے اور ان تینوں اخباروں کا داخلہ ریاست جموّں اور کشمیر میں بند رہا۔

پنجاب یونین آف جرنلسٹس نے ۱۹۴۸ء میں مولانا عبدالمجید سالک کی سلور جوبلی منائی۔



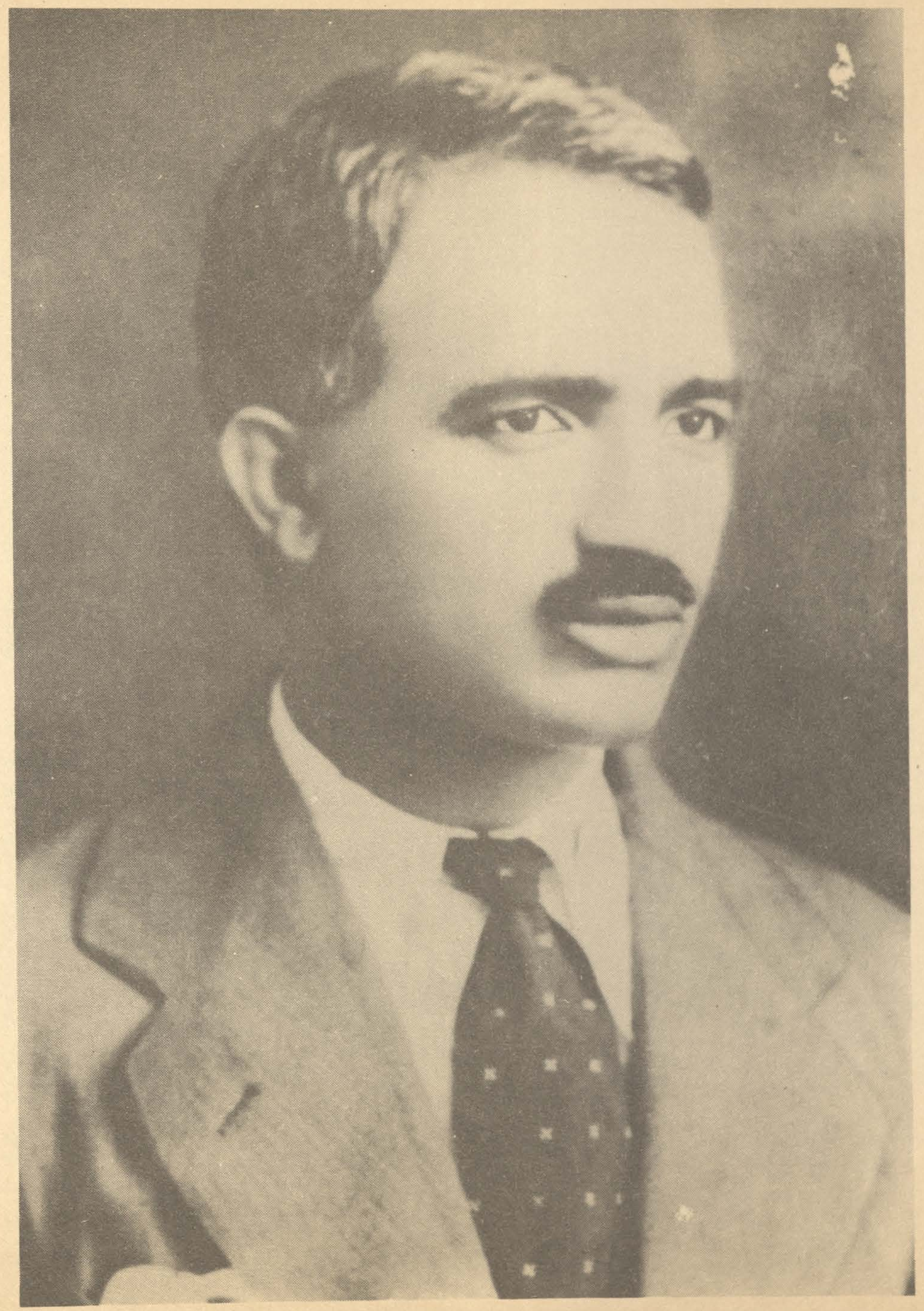
سیّد سلطان محمد

سیّد سُلطان محمّد

مرحوم سید سلطان محمّد جو "الجمعیت سرحد" پشاور کے بانی اور مدیر تھے ایک مشہور و معروف صحافی ہونے کے علاوہ نمایاں سیاسی اور مذہبی شخصیّت کے بھی مالک تھے ۔ وہ "خادمِ کعبہ" کے نام سے معروف تھے۔ اُنہوں نے علی برادران کے ساتھ تحریکِ خلافت میں کام کیا۔ شاہ صاحب مرحوم جمعیت العلمائے سرحد کے صدر بھی تھے ۔ وہ ایک دلیر صحافی اور بے باک قلم کے مالک تھے ۔

سیّد سلطان محمّد نے قیامِ پاکستان کے بعد بھی خرابیٔ صحت کے باوجود اپنی صحافیانہ اور سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں ۔ وہ ایک دلیر صحافی اور تحریکِ آزادی کے ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رہیں گے ۔

الجمعیّت سرحد اب بھی بدستور مرحوم کے صاحبزادے سید حسن محمّد گیلانی کے زیرِ ادارت شائع ہو رہا ہے ۔

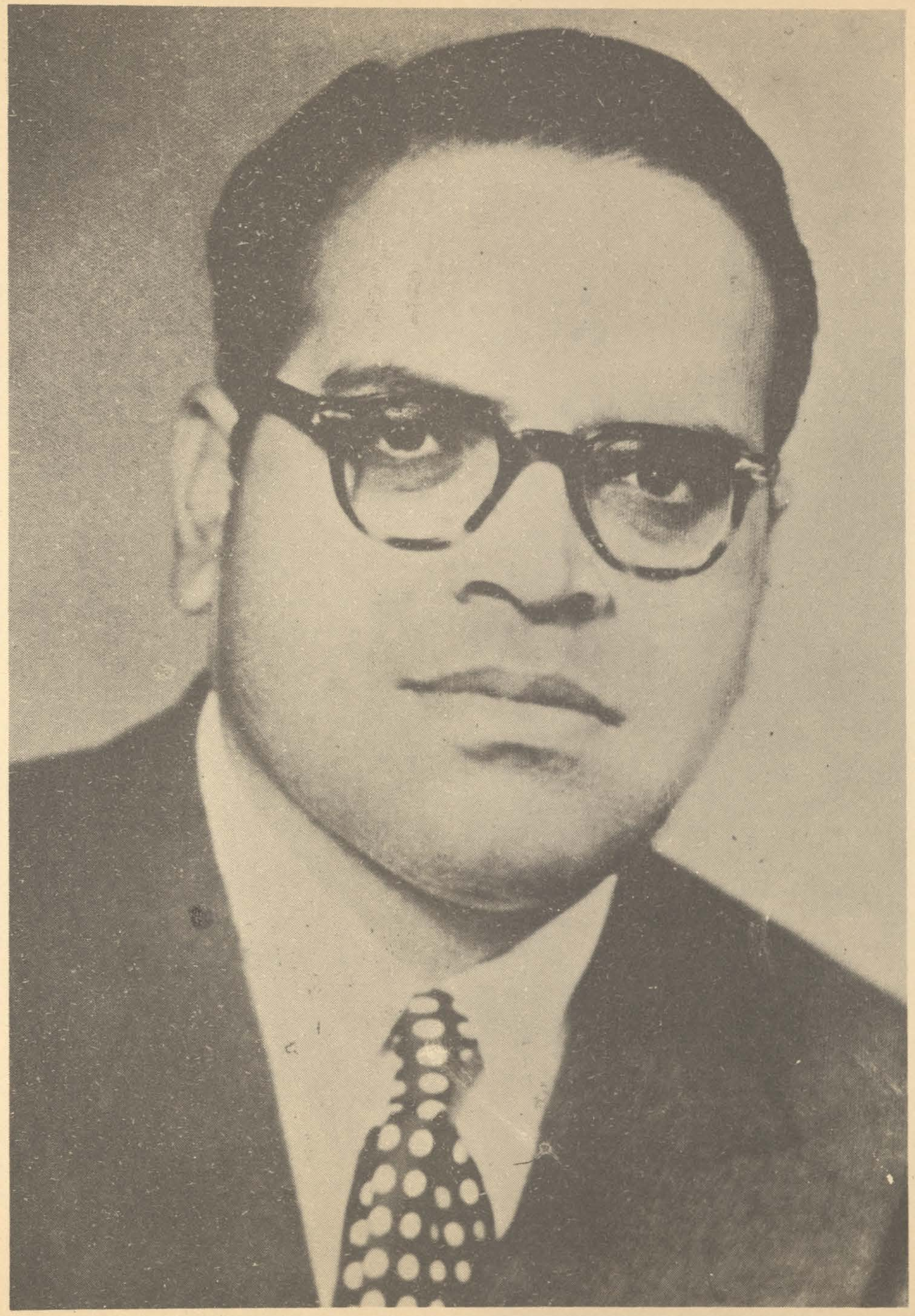


شیخ ثناء اللہ

شیخ ثناء اللہ

مرحوم شیخ ثناء اللہ "خیبر میل" کے مالک اور بانی مدیر تھے۔ انہیں پشاور جیسے دُور اُفتادہ علاقے میں اوّلین انگریزی ہفت روزہ نکالنے کا فخر حاصل ہوا۔ شیخ صاحب مرحوم ایک مشہور صحافی تھے۔ انہوں نے اپنی صحافیانہ زندگی کا آغاز روزنامہ "مسلم آوٹ لُک" لاہور سے کیا۔ جب اسکے ایڈیٹر مشہور نومسلم داؤد آیپن تھے۔ شیخ ثناء اللہ نے ہند اور بیرونِ ہند کے متعدّد انگریزی اخبارات کے نامہ نگار خصوصی کی حیثیت سے کام کیا۔ پائنیر لکھنؤ کے نمائندۂ خصوصی تھے۔ ایک تجربہ کار نامہ نگار کی حیثیت سے ان کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔ جب اُنہوں نے پائنیر لکھنؤ کو اس کورٹ مارشل کی کارروائی بھیج کر شائع کی جو مشہور گڑھوالی بٹالین کے دیسی افسروں اور جوانوں کا مقدّمہ سننے کے لئے قائم ہوئی تھی جنھوں نے ۱۹۳۰ء میں قصہ خوانی بازار کی فائرنگ کے وقت پشاور کے نہتّے حریت پسند عوام پر گولی چلانے سے انکار کیا تھا۔

شیخ ثناء اللہ نے خیبر میل ۱۹۳۲ء میں جاری کیا۔ اس کا ایک اردو اور پشتو اڈیشن بھی شائع ہوتا رہا۔ ۱۹۵۰ء میں اسے روزنامہ کیا گیا اور اب تک جاری ہے۔



جناب حمید نظامی

حمید نظامی

حمید نظامی نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا سے اپنی صحافیانہ زندگی کا آغاز کیا۔ اورینٹ پریس آف انڈیا کے مینجر بنے۔ یہ مسلمانوں کی نیوز ایجنسی تھی جس کا مقصد مسلم لیگ کی سرگرمیوں کی اشاعت کا انتظام کرنا تھا۔ ۱۹۴۰ء میں اُنھوں نے چھوٹے سائز پر پندرہ روزہ "نوائے وقت" نکالا۔ دو سال بعد اسے ہفتہ وار کیا۔ ۱۹۴۴ء میں اس اخبار کو بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی جب اُنہوں نے جناب حامد محمود کے ساتھ مل کر اسے بطور روزنامہ شروع کیا۔ حمید نظامی بُنیادی طور پر مزاح نگار تھے۔ لیکن اُنہوں نے ایک اداریہ نگار کی حیثیت سے اپنی قابلیت و صلاحیت کا لوہا منوایا۔ وہ تحریکِ پاکستان سے وابستہ و پیوستہ رہے اور اُن ممتاز صحافیوں میں شمار ہوئے جنھوں نے مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں نمایاں حصّہ لیا ہے۔

حمید نظامی قومی اخبارات کی انجمنوں سے قریبی تعلّق رکھنے کے باعث بین الاقوامی شہرت بھی رکھتے تھے۔ انہوں نے متعدّد بین الاقوامی کانفرنسوں میں شمولیّت کی۔ اپنی صحافیانہ زندگی میں انہیں متعدّد نشیب و فراز سے گذرنا پڑا، لیکن اپنی فعالیّت، استقامت اور خود وضع کردہ پالیسی پر یقینِ محکم رکھنے کی وجہ سے تمام دشواریوں پر غالب آ گئے۔

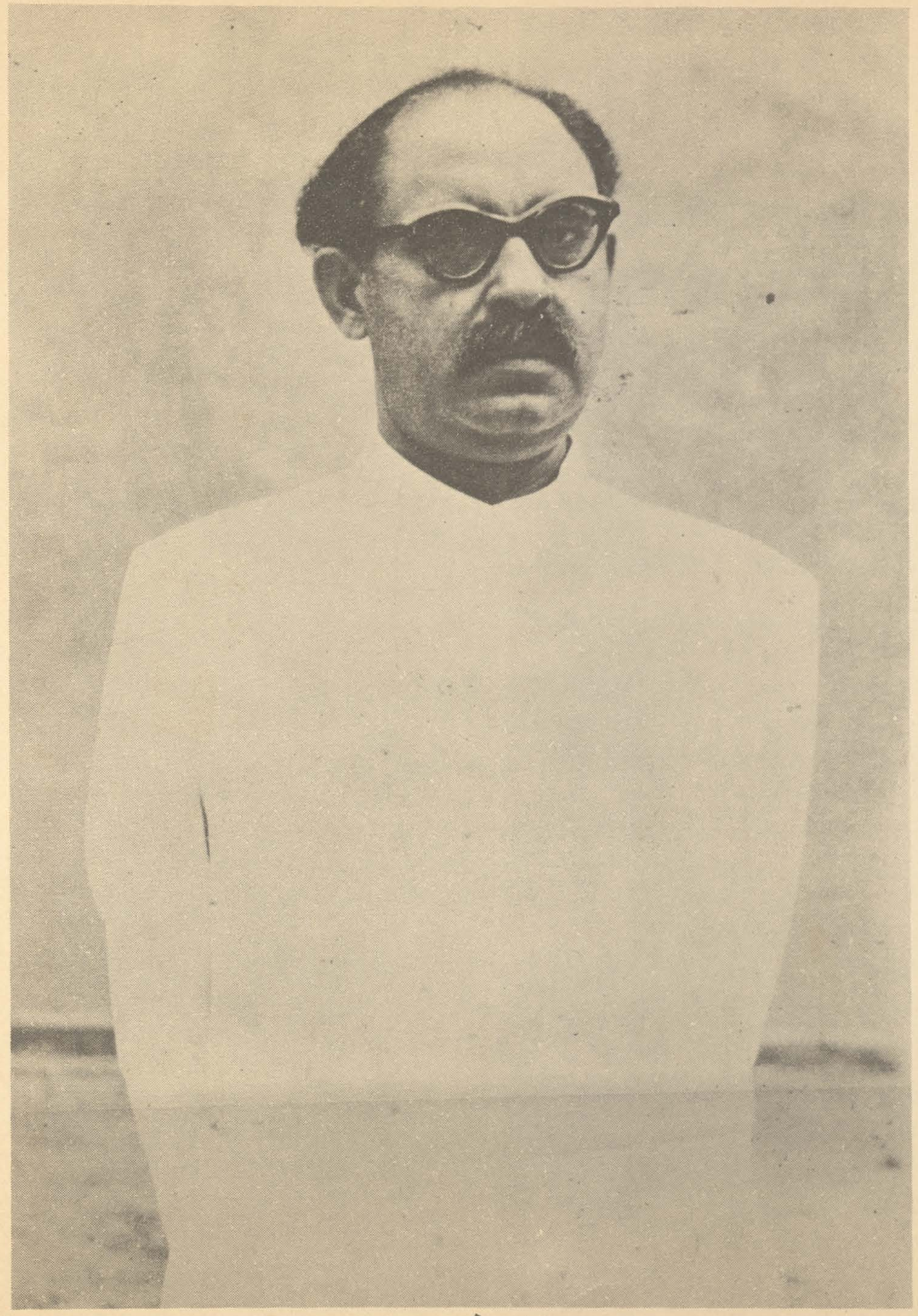


جناب الطاف حسین

الطاف حسین

الطاف حسین نے ۱۹۴۵ء میں قائدِ اعظم کی خواہش پر روزنامہ "ڈان" میں شمولیت اختیار کی۔ قیام پاکستان کے بعد ڈان کا دفتر کراچی منتقل ہوا اور الطاف حسین بدستور اس سے وابستہ رہے۔ انھوں نے کوئی بیس سال اس اخبار کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ قائدِ اعظم ان کی تحریروں سے بہت متأثر تھے۔ الطاف حسین نے انگریزی ادب میں ایم۔ اے پاس کیا تھا۔ ان کا زیادہ تر رُجحان تعلیم و تعلّم کی طرف تھا تاہم انہیں کچھ عرصے تک بیک وقت ایک ماہرِ تعلیم، ایک صحافی اور ایک پبلسٹی آفیسر کی حیثیت سے کام کرنا پڑا۔ بالآخر انہوں نے صحافت کا پیشہ مکمّل طور پر اختیار کیا۔ ۶۵ سال کی عمر میں ان کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا جب وہ حکومتِ پاکستان کے امورِ صنعت و قدرتی وسائل کے وزیر مقرّر ہوئے۔ بعد میں ان کی صحت خراب ہو گئی۔ اس بنا پر اُنھوں نے وزارت سے استعفیٰ دیا اور اس کے چند ہی روز بعد وہ مئی ۱۹۶۸ء میں وفات پا گئے۔

۱۹۴۵ء میں "ڈان" کے ادارے میں شامل ہونے سے پہلے انھیں صحافت کا پندرہ سالہ تجربہ تھا۔ وہ "اسٹیٹسمین" کلکتہ کیلئے "مسلم نقطۂ نظر سے" کے عنوان کے تحت ایک پندرہ روزہ کالم "عین الملک" کے قلمی نام سے لکھتے رہے۔ "سٹار آف انڈیا" کلکتہ کیلئے بھی وہ حالات حاضرہ پر تبصرہ لکھتے رہے اور اس کیلئے اُنھوں نے "ایک مضافاتی مسلمان" کا قلمی نام اختیار کیا تھا۔ سرکاری ملازمت کے دوران (۳۷ - ۱۹۳۶ء) بھی "سٹار آف انڈیا کیلئے ایڈیٹوریل لکھتے رہے۔ پھر انہوں نے "شاہد" کے قلمی نام سے "سٹیٹس مین" کیلئے دوبارہ ایک کالم لکھنا شروع کیا۔ انھوں نے یہ فرض ۱۹۴۶ء تک انجام دیا۔ ان مضامین میں وہ اس زمانے کے سیاسی حالات پر مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے تبصرہ کرتے رہے۔ ڈان کی ادارت کے دوران ان کا نام ایک دیانتدار اور ماہر اداریہ نگار کی حیثیت سے خوب مشہور ہوا۔ قومی اور اور بین الاقوامی صحافتی انجمنوں میں وہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے اور اُنھوں نے متعدّد بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔



مولانا چراغ حسن حسرت

مولانا چراغ حسن حسرت

مولانا چراغ حسن حسرت اگرچہ کشمیر میں پیدا ہوئے اور پروان چڑھے لیکن اُنہوں نے سیاست کا ابتدائی تجربہ کلکتے میں حاصل کیا جہاں نواب نصیر حسین خیال اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے دانشوروں سے ان کا رابطہ رہا انہوں نے ۱۹۲۰ء کے بعد چند ماہ کیلئے ایک مسلم روزنامہ "عصر جدید" میں کام کیا، ایک ادبی رسالہ "آفتاب" جاری کیا جو قلیل مدّت تک جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔ "نئی دُنیا" میں اُنھوں نے مزاحیہ کالم نگاری اختیار کی۔ اور مولانا آزاد کے ایک روزنامہ "پیغام" میں بھی کچھ عرصہ کے لئے کام کیا۔ وہ ۱۹۲۷ء میں لاہور آئے۔ "زمیندار" میں مزاحیہ کالم لکھتے رہے۔ اسی طرح اُنھوں نے "پھول" اور تہذیب نسواں کے ایڈیٹر کی حیثیت سے بھی کئی سال تک کام کیا۔

مولانا چراغ حسن حسرت کے جوہر اس وقت کھُلے اور ان کے ہم عصروں نے ان کی صلاحیّت کو تسلیم کیا۔ جب اُنھوں نے لاہور کے روزنامہ احسان میں "مطائبات" کے عنوان سے اور "سندباد جہازی" کے قلمی نام کے تحت مزاح نگاری شروع کی۔ اس دوران اُنھوں نے ہفت روزہ "شیرازہ" بھی نکالا۔ یہ مزاحیہ رسالہ تھا۔ اسکے بعد وُہ روزنامہ شہباز لاہور میں بھی کالم لکھتے رہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران مولانا چراغ حسن حسرت نے حکومت کے ہفتہ وار اخبار پنچایت کے ایڈیٹر کے طور پر کام کیا۔ اور بعد میں فوجی اخبار "دہلی" میں کام کیا۔ اس کے بعد وہ کوالالمپور گئے جہاں انہوں نے رومن رسم الخط میں شائع ہونے والے اردو روزنامہ "جوان" کی ادارت سنبھالی۔ یہ اخبار جنوب مشرقی ایشیا کے محاذِ جنگ میں شامل ہندوستانی فوجیوں کے لئے تھا۔

قیام پاکستان کے بعد وہ ایک سرکاری ہفتہ وار اخبار "مہاجرین" کے ایڈیٹر بنے۔ پھر اُنھوں نے "امروز" میں کام شروع کیا۔ جہاں وہ قریباً تین سال تک رہے۔ حقیقت میں "امروز" کے بانی مدیر وہی تھے جنھوں نے اس اخبار کو نئے طرز پر چلا کر اس میں توانائی اور فعالیّت پیدا کی۔

مجاہدینِ آزادی

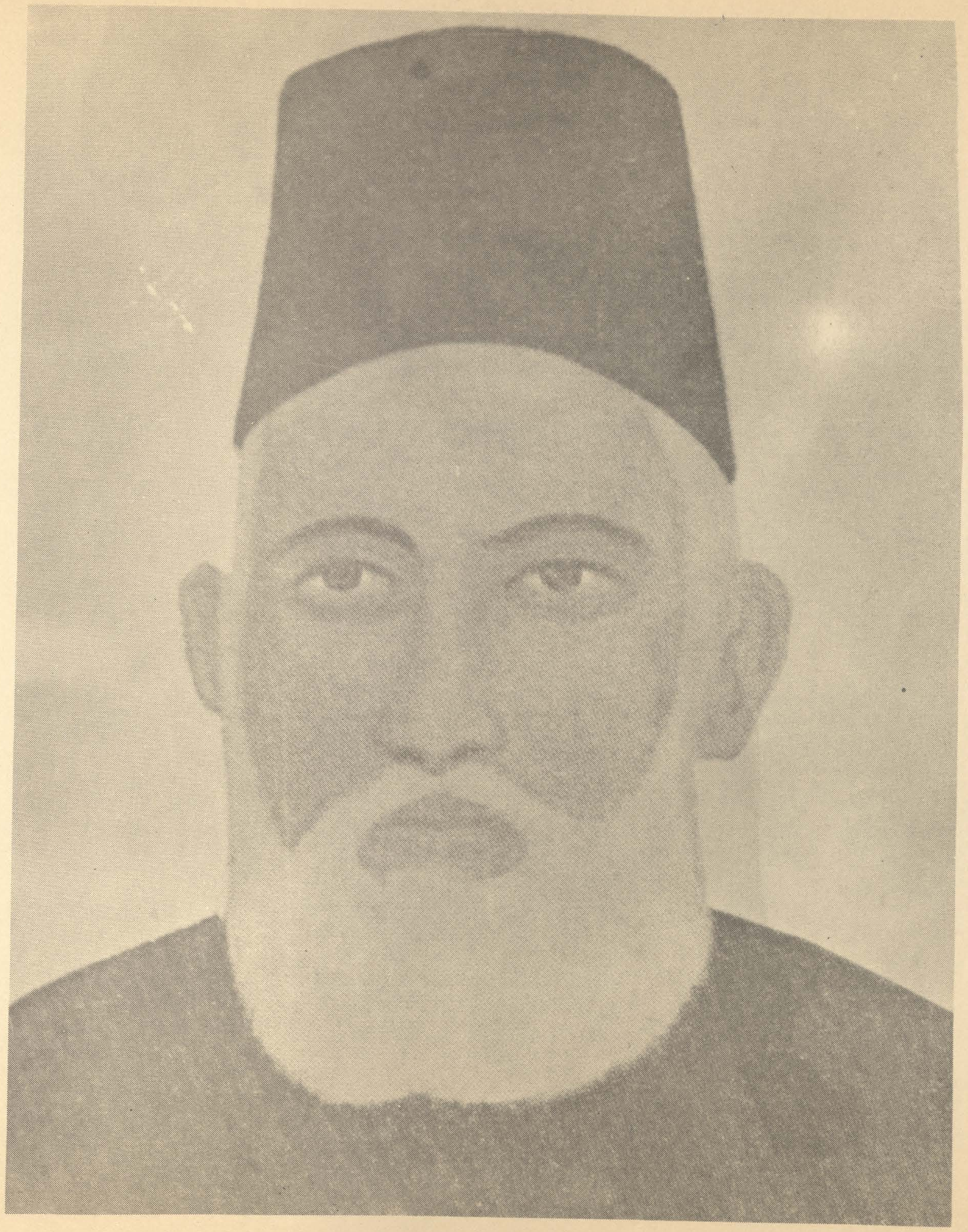
تصاویر گیلری



سرسیّد احمد خان



نواب وقارالملک



نواب محسن الملک



حکیم محمد اجمل خان



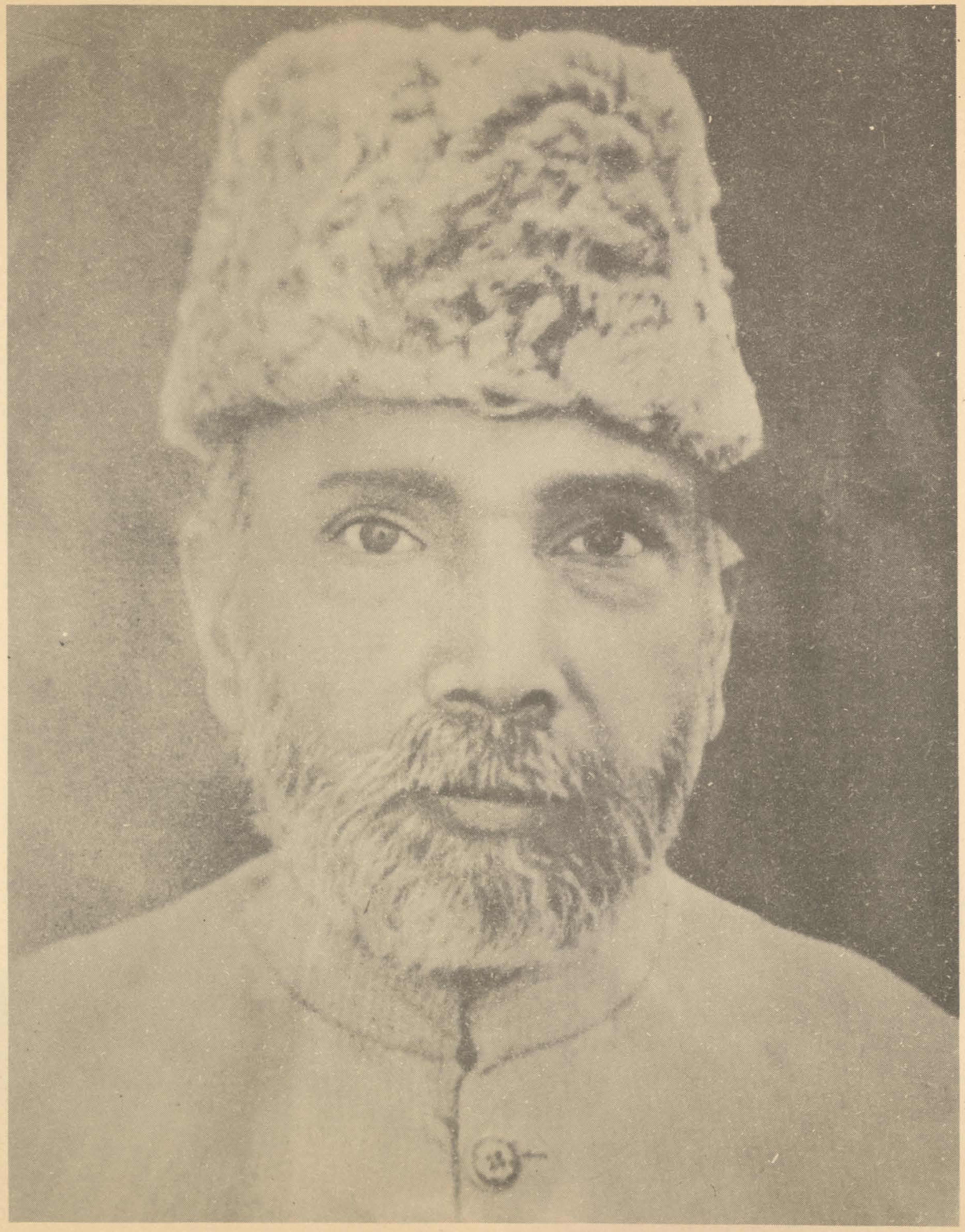
مولانا شوکت علی



مولانا محمدؔ علی جوہرؔ



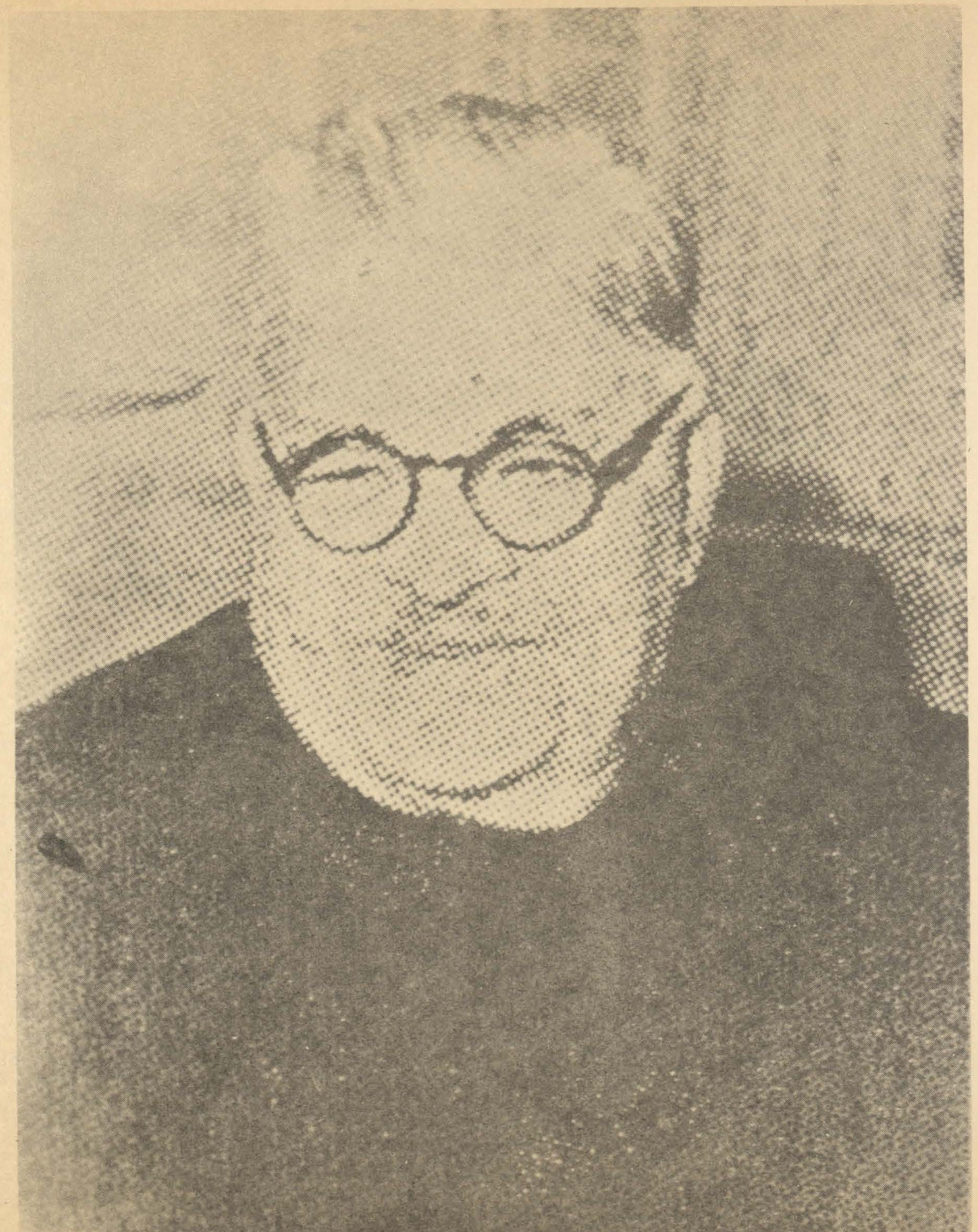
نواب سرسلیم اللہ خان



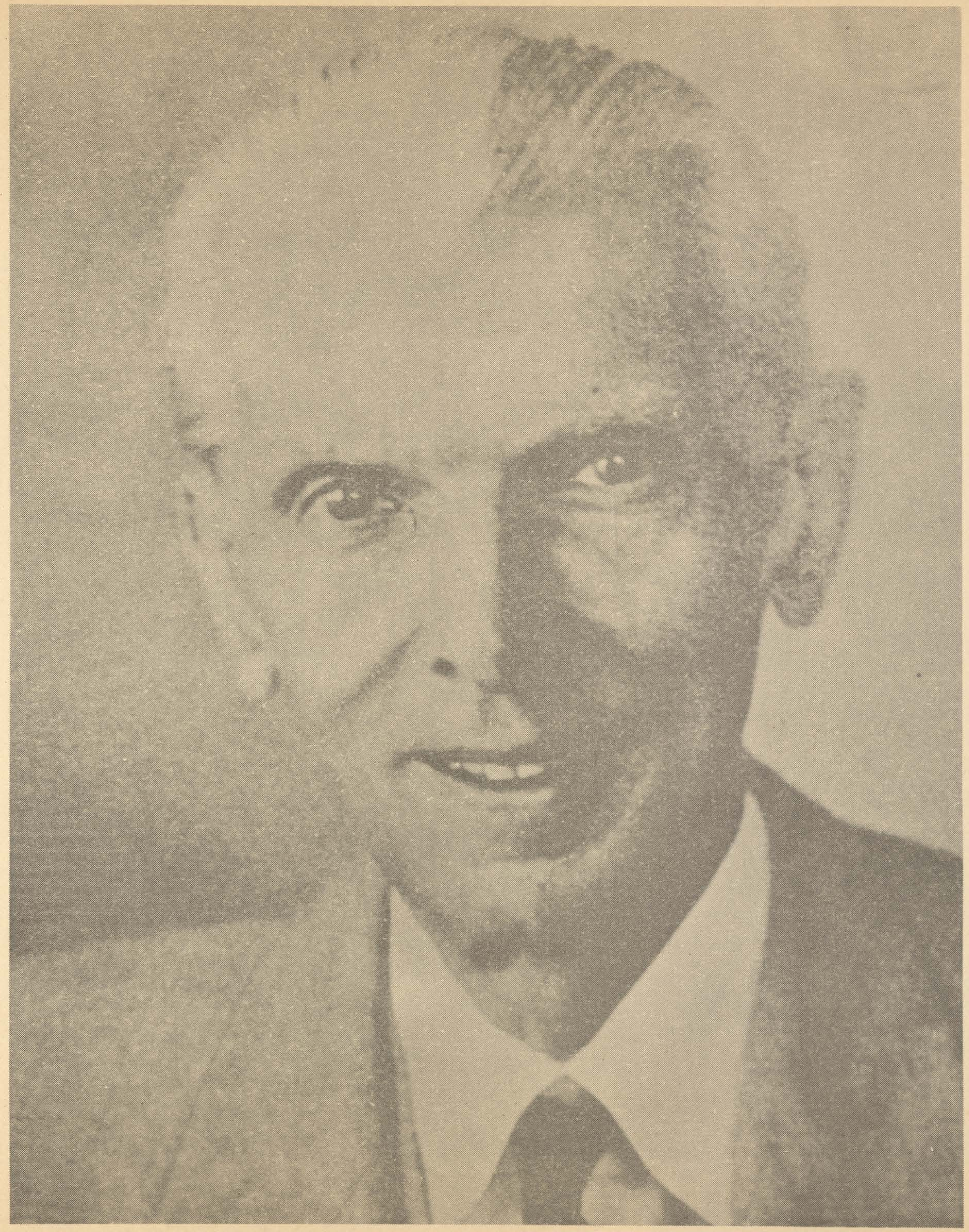
مولانا ظفر علی خان



چودھری رحمت علی



سر غلام حسین ہدایت اللہ



قائدِ اعظم محمّد علی جناّح



مولوی اے۔ کے فضل الحق



سر محمد شفیع



نواب بہادر یار جنگ



صاحبزادہ سر عبدالقیوم خان



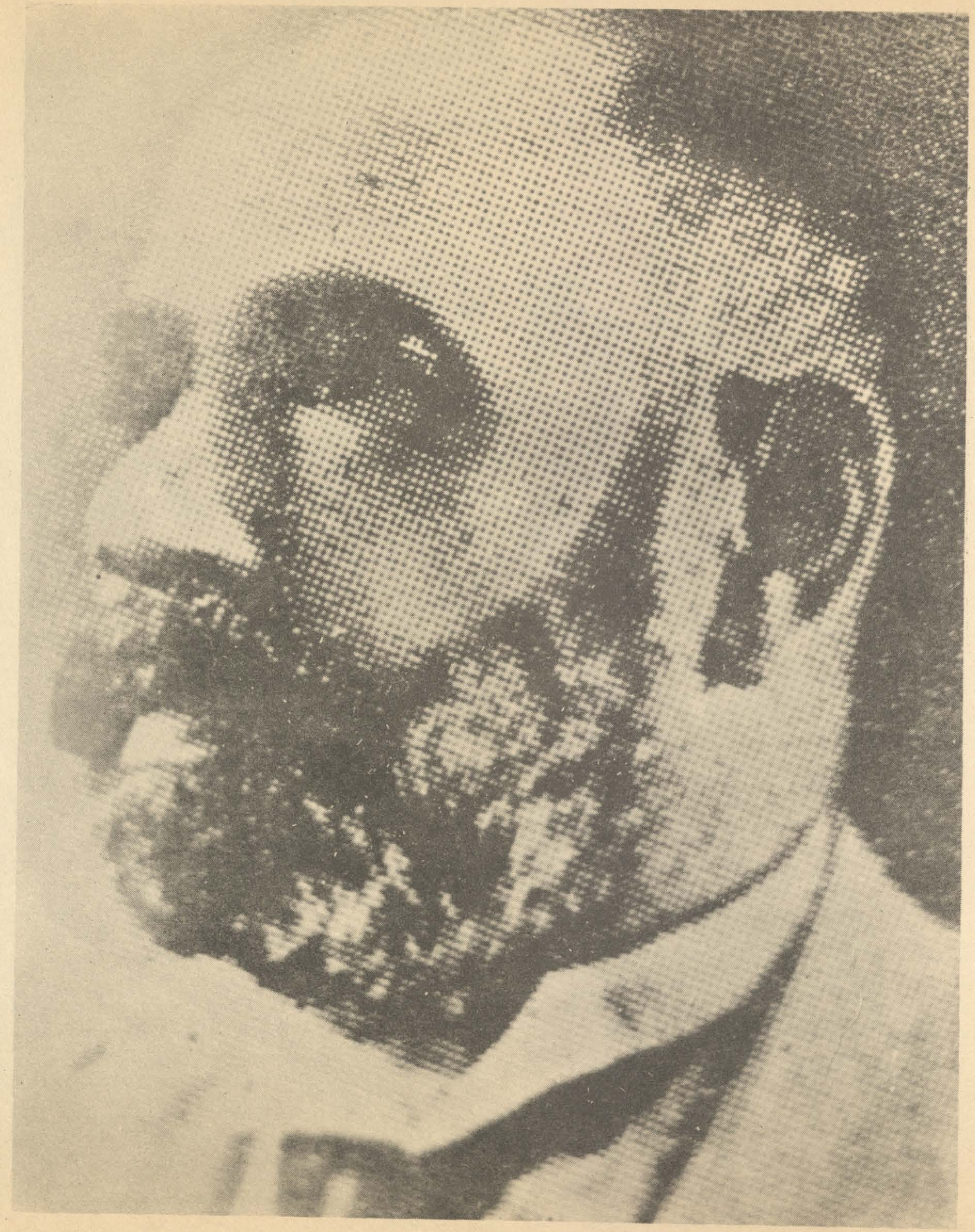
نواب محمد اسمٰعیل خان



مولانا حسرت موہانی



ہز ہائینس سر آغا خان



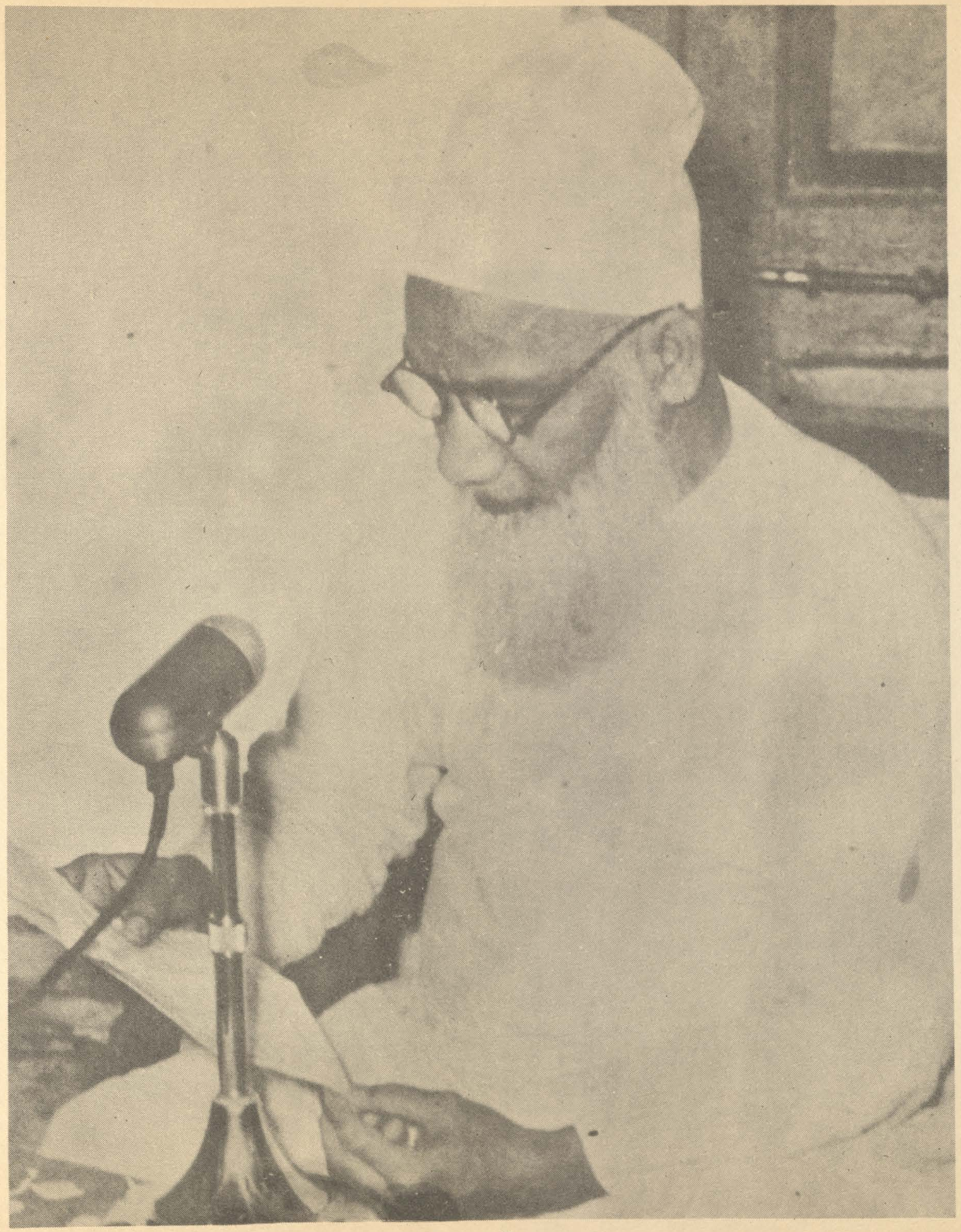
سر عبدالقادر



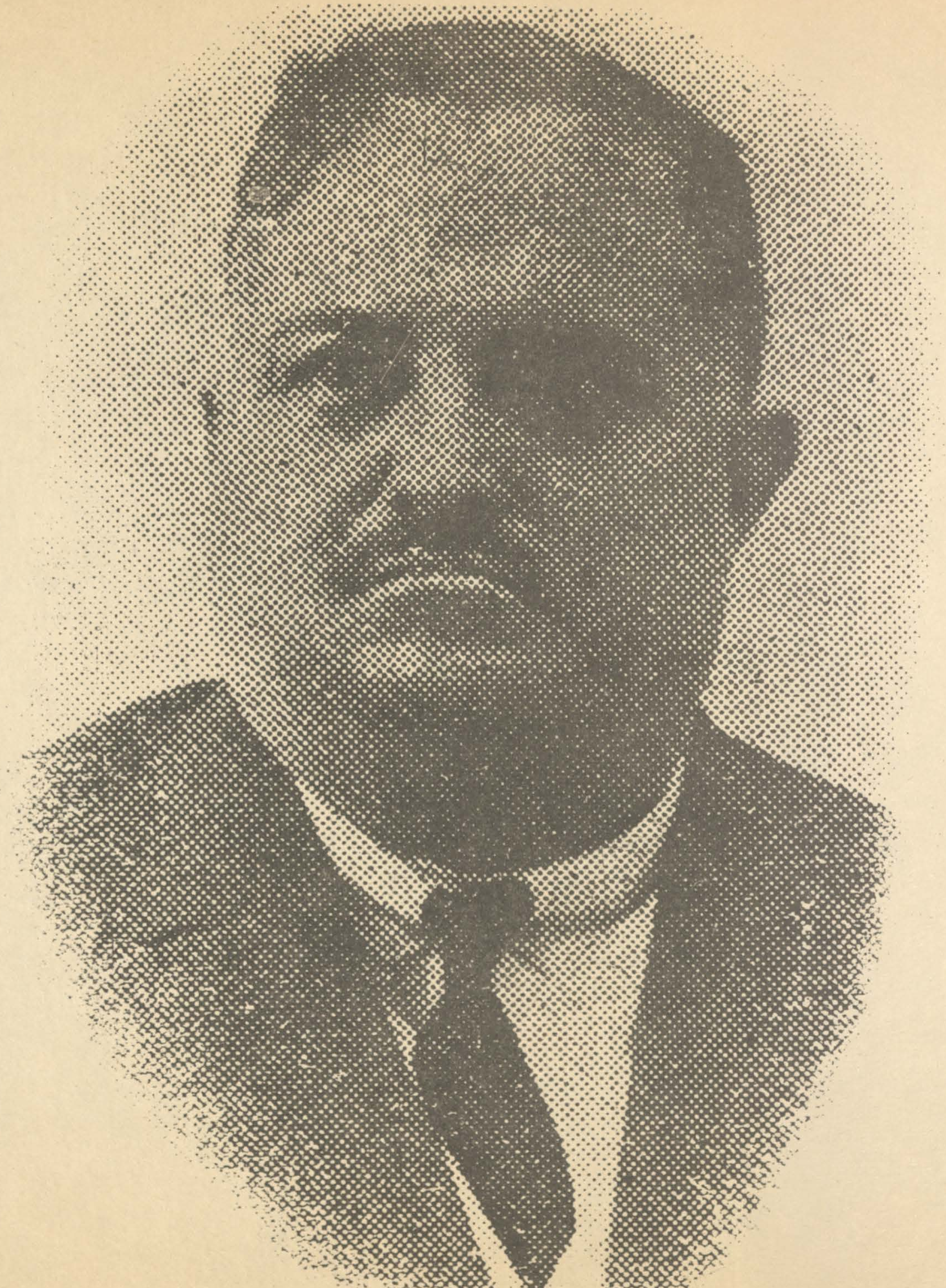
میاں سر فضل حسین



جناب عبدالرحمٰن صدیقی



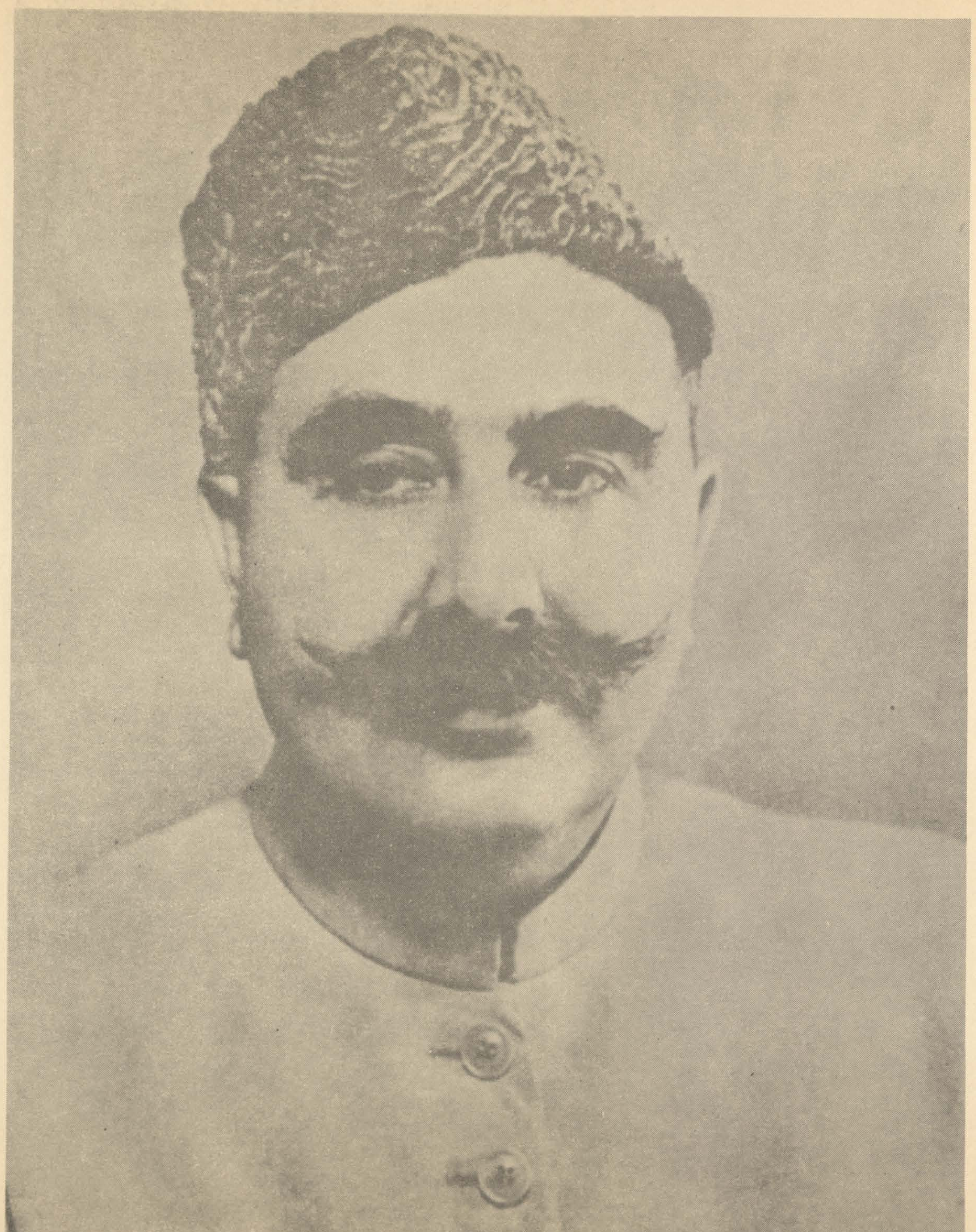
مولانا شبیر احمد عثمانی



سردار محمد اورنگ زیب خان



سر عبداللہ ہارون



سردار عبدالرب نشتر



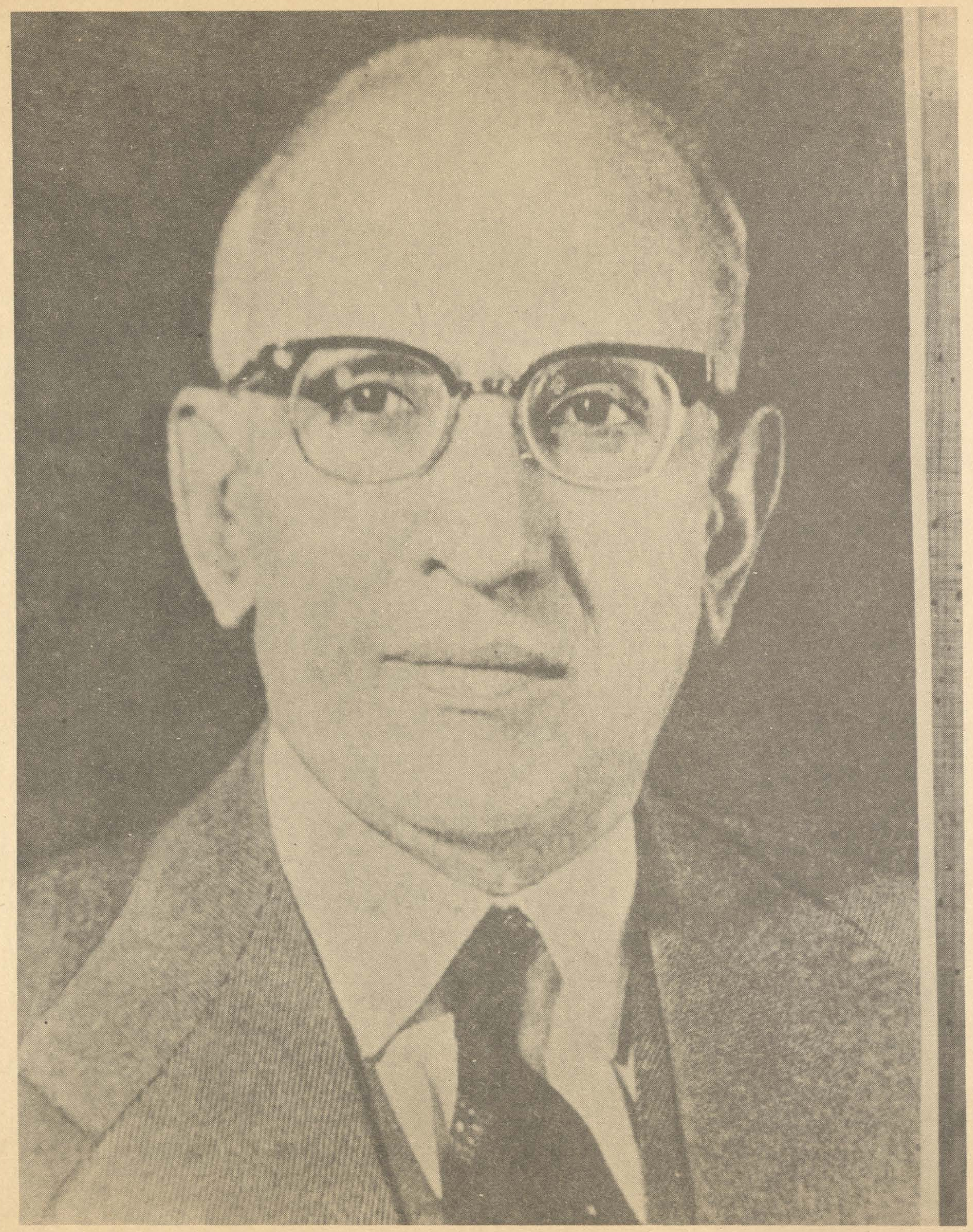
خان لیاقت علی خان



جناب حسین شہید سہروردی



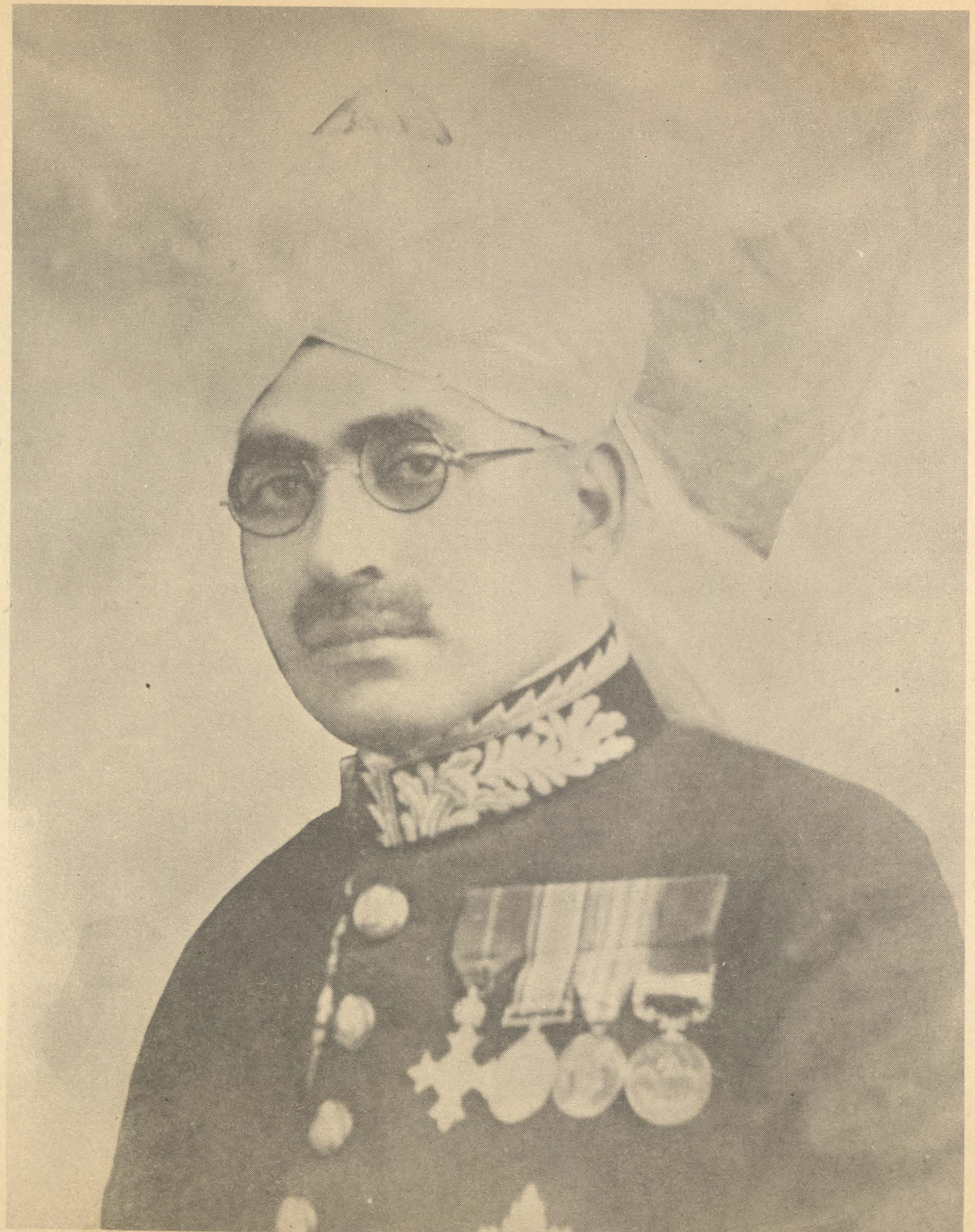
خواجہ ناظم الدین



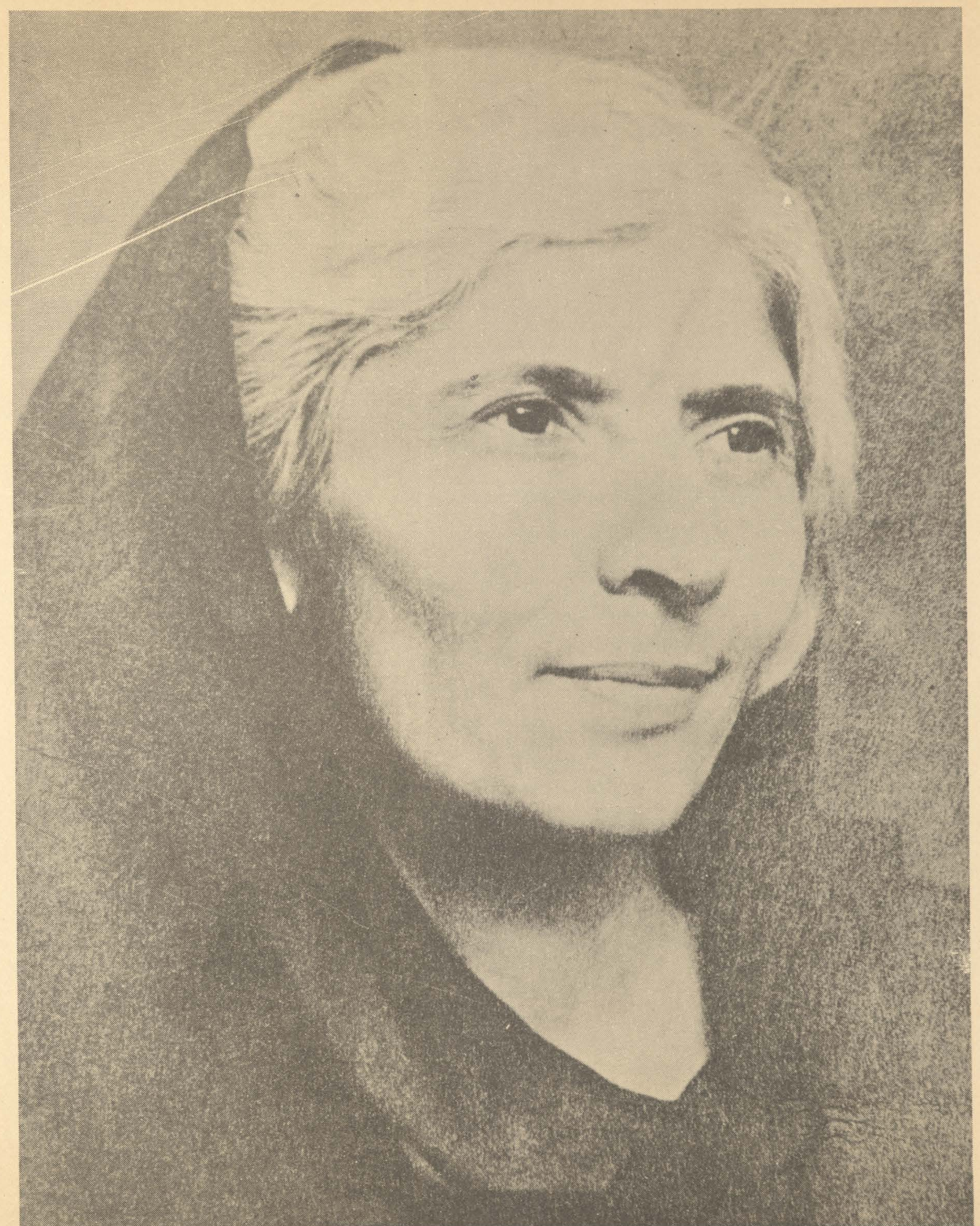
جناب آئی۔ آئی۔ چندریگر



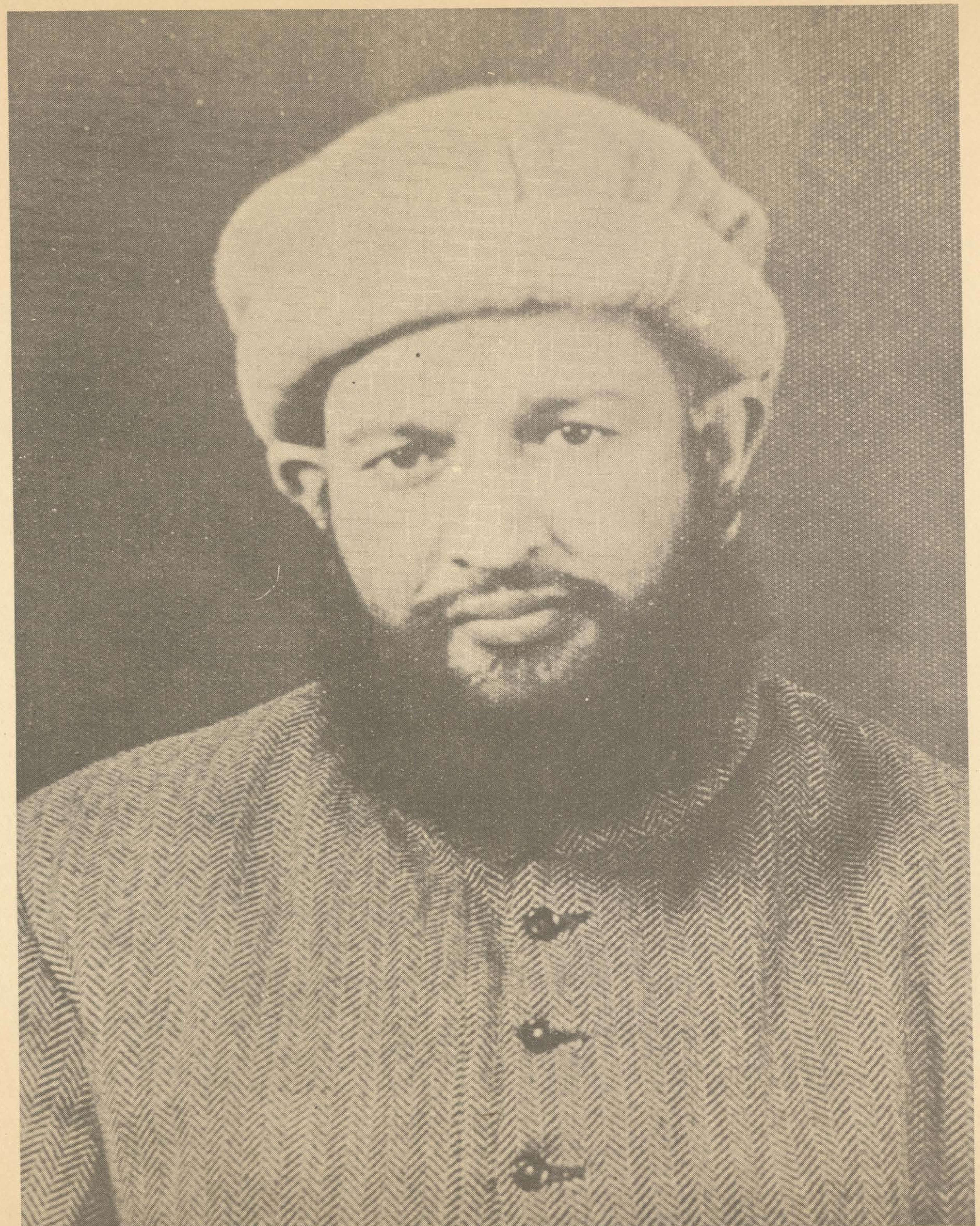
راجہ غضنفر علی خان



سر سکندر حیات خان



مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جنّاح



سیّد محمّد امین الحسنات پیر صاحب مانکی شریف

محاذِ صحافت


THE
MOHAMMEDAN
SOCIAL REFORMER
تہذیب الاخلاق

جلد اول] یکم شوال سنہ ۱۲۸۷ ھجری یوم المبارک عید الفطر [نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تمہید

تہذیب الاخلاق

'تہذیب الاخلاق' کا نام مسلمانانِ ہند کی نشاۃ ثانیہ میں جو اہمیت رکھتا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اسکا اجراء سرسیّد احمد خان نے ۱۸۷۰ء میں کیا تھا۔ اُردو کا یہ پندرہ روزہ رسالہ ٹائپ میں چھپتا تھا۔ اس رسالے کا واحد مقصد مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح تھا اس لئے یہ غیر کاروباری خطوط پر چلایا جاتا تھا۔ تہذیب الاخلاق نے مسلمانوں کو تہذیب اور ثقافت کی نئی قدروں سے آشنا کرنے کا قابلِ قدر کام کیا۔ زیادہ زور عزّتِ نفس، پابندیِ وقت، صفائی، صداقت، حُسنِ سلوک، عورتوں کی فلاح وبہبود، کاروبار اور تجارت میں دلچسپی لینے اور زراعت کے نئے طریقے اپنانے پر دیا جاتا تھا۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمان سماجی برائیوں سے نجات حاصل کریں اور مذہب کی حقیقی رُوح کو سمجھیں۔ اس میں روزمرّہ کے مسائل پر آزادانہ بحث ہوتی تھی۔ مغربی تعلیمات کے حصُول کی بھی تاکید کی جاتی تھی۔ اور مُسلمانوں کو ان کے شاندار ماضی سے آشنا کرنا بھی اس کا ایک مقصد تھا۔ تہذیب الاخلاق میں زیادہ تر مضامین ومقالے چھپتے تھے اس کے پہلے سات سالہ دور میں ۲۲۶ مضامین شائع ہُوئے جن میں ۱۱۲ سرسیّد احمد خان نے خود لکھے۔ اس کے علاوہ اس میں مسلمانوں کی تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں خبریں اور تبصرے بھی شائع ہوتے تھے تہذیب الاخلاق نے اپنے دور کی مُسلم صحافت اور اُردو ادب پر گہرا اثر ڈالا۔



THE ALIGURH INSTITUTE GAZETTE

اخبار سائنٹیفک سوسائٹی علیگڈھ

FRIDAY, MAY 12, 1876.

IT IS THE PART OF A FREE PEOPLE.

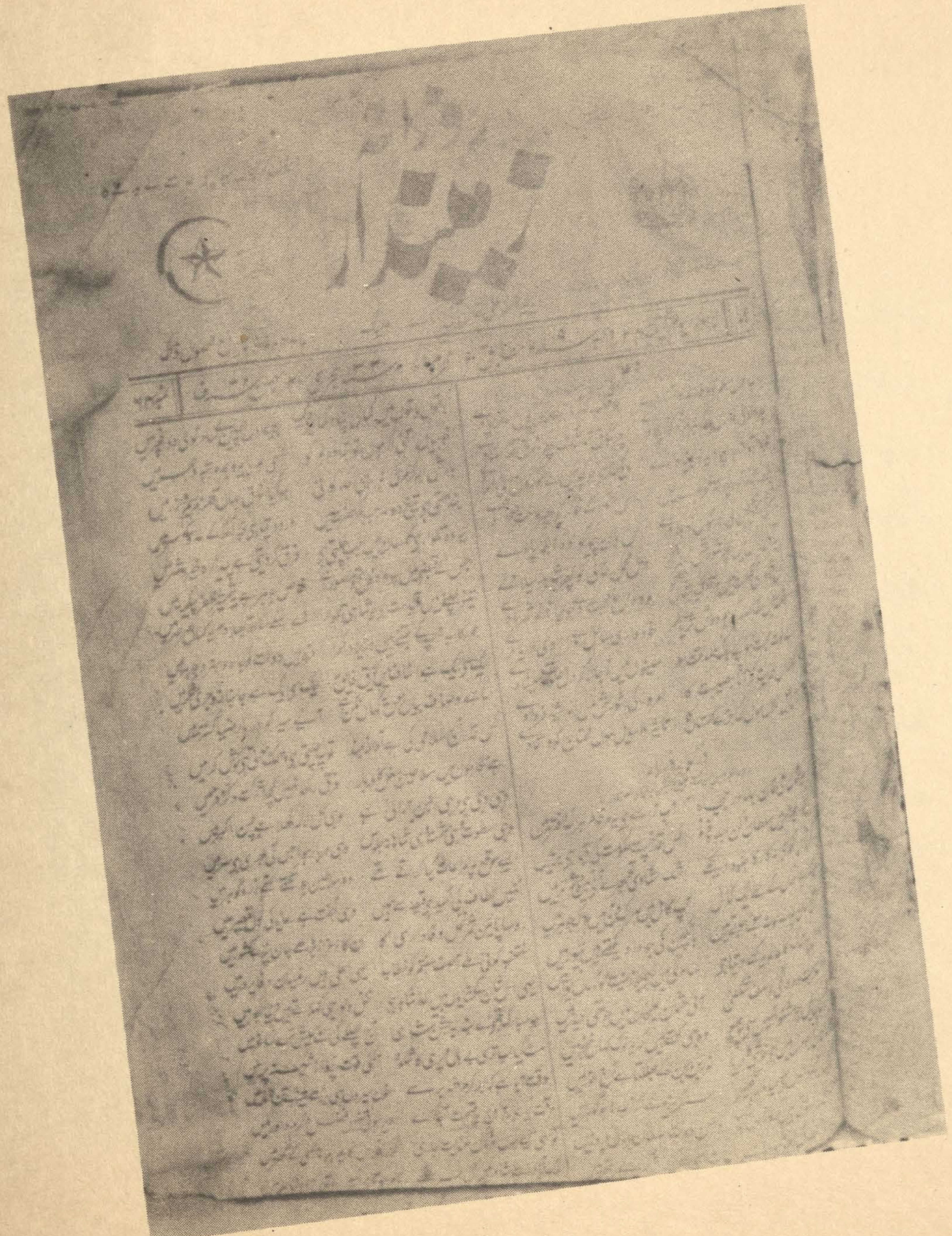
NOTICE.

اطلاع

TERMS OF ADVERTISEMENT.

سائنٹیفک سوسائٹی میگزین

سائنٹفک سوسائٹی میگزین، یا اخبار سائنٹفک سوسائٹی جو بعد میں علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے نام سے شائع ہُوا پہلے ہفتہ روز تھا جو بعد میں سہ روزہ ہُوا۔ اُردو اور انگریزی دو زبانوں میں شائع ہوتا تھا اسے سر سیّد احمد خان نے ۱۸۶۶ء میں جاری کیا۔ یہ رسالہ متین اور متوازن صحافت کا ایک عُمدہ نمونہ تھا۔ جسے معیاری جریدہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ قومی اور بین الاقوامی مسائل پر اس میں جو معقول اور دانشورانہ خیالات شائع ہوتے تھے۔ اور دیسی لوگوں کیساتھ یورپین حکمرانوں کی بدسلوکی کے بارے میں جو لکھا جاتا تھا۔ اس کیوجہ سے اس کو ایک آزاد اخبار کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔ یہ دانشوروں میں بے انتہا مقبول تھا۔ اس میں چونکہ انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں آراُ و افکار پیش کئے جاتے تھے اس لئے حکومت اور رعایا دونوں کو ایک دُوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے میں بڑی مدد ملی۔ اس کی پالیسی غیر فرقہ وارانہ تھی تاہم اس میں مسلمانوں کی ضروریات اور خواہشات کو نمایاں جگہ دی جاتی تھی اور ان کی تعلیمی، معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہوتی تھی۔ یہ اخبار غیر فرقہ پرست ہونے کے باوجود مُسلمانوں کا سب سے بڑا ترجمان خیال کیا جاتا تھا۔

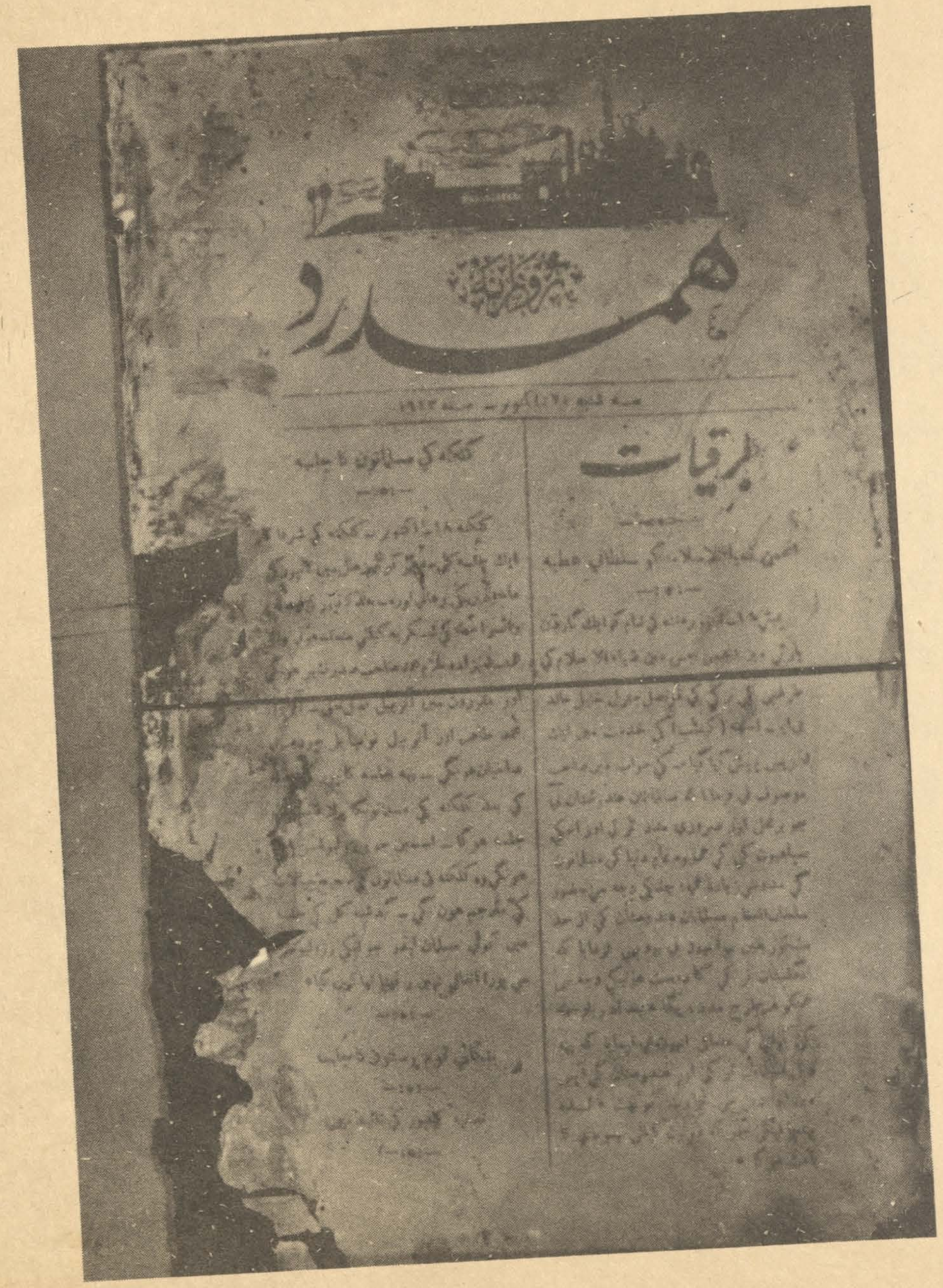


زمیندار

زمیندار

زمیندار اور مولانا ظفر علی خاں اگرچہ مترادف الفاظ بن گئے ہیں۔ تاہم اِسے ان کے والد گرامی مولوی سراج احمد نے ۱۹۰۳ء میں ایک ہفت روزہ کے طور پر جاری کیا تھا جو چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے مفاد کی ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ۱۹۰۹ء میں مولوی موصوف کی وفات کے بعد اس کی ادارت، مولانا ظفر علیخان نے سنبھال لی تو یہ روزنامہ ہوا اور اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ "زمیندار" میں حکومتِ وقت کی بدعنوانیوں کے خلاف کڑی تنقید کی جاتی تھی۔ مسلمانوں کے مفاد کی تائید و ترجمانی اور استعماریت کے خلاف مسلمانانِ عالم کی جدوجہد کی پرجوش حمائت نے اسے ہمعصر اخبارات میں بہت جلد زیادہ مقبول اور ممتاز بنایا اور اس کی تعداد اشاعت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اگرچہ زمیندار کی پالیسی پہلے بیس سال کے دوران غیر واضح تھی لیکن اس نے مسلمانوں میں جو سیاسی شعور پیدا کیا وہی بعد میں تحریکِ پاکستان کیلئے بہت بڑا سرمایہ ثابت ہُوا۔ ۱۹۲۷ء کے بعد زمیندار نے مسلم لیگ کی کُھلم کُھلا حمایت شروع کر دی اور اس کے بعد یہ اخبار آخر دم تک اپنی اِسی پالیسی پر عمل پیرا رہا۔

زمیندار پہلا اخبار تھا جو عوام میں مقبول ہُوا۔ اور یہ مسلمانوں کا اوّلین اخبار تھا جس نے ملکی اور غیر مُلکی خبر رساں ایجنسیوں سے خبریں حاصل کرنے کا اہتمام کیا یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا۔ جس نے ایک مزاحیہ کالم کو مستقل طور پر شامل کیا۔ یہ کالم مولانا عبدالمجید سالکؔ لکھتے تھے۔ "زمیندار" پہلا اخبار تھا جو آج کل کے اخبارات کی طرح بڑے سائز میں شائع ہوتا تھا۔



ہمدرد

'ہمدرد' اُردو روزنامہ تھا جو ۲۳ر فروری ۱۹۱۳ء کو دہلی سے جاری ہُوا۔ اگست ۱۹۱۵ء کو بند ہوا۔ ۹ر نومبر ۱۹۲۴ء کو دوبارہ جاری ہُوا اور ۱۲ر اپریل ۱۹۲۹ء کو بالکل بند ہوگیا۔ اس کے ایڈیٹر مولانا محمدؔ علی جوہرؔ تھے جو اُردو اور انگریزی میں نہایت فصاحت و بلاغت سے لکھتے تھے۔ یہ ہندوستان کا پہلا روزنامہ تھا جو ٹائپ میں چھپنے لگا لیکن یہ تجربہ ناکام ہُوا، اس لئے کچھ عرصہ تک لیتھو میں چھپتا رہا ہمدرد مستقل طور پر مسلمانوں کے حقوق اور ان کے سیاسی مطالبات کیلئے سرگرم عمل رہا۔ اس نے پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کو تسلیم کرنے پر مسلسل زور دیا۔ سندھ کو بمبئی پریذیڈنسی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا، صوبۂ شمال مغربی سرحد کو آئینی اصلاحات دینے پر زور دیا اور مسلمانوں کے جُداگانہ طرزِ انتخابات کا مطالبہ جاری رکھا۔ سیّد ہاشمی فریدآبادی، قاضی عبدالغفار، سیّد جالب دہلوی، مولوی عبدالحلیم شررؔ اور میرؔ محفوظ علی جیسے بلند پایہ ادیب اس اخبار کے ادارۂ تحریر میں شامل رہے ہیں۔



The Comrade.

A Weekly Journal. Edited by - Mohamed Ali.

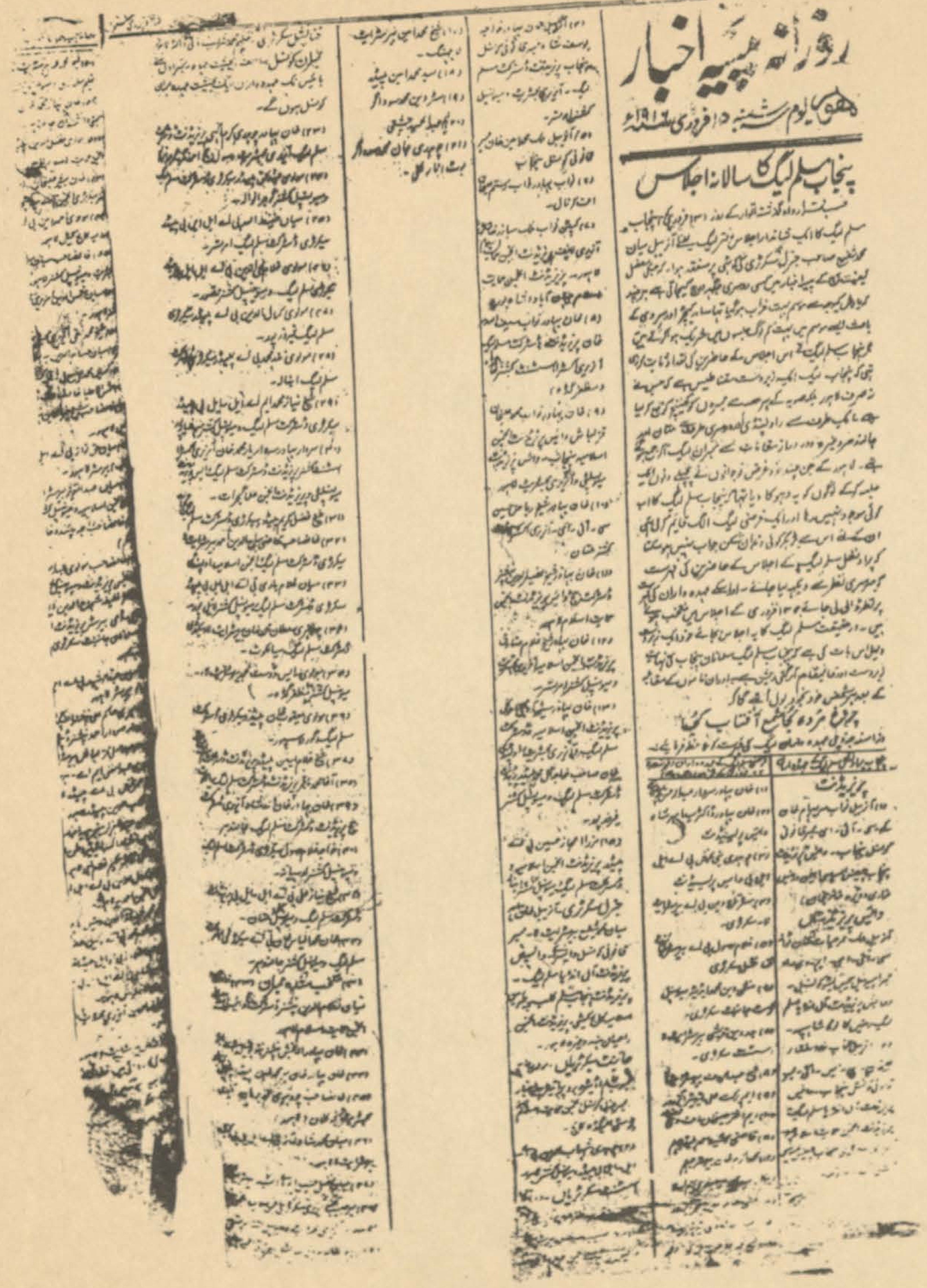
Vol. 8. No. 11 & 12. Delhi : Saturday, 26th September, 1914.

CONTENTS

The Choice of the Turks.

کامریڈ

انگریزی کا یہ ہفتہ وار اخبار مولانا محمّد علی جوہرنے ۱۹۱۱ء میں لندن سپیکٹیٹر کے طرز پر جاری کیا۔ اسکی پالیسی متوازن تھی لیکن حکومت پر کڑی تنقید بھی کرتا تھا۔ اس نے صحافت کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا۔ اس کے اداریئے مدلّل ہوتے تھے اور مصدّقہ معلوماتی مضامین اس کے صفحات کی زینت بنتے تھے۔ مزاحیہ مضامین بھی اس میں شائع ہوتے تھے اور ملکی و غیر ملکی خبروں کا ایک نہایت اچھا خلاصہ بھی پیش کیا جاتا تھا جن میں ہندوستان اور دُنیا کے مسلمانوں کی ثقافتی اور سیاسی ترقی سے متعلقہ خبریں زیادہ ہوتی تھیں۔ یہ اخبار متحدہ ہندوستان کے نظریئے کا مخالف تھا اور ہندو مسلم مسئلے کو ایک قومی مسئلے کی بجائے ایک بین الاقوامی مسئلہ سمجھتا تھا۔ حتیٰ کہ ۱۹۱۲ء میں اس میں ایک مزاحیہ مضمون شائع ہُوا جس میں تقسیم ہند کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ کامریڈ جُداگانہ طرزِ انتخاب کا حامی تھا۔ اس نے تقسیم بنگال کی تنسیخ کی شدت کے ساتھ مخالفت کی۔ کانپور مسجد ایجی ٹیشن کے دوران مسلمانوں کے جذبات کی شدّومد کیساتھ ترجمانی کی اور عالمِ اسلام کو ملوکیّت کی غلامی سے آزاد کرانے کیلئے مسلسل مضامین شائع کئے۔ کامریڈ اخبارات کی آزادی کا پرجوش حامی تھا۔ متعدّد بار اس کی ضمانتیں ضبط ہُوئیں اور جب مزید زرِضمانت داخل کرنے سے معذور ہوا تو اس کی اشاعت جاری نہ رہ سکی۔


روزانہ پیسہ اخبار

ھو یوم شنبہ ۱۵ فروری ۱۹۱۶ء

پنجاب مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

پَیسہ اخبار

"پیسہ اخبار" مولوی محبوب عالم نے ۱۸۸۸ء میں بطور ہفتہ وار جاری کیا تھا۔ ابتدا میں اس کی قیمت ایک ہی پیسہ رکھی گئی تھی اس لئے یہی اس کا نام بھی تجویز ہوا۔ بیسویں صدی کے شروع میں یہ روزنامہ ہو گیا۔ مولوی محبوب عالم کے اشاعت گھر نے بہت جلد ترقی کی اور انھوں نے نہ صرف سینکڑوں کتابیں شائع کیں بلکہ متعدد دیگر جرائد بھی نکالے۔

پیسہ اخبار کی پالیسی متین اور متوازن تھی۔ یہ سر سیّد احمد خاں کی پیدا کردہ روایات کا پیرو کار تھا۔ یہ اخبار اس صدی کے آغاز میں مسلمانوں کی معتدل سیاست کا ترجمان تھا جب مولانا ظفر علیخاں نے اُردو میں زیادہ زور دار صحافت کا آغاز کیا تو یہ ماند پڑ گیا۔ تاہم پیسہ اخبار قریباً نصف صدی تک بطورِ ہفتہ وار جاری رہا۔ پیسہ اخبار جدید اُردو صحافت کا نقیب تھا۔ کم قیمت ہونے کی وجہ سے اس کی اشاعت زیادہ تھی۔ اور یہ عوام کے ذوق و شوق کی تسکین کا سامان بہم پہنچاتا تھا۔ یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا جسے کاروباری خطوط پر چلایا گیا۔


الامان
دہلی
ہفتہ میں دو بار
ناظرین الامان
تاریخہائے اشاعت
شرح قیمت اخبار
قیمت سالانہ
ایڈیٹر محمد مظہر الدین
قیمت فی پرچہ
جلد ۶ دہلی - یوم جمعۃ المبارک - مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء نمبر (۷۸)
نیرنگ انقلاب
آثار اسلامیہ کی سیر
حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کی درگاہ شریف
اور آثار متبرکہ

الامان

”الامان“ دہلی بڑے سائز کا سہ روزہ تھا جسے مولانا مظہر الدّین نے اس صدی کے تیسرے عشرہ کے اوائل میں نکالا۔ بعد میں اُنھوں نے روزنامہ ”وحدت“ جاری کیا۔ ان دو اخبارات نے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں نمایاں حِصّہ لیا۔ اور مسلم لیگ کی مکمل تائید و حمائیت کی۔ مولانا مظہر الدّین کافی عرصہ تک عوامی شہرت کے مالک رہے۔ وہ جمعیتہ العلماء کانپور کے سیکرٹری رہے جو کانگریس نواز جمعیتہ العلماء دہلی کی مدّمقابل تھی۔ مولانا مظہر الدّین ۱۹۳۸ء میں قتل کئے گئے اور اس کے کچھ عرصہ بعد اِن کے دونوں اخبارات کی اشاعت بند ہوگئی۔

”الامان“ میں ایک خصوصیّت یہ تھی کہ اس میں قاہرہ کے عربی اخبارات کی خبروں اور مضامین کے ترجمے شائع ہوتے تھے جس سے قارئین کو عالم اسلام کی رفتار ترقی کا برابر علم ہوتا رہتا تھا۔


THE VAKIL AMRITSAR

سہ روزہ

وکیل

وکیل

"وکیل" انیسویں صدی کے اواخر میں امرتسر سے شائع ہونے لگا۔ یہ اخبار سر سیّد احمد خاں کی تحریک کے زیرِ اثر جاری شدہ مسلم جرائد کا ایک عمدہ نمونہ تھا۔ وکیل ایک متین اخبار تھا۔ اس کا ادبی معیار بلند تھا اور اس نے اُس زمانے میں مسلمانوں کے سیاسی افکار کی ترجمانی کی جب مسلم پریس بہت کمزور تھا۔ مولانا محمد علی جوہر نے "کامریڈ" (۱۷ فروری ۱۹۱۲ء) میں وکیل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا "وکیل اُردو صحافت کا بہترین نمونہ ہے۔ اس میں جو افکار و آرا پیش ہوتے ہیں وہ وسعتِ نظر معقولیت اور وقار کے حامل ہوتے ہیں۔ اس میں دانشورانہ جامعیت اور تحمل اتنا زیادہ ہے کہ ملک کی انگریزی صحافت میں بھی اس کی نظیر شاذ و نادر ملتی ہے۔" یہ اخبار شیخ غلام محمد نے جاری کیا تھا۔ اور اس میں مولانا ابو الکلام آزاد، عبد اللہ الامدادی اور عبد اللہ منہاس نے اپنے اپنے وقت پر کام کیا ہے۔


انقلاب

مکافات عمل

انقلاب

”انقلاب“ (لاہور) مسلمانوں کی صحافت میں جو اہمیت رکھتا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسے مولانا عبدالمجید سالک اور مولانا غلام رسُول مہر نے مل کر ۴/ اپریل ۱۹۲۷ء کو جاری کیا۔ یہ اخبار مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کا بہت بڑا علمبردار تھا۔ اس نے مسلمانوں میں کانگرس کا اثر و رسُوخ کم کرنے کی خاطر مسلسل کام کیا۔ نہرو رپورٹ کی شدّ و مدّ کیساتھ مخالفت کی۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے انعقاد کے لئے فضا ہموار کی جس میں قومی مطالبات کی تشکیل کی گئی تھی۔ انقلاب آل انڈیا مسلم لیگ کو انتشار سے بچانے اور متحد رکھنے میں بھی بہت ممد ثابت ہوا۔ اس نے گول میز کانفرنس (۳۲ - ۱۹۳۰ء) کے وقت جناح (قائدِ اعظم) کے مشہور ”چودہ نکات“ کی پرزور حمایت کی۔

”انقلاب“ شمال مغربی ہندوستان میں مسلم ریاست کے قیام کی تائید وحمایت میں اس وقت سے برابر مصروف رہا جب علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء کے مشہور خطبۂ الہ آباد میں اس کا تصوّر پیش کیا اسوقت انقلاب واحد اخبار تھا جس نے علامہ اقبال کے تصوّرِ مسلم مملکت کی پرزور حمایت کی۔ ۱۹۳۵ء سے اس میں پاکستان پر مسلسل مضامین شائع ہوتے رہے اور اس طرح قرار دادِ لاہور کی منظوری تک انقلاب نے نظریۂ پاکستان کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششیں جاری رکھیں جب مسلم لیگ نے کیبنٹ مشن کی تجاویز منظور کیں تو انقلاب نے متعدّد مضامین اور ایک درجن ادارتی مقالات کے ذریعے قوم کو ان تجاویز کے خطرات سے خبردار کرتے ہوئے قرار دادِ لاہور پر ڈٹے رہنے کی تاکید کی۔

انقلاب ۱۹۴۹ء میں مالی مشکلات اور صوبہ سرحد میں اس کا داخلہ ممنوع ہونے کیوجہ سے بند ہوگیا۔



رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۶۳

تار کا پتہ: سرحد پشاور

ہفتہ وار سرحد

ایڈیٹر: یوسفی

چندہ سرحد

سالانہ

گورنمنٹ سے

پبلک سے

ششماہی

پبلک سے

فی پرچہ

ایک آنہ

نرخ اشتہارات

پورا صفحہ

پورا کالم

فی سطر

دو آنے

جلد ۶ پشاور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ نمبر ۲۰

اٹھ جاگ اے خوابیدہ مسلم کیوں میٹھی نیندیں سوتا ہے

سفر افغانستان

(۳)

اقدام کی حکمت عملی پر ایک سرسری نظر

عصری تحریکات

حل مسئلہ

روزنامہ "سرحد" پشاور

روزنامہ "سرحد" پشاور، صوبۂ شمال مغربی سرحد کا اوّلین اُردو روزنامہ تھا، جسے مشہور و معروف سیاسی کارکُن اور کہنہ مشق صحافی اللہ بخش یوسفی (مرحوم) نے ۱۹۲۵ء میں جاری کیا۔ یہ اخبار نہ صرف سرحد کے مسلمانوں کا بلکہ تحریکِ خلافت اور آل انڈیا مسلم لیگ کا بھی ترجمان تھا علی برادران کا پُرجوش حامی اور تحریکِ آزادی کا بہت بڑا علمبردار تھا۔

روزنامہ "سرحد" جو عُمر بھر تحریکِ آزادی کیلئے وقف رہا قیامِ پاکستان کے بعد صرف چند سال ہی جاری رہ سکا۔



Daily Hamdam
LUCKNOW
روزنامہ ہمدم
جلد ۱۴
لکھنؤ یوم یکشنبہ ۱۰ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۹ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ
نمبر ۳۴
کابل کی موجودہ حالت
دو دو باتیں

ہمدم لکھنؤ

روزنامہ "ہمدم لکھنؤ" مسلمانوں کا نہایت ہی اہم اخبار تھا۔ اسے مشہور عالم و فاضل مولانا عبدالباری نے ۱۹۱۲ء میں جاری کیا اور مہاراجہ صاحب محمود آباد اس کی مالی مدد کرتے رہے۔ ویسے تو متعدد صحافیوں نے وقتاً فوقتاً اس کی ادارت کے فرائض انجام دیئے لیکن ان میں ممتاز حیثیت سیّد جالب دہلوی کو حاصل ہوئی جو متین، متوازن اور مدلّل ادارتی مقالات لکھنے کے سبب بہت مقبول و معروف تھے۔ کچھ عرصہ تک اس اخبار کی پالیسی آزادانہ رہی لیکن بیسویں صدی کے تیسرے عشرے کے اواخر میں اس نے مسلمانوں کی علیحدہ قومیت اور مسلم لیگ کی حمایت میں لکھنا شروع کیا۔



احسان

روزنامہ "احسان" ۱۹۳۴ء میں لاہور سے شائع ہوا اور بیس سال سے زائد عرصے تک جاری رہا شروع شروع میں اس کی ادرات کے فرائض مولانا مرتضیٰ احمد میکش جیسے نامی گرامی صحافی نے انجام دیئے ان کیساتھ مولانا چراغ حسن حسرت، باری علیگ اور انعام اللہ خان ناصر نے بھی کام کیا۔ علامہ اقبال نے بھی قلمی نام سے اس میں اپنا مزاحیہ کلام شائع کیا۔ یہ اخبار اپنے ادارتی مقالات، مزاح نگاری اور مسلم لیگ کی مسلسل حمایت کے سلسلے میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ جب مولانا مرتضیٰ احمد خان اور ان کے ساتھی اس اخبار سے علیحدہ ہوئے اور "شاہباز" جاری کیا تو ابو سعید بزمی اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مولانا وقار انبالوی نے اس کی ادارت کے فرائض سنبھالے۔ احسان نے مسلمانوں کی سیاست کی ترقی اور پاکستان کو مقبولِ عوام بنانے میں انتہائی خلوص سے کام کیا۔ یہ اخبار ملک نور الٰہی نے جاری کیا تھا۔



ہفتہ وار

نوجوان افغان

ہری پور ہزارہ

اخبار

ہر شنبہ کو پابندی وقت سے شائع ہوتا ہے

مسلمانوں کی تعلیم کا خواب پریشان

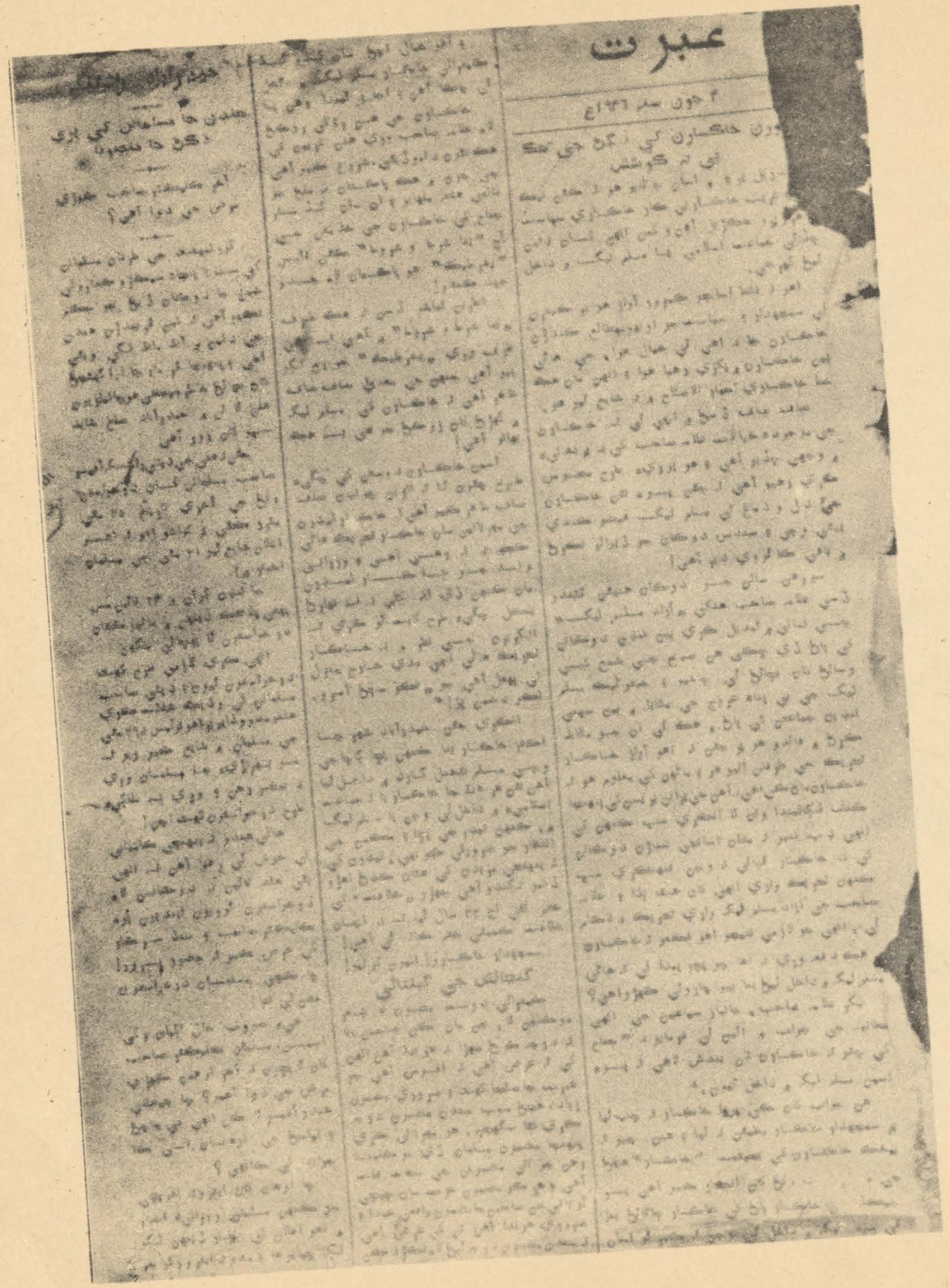
ہفتہ وار

نوجوان افغان

ہری پور (ہزارہ)

ہفتہ وار نوجوان افغان جو ایک مشہور سیاسی کارکن خان تاج محمد خان طاہر خیلی کی ادرات میں شائع ہوتا رہا ہے شروع ہی سے ایک اہم ہفت روزہ تھا جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس ہفت روزہ کی غرض وغائیت نوجوانانِ سرحد کو قومی آزادی کی جدّوجہد کیلئے تیار کرنا تھا۔ یہ ایک ترقی پسند اور انقلابی اخبار تھا اور اس میں تعمیری اور تعلیمی مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔

الغرض ہفت روزہ نوجوان افغان نے آزادی کی جدّوجہد میں اہم کردار ادا کیا ہے۔



عبرت

۴ جون سنہ ۱۹۳۶ع

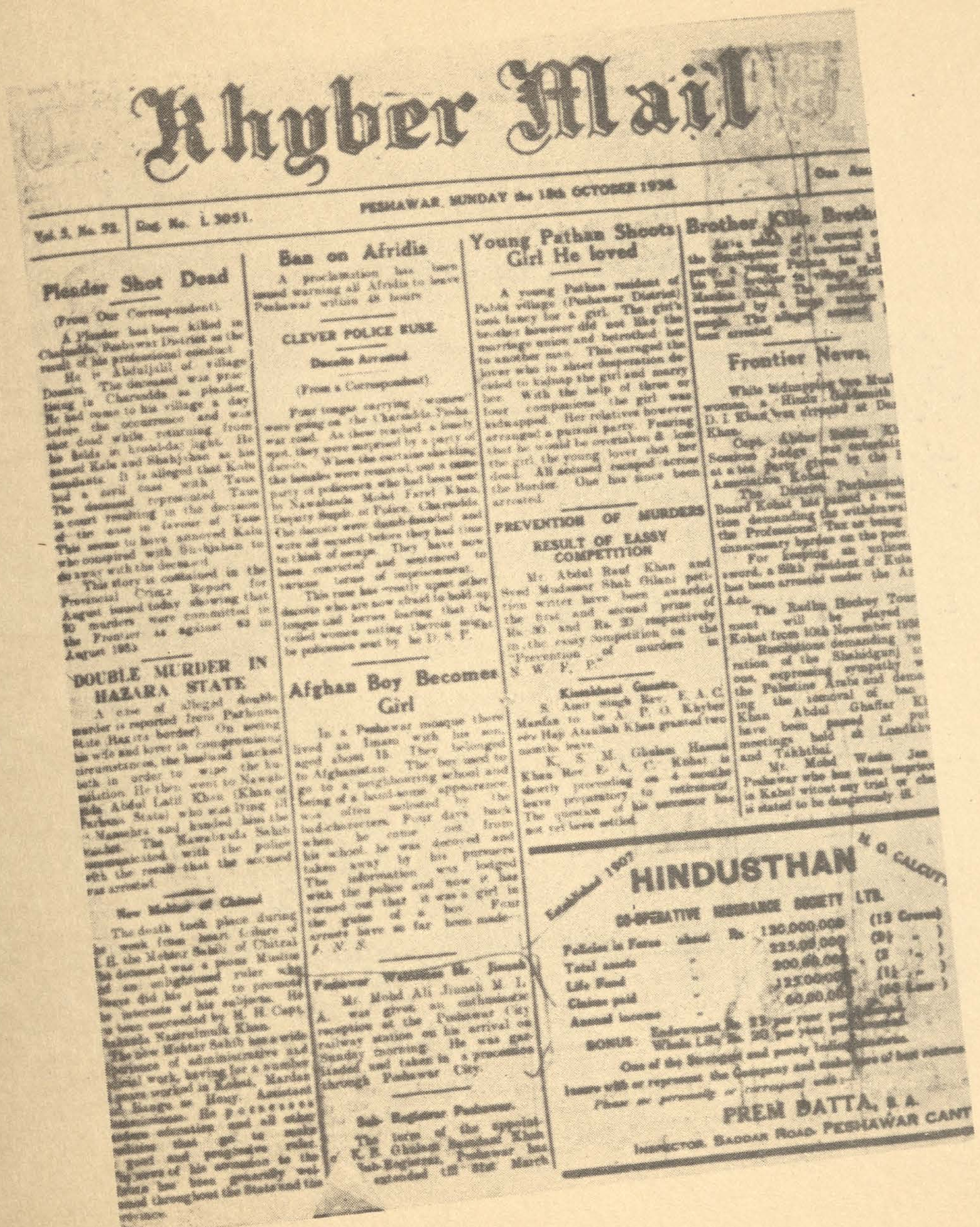
روزنامہ عبرت

سندھی روزنامہ "عبرت"، (حیدرآباد) جواب اس علاقے کا ایک مشہور روزنامہ ہے ۱۹۴۲ء میں میرپور خاص (ضلع تھرپارکر) سے ایک ماہوار رسالے کے طرز پہ شائع ہونا شروع ہوا۔ اسے مولانا محمد عثمان ڈیپلائی نے جاری کیا تھا۔ یہ ایک آزاد خیال مسلم جریدہ تھا جو مولانا عبدالحلیم شرر، ڈپٹی نذیر احمد، مولانا الطاف حسین حالی اور مولانا شبلی کے فلسفۂ ادب کا پیروکار رہا۔

عبرت ۱۹۴۵ء میں ہفت روزہ ہوا اور ۱۹۵۵ء کے آغاز میں اس نے روزنامے کی صورت اختیار کی۔

"عبرت" نے ماہوار اور ہفتہ وار کی حیثیت سے مطالبۂ پاکستان کی حمایت کی، دو قومی نظریئے کو تقویت پہنچائی اور مسلم لیگ کا سرگرم حامی رہا۔

اس اخبار نے سندھ کے مسلمانوں میں مروجہ معاشرتی برائیوں کے خلاف بھی مسلسل جہاد کیا۔ مسلمانوں کو تجارت اور صنعت میں حصّہ لینے کی ترغیب دی۔ تعلیم اور صحت کی ترقی پر بھی زور دیا اور تنگ نظری اور تعصب کے خلاف مصروفِ جہاد رہا۔


Khyber Mail

Vol. 5, No. 92. | Reg. No. L 3051. | PESHAWAR, SUNDAY the 18th OCTOBER 1936.

Pleader Shot Dead

(From Our Correspondent).

A Pleader has been killed in Charsadda, Peshawar District as the result of his professional conduct.

This story is contained in the Provincial Crime Report for August issued today showing that 80 murders were committed in the Frontier as against 63 in August 1935.

DOUBLE MURDER IN HAZARA STATE

A case of alleged double murder is reported from Pathona State Hazara border.

Ban on Afridis

A proclamation has been issued warning all Afridis to leave Peshawar within 48 hours.

CLEVER POLICE RUSE

Dacoits Arrested

(From a Correspondent).

Afghan Boy Becomes Girl

Young Pathan Shoots Girl He loved

A young Pathan resident of Pabbi village (Peshawar District) took fancy for a girl.

PREVENTION OF MURDERS

RESULT OF EASSY COMPETITION

Mr. Abdul Rauf Khan and Syed Mudassar Shah Gilani petition writer have been awarded the first and second prize of Rs. 30 and Rs. 20 respectively in the essay competition on the "Prevention of murders in N. W. F. P."

Kunakhani Gazette.

Brother Kills Brother

Frontier News.

HINDUSTHAN CO-OPERATIVE INSURANCE SOCIETY LTD.

Established 1907

H. O. CALCUTTA

Policies in Force about Rs. 130,000,000

BONUS:

PREM DATTA, B.A.

INSPECTOR, SADDAR ROAD, PESHAWAR CANT.

خیبر میل

پشاور

خیبر میل پشاور جسے مرحوم شیخ ثناء اللہ نے ۱۹۳۲ء میں جاری کیا صوبہ شمال مغربی سرحد کا اوّلین انگریزی ہفت روزہ تھا۔ اس نے سرحد کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں بڑی بیداری پیدا کی۔ اس میں نہایت دلچسپ، خیال افروز، تعلیمی اور معلوماتی مضامین شائع ہوتے رہے۔ ہفت روزہ خیبر میل ۱۸، ۱۹ سال لگاتار سرحد کے مسلمانوں میں مسلم قومیت کا جذبہ مضبوط کرنے میں مصروف رہا۔ انگریزی خیبر میل کے علاوہ اردو، پشتو ملا جلا خیبر میل بھی اس دوران جاری رہا جس کا معیار خاصا بلند تھا۔

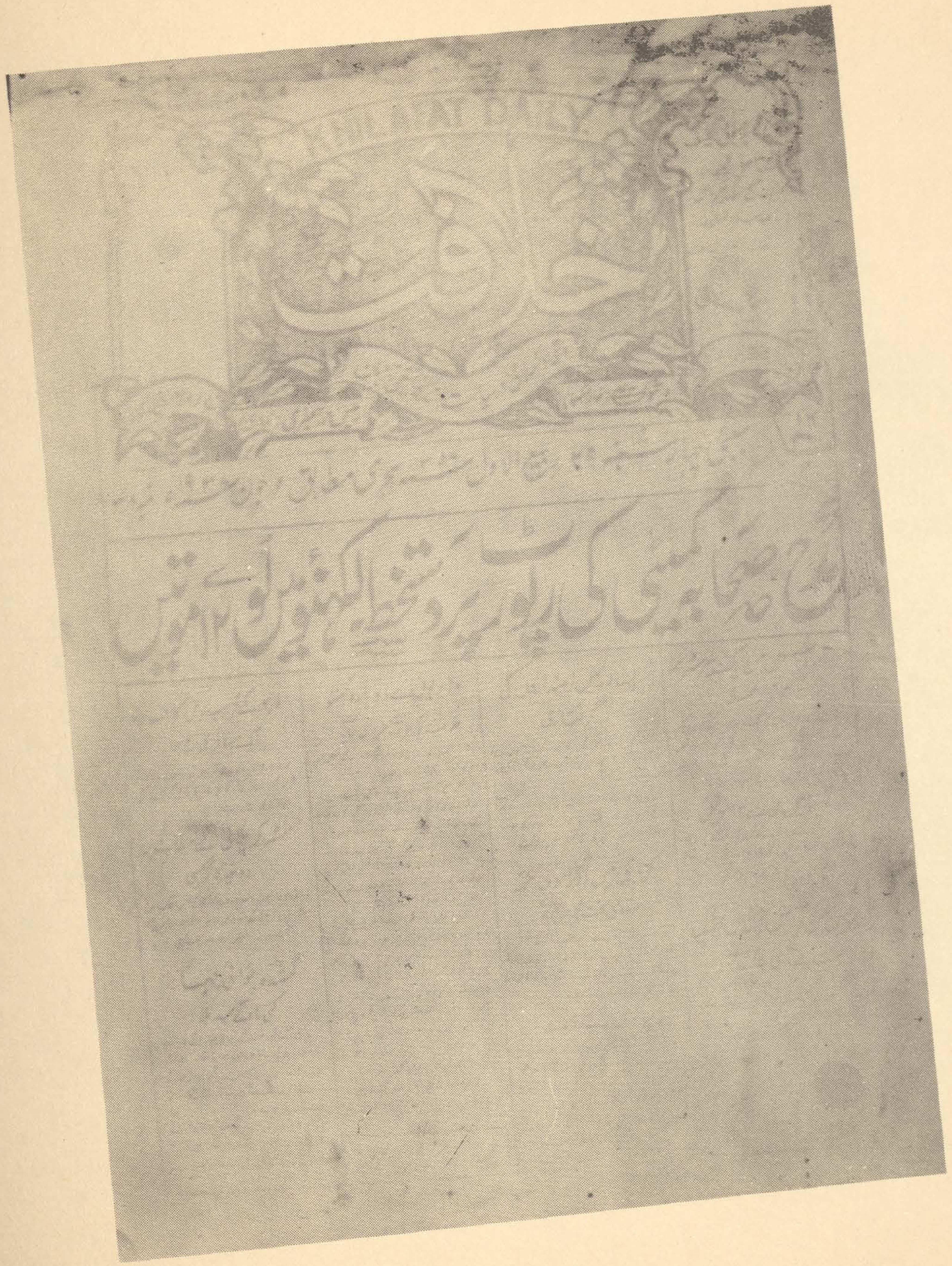
مرحوم شیخ ثناء اللہ نے ۱۹۵۰ء میں اپنے اس انگریزی ہفت روزہ کو روزنامہ میں تبدیل کر دیا اور یہ اب تک سرحد کے واحد انگریزی روزنامہ کی حیثیت سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔



آزاد

آزاد بنگالی زبان کا روزنامہ تھا جسے مولانا محمد اکرم خاںؔ نے کلکتہ سے ۱۹۳۶ء میں جاری کیا۔ یہ اپنے ہمعصر اخبارات میں نہایت ہی مقبول اور کثیر الاشاعت اخبار تھا۔ اس کے بانی مولانا محمد اکرم خاں جو ۱۹۶۸ء میں ننانوے ۹۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے مشہور ترین مسلمان بنگالی رہنماؤں میں سے تھے۔ آپ ۱۹۰۶ء سے مسلم لیگ کیساتھ مسلسل وابستہ رہے۔ اس جماعت میں اُنھیں بڑے بڑے عہدے حاصل ہُوئے۔ وہ بنگال میں بابائے مسلم صحافت خیال کئے جاتے تھے۔ متعدد اخبارات وجرائد کے رُوح رواں تھے۔ "آزاد" نے مسلم لیگ اور پاکستان کی مکمل حمایت کی حقیقت یہ ہے کہ بنگال جیسے دور اُفتادہ علاقہ کے مسلمانوں کی سیاسی تربیت اسی اخبار کی بدولت ہُوئی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ "آزاد" کے بغیر ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی مشکل ہوتی۔

قیام پاکستان کے بعد "آزاد" بند ہوگیا۔ تاہم اس کے دو سال بعد یہ ڈھاکہ سے دوبارہ شائع ہونے لگا اور اب تک جاری ہے۔ اس کے بانی مولانا محمد اکرم خان ۱۹۶۸ء تک اس کے مدیر رہے۔ اگرچہ علالت کے باعث وہ پہلے کی طرح سرگرم اور فعال رہے تھے۔



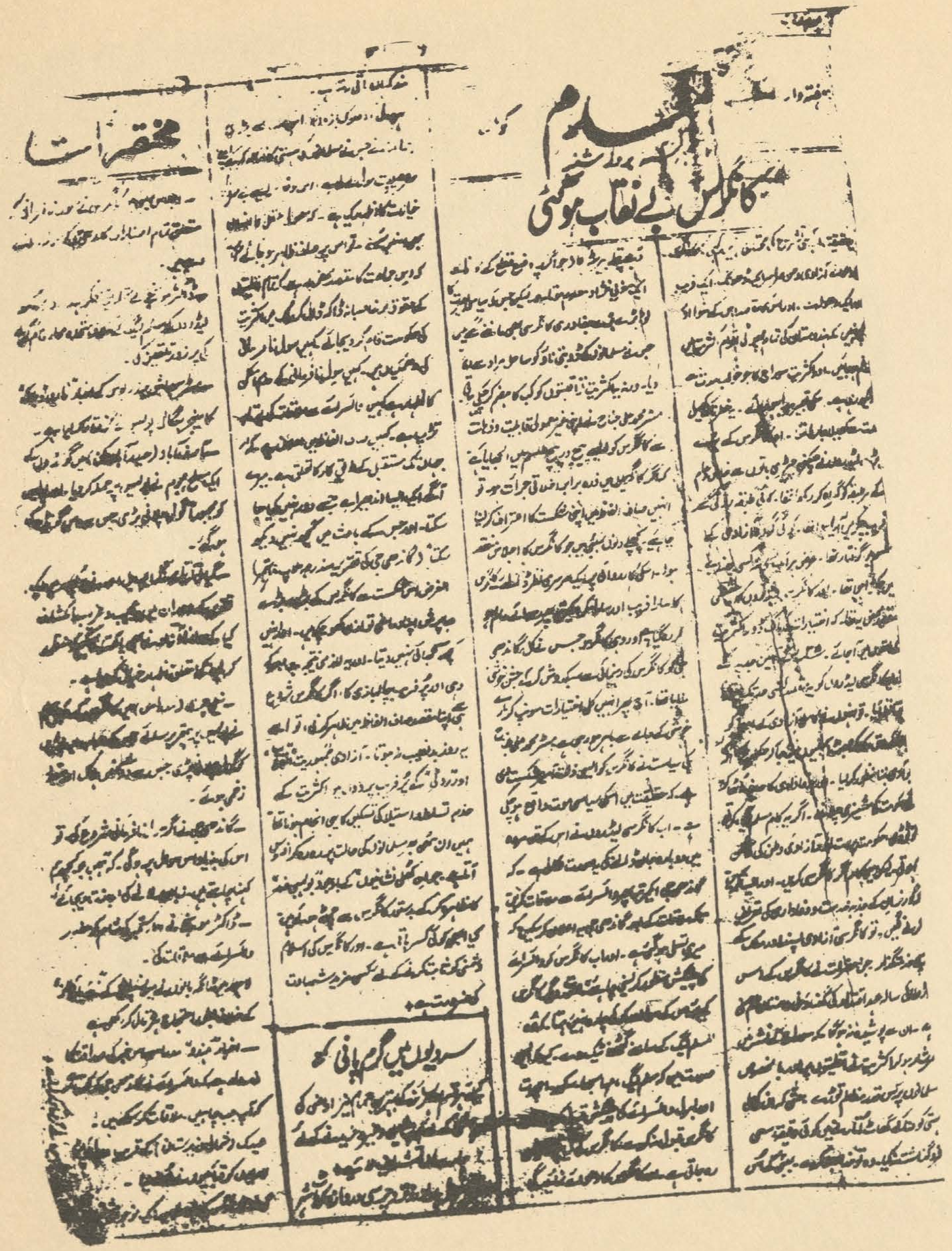
KHILAFAT DAILY

خلافت

خلافت

"خلافت بمبئی کا سرکردہ مُسلم روزنامہ تھا جسے مولانا محمد علی جوہر کے برادرِ بزرگ مولانا شوکت علی نے جاری کیا۔ یہ آل انڈیا خلافت کمیٹی" کا ترجمان تھا۔ خلافت کمیٹی، خلافتِ عثمانیہ کی بحالی اور استخلاصِ وطن کے لئے کام کر رہی تھی۔ اس اخبار نے خلافت اور ترکِ موالات کی تحریکوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جب خلافت کا مسئلہ باقی نہ رہا تو اس اخبار نے آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت شروع کی اور تحریکِ پاکستان کیلئے مسلسل وقف رہا۔ یہ اخبار معیاری سائز پر چھپتا تھا۔ عبدالغنی چودھری، علی بہادر خان، محمد عرفان اور رئیس احمد جعفری یکے بعد دیگرے اس کے کامیاب مدیر رہے ہیں۔

مولانا شوکت علی ۱۹۳۸ء میں اپنی وفات تک اس کی پالیسی وضع کرتے رہے۔


ہمدم
کانگرس بے نقاب ہو گئی
مختصرات
سردیوں میں گرم پانی کو

ہفتہ وار

ہمدم

کوہاٹ

ہفتہ وار ہمدم (اُردو) کوہاٹ الحاج غلام حیدر اختر نے ۱۹۲۹ء میں اسوقت جاری کیا جب صُوبہ سرحد میں مسلم لیگ غیر مقبول تھی۔ یہ ہفت نامہ روزِ اوّل ہی سے مسلم لیگ کا ترجمان بن گیا۔ اس نے صُوبہ سرحد میں بالعموم اور سرحد کے جنوبی اضلاع کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں میں بالخصوص مسلم لیگ کیلئے ساز گار فضا پیدا کی۔

۱۹۴۰ء میں تاریخی قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد ہمدم نے مسلم لیگ اور نظریۂ پاکستان کو مقبول عوام بنانے کیلئے پہلے سے زیادہ جوش اور جذبہ سے کام شروع کیا۔ یہ ہفت روزہ اپنے روزِ اشاعت سے ابتک نہایت باقاعدگی کیساتھ شائع ہو رہا ہے اور اپنی وضع کردہ پالیسی پر نہایت استقامت کیساتھ عمل پیرا ہے اس کے مندرجات کا معیار بھی خاصا اچھا ہے۔


PRICE ONE ANNA

The Moslem Voice

THE ONLY MOSLEM ENGLISH JOURNAL IN SIND.

No. 1.

KARACHI (Sind) Saturday, 15th February 1941

Vol I.

The "Moslem Voice"

SUMMARY OF WEEK'S NEWS.

LEAGUE WORKING COMMITTEE AND SIND MINISTRY

ASSAM MINISTER INJURED

K. B. ALLAHBUX VISITS SYED

HINDU MINISTER OPPOSED TO CABINET EXPANSION

HINDU CONFERENCE

LEAGUE LEADERS IN PUNJAB

CONGRESS BAN DEFIED

JOINT ELECTORATES IN SIND

RIOTS OVER MOHURRUM

A.G.G. BALUCHISTAN RETURNS

AZAD GIFT OF

SIND BUDGET AND SINDHI MEMBERS

CONGRESS M.L.As. IN ASSAM

THE PUNJAB WAR EFFORT

CONGRESS AND MADRAS CORPORATION

Leadership of Sind Hindus

COMMUNAL RIOT IN MADURA

LITERACY CAMPAIGN IN BOMBAY

DAILY COST OF WAR

مُسلم وائس

"مسلم وائس" کراچی چھوٹے سائز کا انگریزی ہفتہ وار تھا جو ۱۹۴۱ء میں اسوقت جاری ہوا جب پورے صُوبہ سندھ میں مسلمانوں کا اپنا کوئی انگریزی اخبار نہ تھا۔ اس کے ایڈیٹر پیر علی محمّد راشدؔی تھے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی "فارن سب کمیٹی" کے ممبر بھی تھے۔ یہ اخبار تحریک پاکستان کیلئے وقف رہا۔ اس کے مدیر پیر علی محمّد راشدؔی قرار دادِ لاہور سے دو برس قبل مسلمانوں کی ایک آزاد مملکت کے قیام کے حامی تھے۔ اس اخبار نے کانگریسی پروپیگنڈے کا تندّ و مد کیساتھ مقابلہ کیا اور مسلم لیگ کی جاندار اور مدلّل ترجمانی کی۔ اس نے سندھ کے مسلمانوں کے ذہین طبقہ کو بہت متاثّر کیا۔ مسلمانوں کے مشہور رہنما سیٹھ عبداللہ ہارون اس اخبار کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔



منشور

منشور جو پہلے ہفتہ وار اخبار تھا ۱۹۴۵ء میں ایک بڑے سائز کے روزنامہ میں تبدیل ہُوا۔ یہ اخبار آل انڈیا مسلم لیگ کا واحد جماعتی ترجمان تھا۔ جس کی ادارت کے فرائض سیّد احسن ریاض نے انجام دیئے جو ایک تجربہ کار صحافی تھے۔ اس اخبار کی زندگی مختصر تھی۔



THE DAILY JANG DELHI

جنگ

دھلی

جاپان نے سیام کو بھی الٹی میٹم دے دیا!!

جاپانی فوج سیام کی سرحد پر پہنچ گئی۔ جرمنوں نے تیس ہزار روسی گرفتار کرلیے!!

جنگ

یہ اخبار اسوقت پاکستان کا کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ کراچی اور راولپنڈی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے۔ دُوسری جنگِ عظیم کے دوران دہلی سے جاری ہُوا تھا۔ یہ چار صفحات پر مشتمل چھوٹے سائز کا اخبار تھا۔ لیکن ایک دو سال کے اندر اندر مکمّل روزنامہ کی صُورت اختیار کی جو اپنے ہمعصروں میں کسی سے کم نہ تھا۔ ایسے ہی وقت میں یہ تحریکِ پاکستان کا سرگرم حامی بن گیا اور کانگریس کی شدید مخالفت کرنے لگا۔ اسکے بانی مدیر میر خلیل الرحمٰن نے اسکو اتنی زیادہ ترقّی دی کہ اس کی اشاعت قریباً تمام مسلم اخبارات سے بڑھ گئی۔

قیامِ پاکستان کے بعد جنگ کا دفتر کراچی منتقل ہُوا، جہاں اسے نہ صرف بحید مقبولیّت حاصل ہُوئی بلکہ اس کے قارئین کی تعداد میں بھی پہلے کے مقابلہ میں نمایاں اضافہ ہُوا۔


هفتہ وار
الجمعیت سرحد
پشاور
چندہ سالانہ
نائب مدیر
جلد ۲
مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا پیغام قرآن حکیم میں مضمر ہے
پاکستان کا مقصد اسلام کی عزت و قاہر شوکت کا تحفظ ہے
قائد اعظم کے ارشادات

روزنامہ

الجمعیّت سرحد

پشاور

الجمعیّت سرحد، صُوبہ سرحد میں اُردو کا دوسرا روزنامہ تھا جو ابتک جاری ہے۔ اس اخبار کے مالک مدیر مرحوم سیّد سلطان محمدّ تھے جو خادِم کعبہ کے نام سے مشہور تھے۔ الجمعیّت سرحد مسلمانوں کا ایک بے باک ترجمان تھا۔ اس نے مسلم لیگ کے پرچم کے تحت مسلمانوں کو یکجا کرنے میں نمایاں حصّہ لیا۔

الجمعیت سرحد نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق کے تحفّظ کیلئے کوشاں رہا بلکہ نظم و نسق پر بھی تنقید کرتا رہا۔


نوائے وقت

بوڈاپسٹ کا آدھا حصہ روسیوں کے قبضہ میں

نوائے وقت

یہ اخبار ابتداء میں حمید نظامی (مرحوم) نے ایک چھوٹے سائز پر پندرہ روزہ کے طور پر ۱۹۴۰ء میں نکالا۔ ۱۹۴۲ء میں اسے ہفتہ وار کیا گیا اور ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء کو حمید نظامی اور حامد محمود نے مل کر اسے روزنامہ کی شکل دی۔ "نوائے وقت" مسلم لیگ کا توانا ترجمان تھا۔ کانگریس اور مسلم لیگ کی مخالف قوتوں پر مدلّل تنقید کرنے کیوجہ سے بہت جلد عوام میں مقبول ہوگیا۔ اس کے قارئین کی تعداد میں کافی اضافہ ہُوا اور مسلمانوں کے ذہین طبقہ میں خصوصیّت کیساتھ مقبول ہُوا۔ ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات اور اس کے بعد مسلم لیگ کی سِوِل نافرمانی کے دوران اس اخبار نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا اور قیامِ پاکستان کے وقت یہ یقیناً مغربی پاکستان خصُوصاً "صُوبہ" پنجاب کا نہایت طاقتور اخبار تھا۔ اس اخبار کو قیامِ پاکستان سے پہلے اور اس کے بعد متعدّد آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ تاہم یہ کامیابی کیساتھ جاری رہا اور اپنی پالیسی پر استقامت کیساتھ کاربند رہا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ اس کی سلور جوبلی منائی گئی۔



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۵

بشرو نظر جناب

تار کا پتہ: "مظلوم دنیا"

ہفتہ وار

مظلوم دُنیا

ایڈیٹر

عبدالرحمٰن ریا

بدل اشتراک

جلد ۹

پشاور۔ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ بروز جمعتہ المبارک

نمبر ۲

صُوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی ہر دلعزیزی کا بڑھتا ہوا سیلاب

کانگرسی دسیسہ کاریوں کو خس و خاشاک کی طرح بہالیجائیگا

موضع شیخ محمدی میں اسلامیان سرحد کا فلک افگن جلسہ

انسانی سروں کے بحر مواج میں پاکستانی پرچم لہراتا لینا

مجاہدین اسلام کی زرق برق پوشاکوں کا خرخ نیلوفری کو شرمندہ کرنا

ہفتہ وار
مظلوم دُنیا
پشاور

ہفتہ وار مظلوم دُنیا پشاور کا ایک اہم ہفت روزہ تھا۔ برطانوی اقتدار کے دوران اس اخبار کی پالیسی ترقی پسندانہ اور انقلابی تھی اور اس کے مندرجات حُبّ الوطنی کے جذبات سے معمور ہوتے تھے۔ مظلوم دُنیا کے بانی ایڈیٹر مرحوم عبدالرحمٰن ریاؔ ایک سنجیدہ اور مخلص انقلاب پسند انسان تھے جنہوں نے ایک سیاسی کارکن اور ممتاز صحافی کی حیثیت سے نمایاں کام کیا۔ مظلوم دُنیا ان کے خیالات اور تصورات کا صحیح ترجمان تھا۔ اس اخبار نے اپنی انقلابی اور ترقی پسندانہ خصوصیّت کو برقرار رکھتے ہُوئے پُوری سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ نظریۂ پاکستان کی حمایت کی۔

یہ اخبار قیامِ پاکستان کے بعد بھی کوئی دس سال تک جاری رہا۔ عبدالرحمٰن ریاؔ کی وفات کیساتھ ہی اس کی اشاعت بند ہوگئی۔



هفت روزہ ڈیلی ایڈیشن

انجام

دہلی

جلد ۱۷ — ۳ر جولائی ۱۹۴۶ء عیسوی — نمبر ۲۳

عارضی حکومت کا التوا

وائسرائے اور وزارتی مشن کی عہد خلافی

قائد اعظم اور وائسرائے کی خط و کتابت

انجام

"انجام" "اب مشرق" میں ضم ہوگیا ہے۔ ۱۹۲۰ء میں جناب عُمر فاروق نے دہلی سے نکالا۔ جب دُوسری عالمگیر جنگ کے دوران "جنگ" بھی اسی شہر سے جاری ہوا تو "انجام" اپنے مسلم معاصرین میں کافی اشاعت رکھتا تھا۔ یہ مسلم لیگ اور پاکستان کا پُرزور حامی تھا اور اس نے "جنگ" ہی کیطرح تحریکِ پاکستان کی پُرجوش حمایت کی۔ ۱۹۴۷ء میں اس کا دفتر کراچی میں منتقل ہوا۔ تعداد اشاعت کے معاملہ میں جنگ کیساتھ اس کا سخت مقابلہ رہا لیکن بالآخر پیچھے رہ گیا۔

۱۹۶۴ء میں اسے "نیشنل پریس ٹرسٹ" نے خرید لیا اور بعد ازاں اس کے دونوں ایڈیشن (کراچی اور پشاور) مشرق میں ضم ہوگئے۔

روزنامہ

الوحید

کراچی

روزنامہ الوحید (سندھی) پندرہ رمضان ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۲ مئی ۱۹۲۲ء کو حاجی سر عبداللہ ہارون نے کراچی سے نکالا۔ یہ شام کو شائع ہونیوالا اخبار تھا۔ قاضی عبدالرحمٰن اس کے مدیر اور ناشر تھے۔ بجلی مہیا نہ ہونیکے سبب اس کی اشاعت بند ہوگئی۔ تاہم ۲۳ جون ۱۹۲۲ء سے یہ باقاعدہ شائع ہونے لگا۔

یہ اخبار چار صفحات کا چار کالمی اخبار تھا۔ اس کے اُوپر دائیں طرف چاند تارہ اور بائیں طرف چرخہ کی تصویر ہوتی تھی جو تحریکِ خلافت اور حصولِ آزادی کی جدوجہد میں ہندو مسلم اتحاد کی علامت تھی۔

جولائی ۱۹۲۲ء کو یہ اخبار آل سندھ خلافت کمیٹی کے حوالے کیا گیا جس نے اسے ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی کی ملکیت میں دیدیا۔ جب ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین اختلافات بڑھنے لگے تو الوحید سیاستِ مسلمانوں کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کا ساتھ دینے لگا۔

یہ اخبار ۱۹۵۵ء میں بند ہوگیا۔



الوحید
THE DAILY ALWAHID



الهلال

THE ALHILAL

ہر ہندو عورت اپنے پاس خنجر رکھے

مہاسبھا کے اجلاس کی دلچسپ تجویز

قائدِ اعظم کے حکم پر عرب مسلح فوج تیار کر رہی ہیں

بمبئی میں انسانیت کے گلے پر کُند چھری پھیری جا رہی ہے

۶ دسمبر کے اعلان کو تسلیم کر کے کانگرس مہاسبھا سے غداری کر چکی مہاسبھا کا احتجاج

مستقبل میں حیدرآباد جنوبی ہند کا پاکستان بن جائیگا!

پاکستان کی راہ میں روڑا اٹکانے کا نتیجہ تباہی ہے

سرحدی گاندھی کی لیڈری اب ختم ہو چکی ہے

بنگال میں پاکستان قائم ہو چکا ہے!!

مہاسبھا کے اجلاس میں نواکھالی کا ماتم

بمبئی کا فساد ختم ہونیکا نام نہیں لیتا!

کل صبح سے ۲ ہلاک ۱۴ مجروح - ۲ جگہ فائرنگ

الهلال

یہ بمبئی کا ایک اُردو روزنامہ تھا جو اس صدی کے تیسرے عشرہ کے آخر میں شائع ہونا شروع ہُوا۔ اس کے مدیر علی بہادر خان تھے۔ جو "خلافتِ بمبئی" کے مدیر بھی تھے۔ "ہلال اور "خلافت" دونوں نے مسلم لیگ کی پُوری پُوری حمایت کی۔



THE PAKISTAN TIMES

LAHORE, Tuesday February 4, 1947

FOUNDED BY QAID-E-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH

EASTERN OPTICAL Co.

CRESCENT MEDICAL STORES

CONGRESS WHIP ATTACKS MINISTERS

Grave charges against two members of Punjab Government

Serious charges against the two Punjab Congress ministers are contained in a letter written by Sant Sudarshan, Chief Whip of the Congress Assembly Party, to the former Congress President, Maulana A. K. Azad.

Mr. Sachar is said to have proved himself "incapable and inefficient" in the administration of his departments and to have failed to check the corruption for which it is alleged to be notorious. He is also said to be "extraordinarily unacceptable" and to be in the habit of blaming his colleagues for his own sins of omission and commission.

The other Congress Minister, Chaudhry Lahri Singh, is accused of being unable to control his tongue and of making false promises to the people, the Assembly and the Cabinet. "The less said about him the better," says the letter.

"Incapable and inefficient"

Qaid-e-Azam and Leaders send greetings to "The Pakistan Times"

11th-hour bid to save life of Jew terrorist

Sister to fly to Palestine

Royal Battleship's rough passage

Mr. Jinnah leaves for Malir

پاکستان ٹائمز

یہ روزنامہ جس کے بانی قائداعظم محمدّ علی جناحؒ تھے، ۴ر فروری ۱۹۴۷ء سے شائع ہونا شروع ہُوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پنجاب مسلم لیگ نے سِول نافرمانی کی تحریک چلائی تھی اور مسلمانوں کی سیاسی جدّوجہد کیلئے ایک ایسے ہی اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ میاں افتخار الدّین نے جو پروگریسوں پیپرز لمیٹڈ کے سرگرم شراکت دار اور ممتاز لیگی رہنما بھی تھے اس کی اشاعت کا بندوبست کیا اور فیض احمد فیضؔ جو اس وقت ایک شاعر اور پروفیسر کی حیثیّت سے معروف تھے اس کے ایڈیٹر مقرّر ہُوئے۔

اس روزنامہ نے شروع شروع میں قومی نظریات پرمبنی پالیسی اختیار کی لیکن بعد میں اس کا رجحان بائیں بازو کیطرف ہونے لگا۔ اور ۱۹۵۸ء میں اسے مارشل لار گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ شروع سے اسوقت تک فیض احمد فیضؔ، مظہر علی خانؔ، احمد علی خانؔ۔ زیڈ۔ اے سلہریؔ، اور خواجہ محمدؐ آصفؔ اس اخبار کے یکے بعد دیگرے ایڈیٹر رہے۔

”پاکستان ٹائمز نے ہر لحاظ سے ایک مکمل اخبار کی حیثیت میں نہ صرف مسلمانوں کے ذہین طبقہ کی ترجمانی کی مسلم لیگ کے نظریہ پاکستان کے مخالف اخبارات کی بھی نہایت کامیابی سے مخالفت کی۔



Morning News

SOVEREIGN PAKISTAN AND INDIA BORN

BIRTH OF PAKISTAN AN EVENT IN HISTORY

MINORITIES IN INDIA WILL RECEIVE FAIR TREATMENT

Dr. Rajendra Prasad's Assurance

TRIBUTES TO GANDHI & THOSE WHO FOUGHT FOR FREEDOM

INDIAN CABINET

Pakistan Cabinet

Holiday Notice

NEHRU'S RESOLUTION PRESCRIBING OATH UNANIMOUSLY PASSED

THE DAWN of FREEDOM

Capital

Habib

ANNOUNCEMENT

Bata

مارننگ نیوز

اس کا آغاز ۱۹۴۲ء میں کلکتہ سے خواجہ نُورالدّین اور جناب عبدالرحمٰن صدیقی کی مساعی سے ہُوا۔ خواجہ نُورالدّین تین مرتبہ صوبائی قانون ساز اسمبلی کے رُکن منتخب ہُوئے اور قریباً دس سال تک کلکتہ کارپوریشن کے ممبر رہے۔ آپ "سٹار آف انڈیا" (جو ۱۹۳۰ء کے بعد پروان چڑھا) کے بانیوں میں سے تھے۔

جناب عبدالرحمٰن صدیقی ایک ہمہ صفت ادیب، مولانا محمد علی جوہر کے پُرانے رفیق کار اور ممتاز مسلم لیگی لیڈر تھے۔

اس اخبار نے پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت نہایت شدّ ومد سے کی اور تقسیم ہند کے بعد بھی مسلم اقلیت کی ترجمانی کیلئے اس کے دفاتر کلکتہ ہی میں رہے۔

جب ہندوستانی حکومت نے اسے حیدرآباد دکن کے ادغام کے حق میں اداریہ لکھنے پر مجبُور کیا تو اسکی انتظامیہ نے اس کی اشاعت بند کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ بعد میں اسے ڈھاکہ سے جاری کیا گیا مگر اس کا انگریزی ایڈیشن نہیں رہا۔

اس اخبار کی پالیسی ہمیشہ سے علاقہ پرستی کی بجائے قومی مفادات سے وابستہ رہی۔ جناب محسن علی قریباً ربع صدی سے اس کے مدیر ہیں۔

ڈان

" ڈان " کا آغاز دہلی سے ایک ہفت روزہ اخبار کی صورت میں ہوا جسے کچھ عرصہ بعد ایک روزنامہ کی شکل دی گئی۔ قائدِاعظم محمدؒ علی جناحؒ " ڈان ٹرسٹ " کی طرف سے اس کے ناظم الامور تھے اور ہندوستان کے مشہور مزاحیہ کالم نویس مسٹر پوتھن جوزف اس کے اوّلین مدیر تھے۔ ۱۹۴۵ء میں الطاف حسین نے اس کی صدارت کے فرائض سنبھالے۔

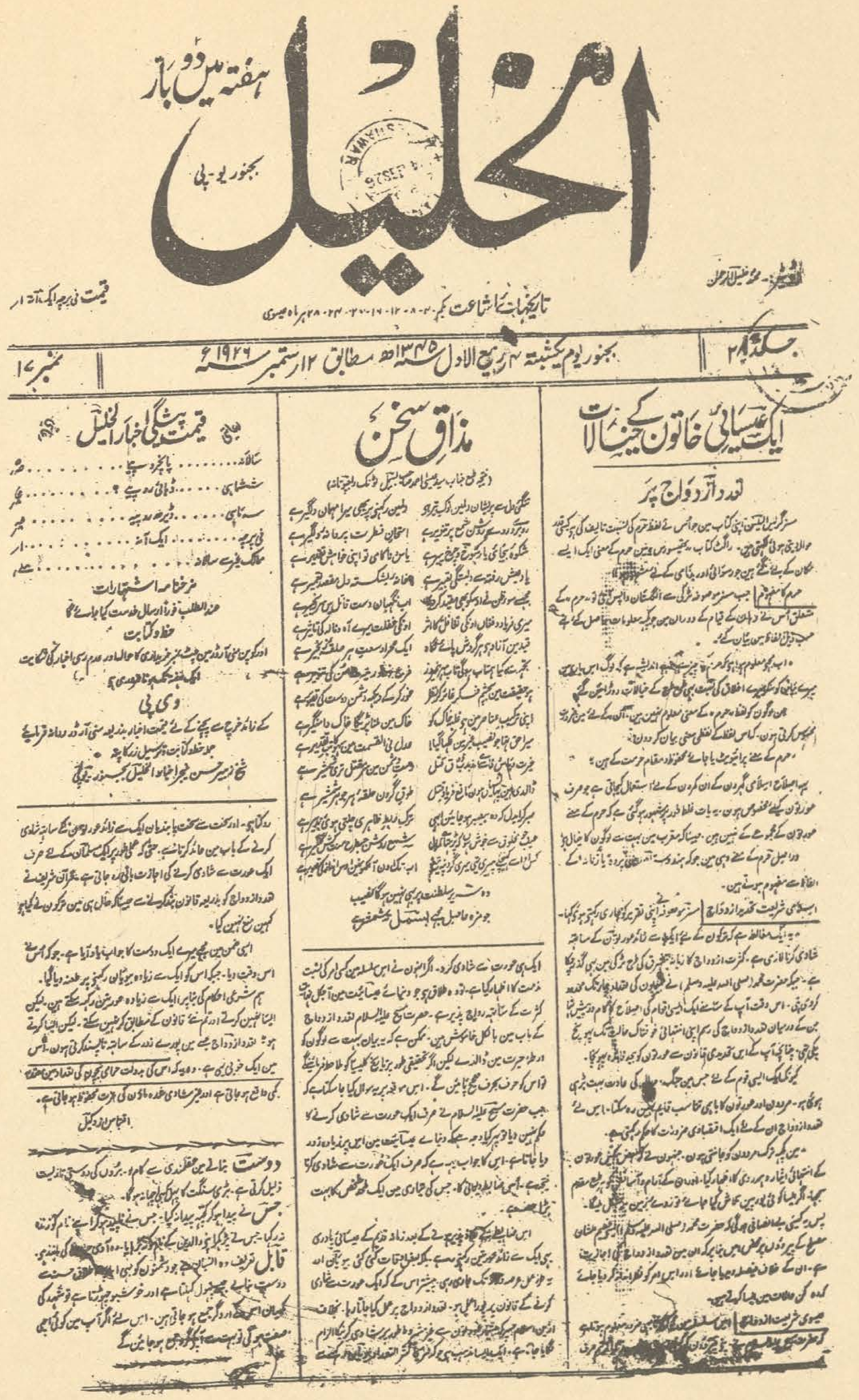
" ڈان " برِصغیر کا واحد انگریزی روزنامہ تھا جس نے ہندی مسلمانوں کے ذہین طبقہ میں بالخصوص اور دیگر عوامی طبقات میں بالعموم مقبولیّت حاصل کر کے اپنی اشاعت کا دائرہ وسیع کر لیا۔

۱۹۴۷ء میں تحریکِ سول نافرمانی کے دوران پنجاب میں اس کے داخلے پر پابندی لگا دی گئی تھی لیکن مسلم لیگی کارکنوں نے عملاً اس پابندی کو غیر مؤثر ہی کر دیا تھا۔ کیونکہ اخبار ہزاروں کی تعداد میں سمگل ہو کر آتا رہا۔

حصولِ پاکستان کے سلسلہ میں اس کی نمایاں خدمات اور کوششوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ اخبار ہندوؤں کے معاندانہ اور مفسدانہ روّیہ کا شکار ہوا اور اسکے دفاتر اور پریس کو جلا دیا گیا۔

اس کا ادارتی عملہ کراچی منتقل ہو گیا اور " پاکستان ہیرالڈ پبلیکیشنز لمیٹڈ " کے زیرِ اہتمام نئے سرے سے چھپنے لگا۔ مسٹر الطاف حسین اس کے ایڈیٹر اور مسٹر محمود ہارون انتظامیہ ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔





الخلیل

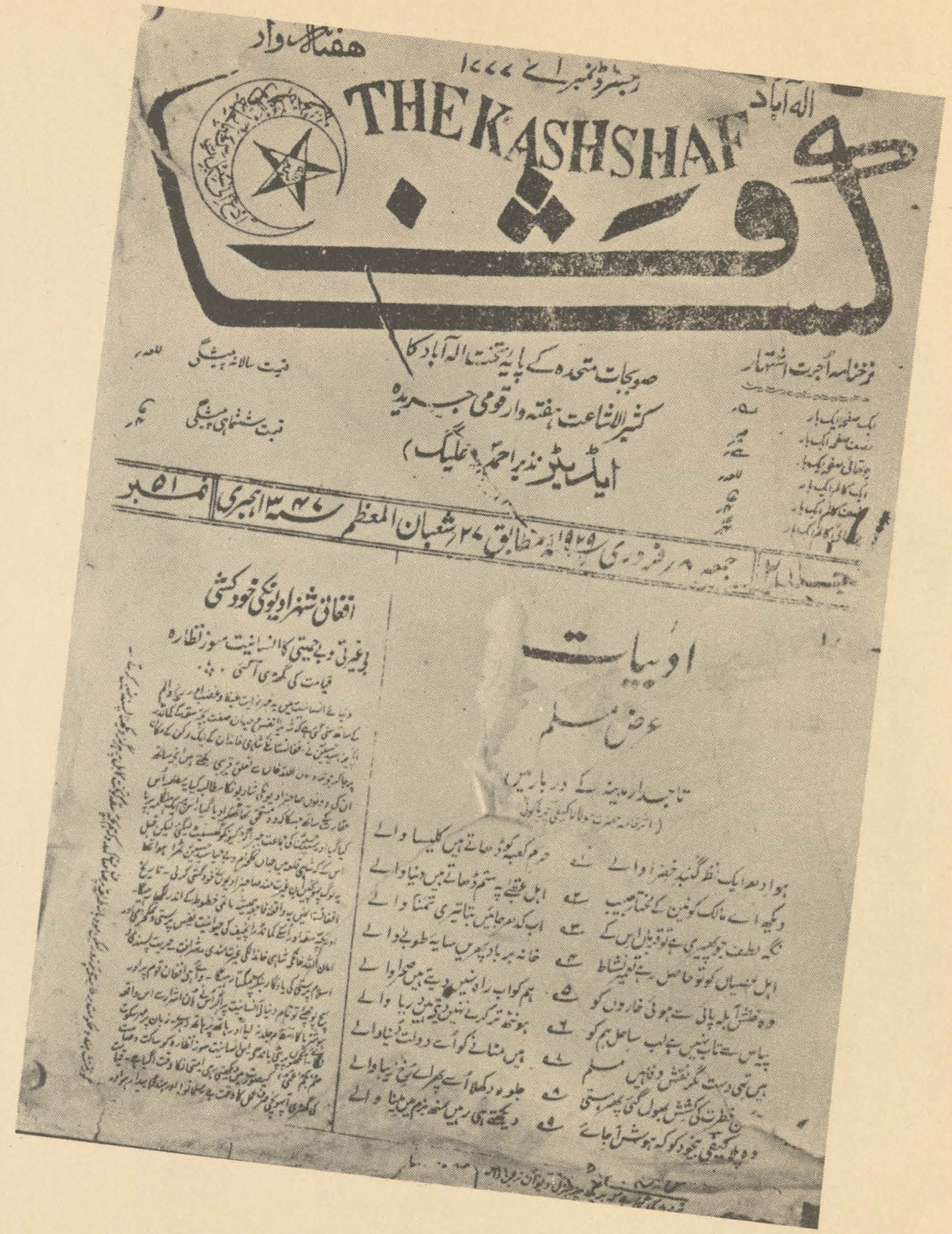
ہفتہ میں دو بار

بجنور یوپی

مذاق سخن

ایک عیسائی خاتون کے خیالات

تعدد ازدواج پر



THE KASHSHAF

کشاف

الہ آباد

ہفتہ وار

صوبجات متحدہ کے پایہ تخت الہ آباد کا

کثیر الاشاعت ہفتہ وار قومی جریدہ

ایڈیٹر نذیر احمد علیگ

افغانی شہزادوں کی خودکشی

ادبیات

عرض مسلم



آزادی مساوات کا علمبردار اسلامی حقائق

مجاہد

ہفت وار

مدیر: محمد عبدالسلام

قیمت ۱

جلد ۲ راولپنڈی ۲۴ صفر المظفر ۱۳۴۸ھ مطابق یکم اگست ۱۹۲۹ء عیسوی نمبر ۱۴

غدر ۱۸۵۷ء کے اسباب

دس ہزار جانوں کا وحشیانہ قتل

مغربی تہذیب کی زندہ مثالیں

وطن سے خطاب



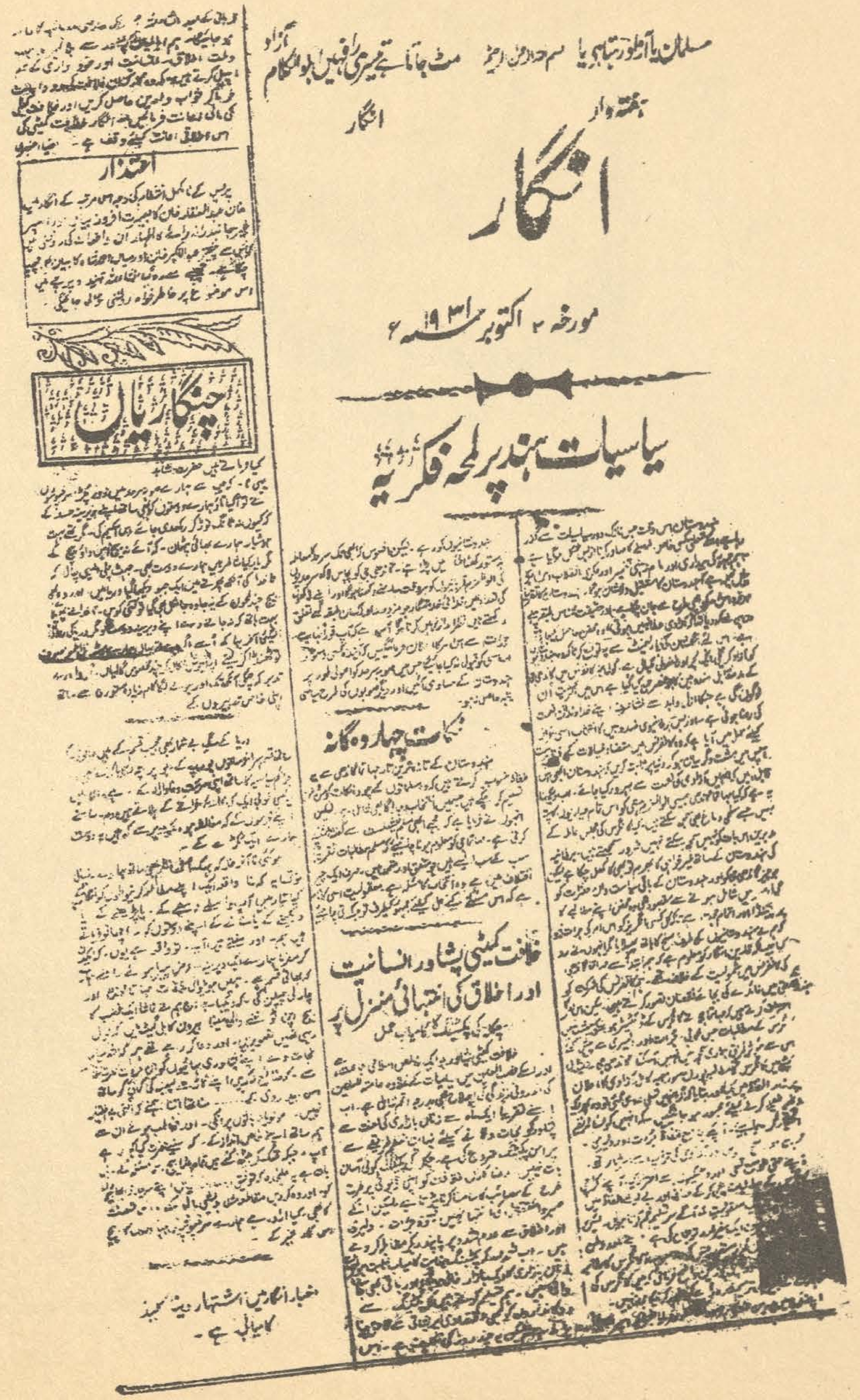
خیبر

جلد ۱ راولپنڈی بیوم یکشنبہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۱ء نمبر ۴

مدیر مسئول غلام ربانی لودی (ہاشمی)

شہنشاہ ہند بہادر شاہ کا فرزند

تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری



ہفتہ وار

انگار

مورخہ ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء

سیاسیات ہند پر لمحہ فکریہ

چنگاریاں

نکات چہاروگانہ

خلافت کمیٹی پشاور اور انسانیت اور اخلاق کی انتہائی منزل پر



تار کا پتہ سیلاب پشاور

جوش حق بیتاب فرطیلی کے باطل شود

ہفتہ وار

سیلاب

ایڈیٹر

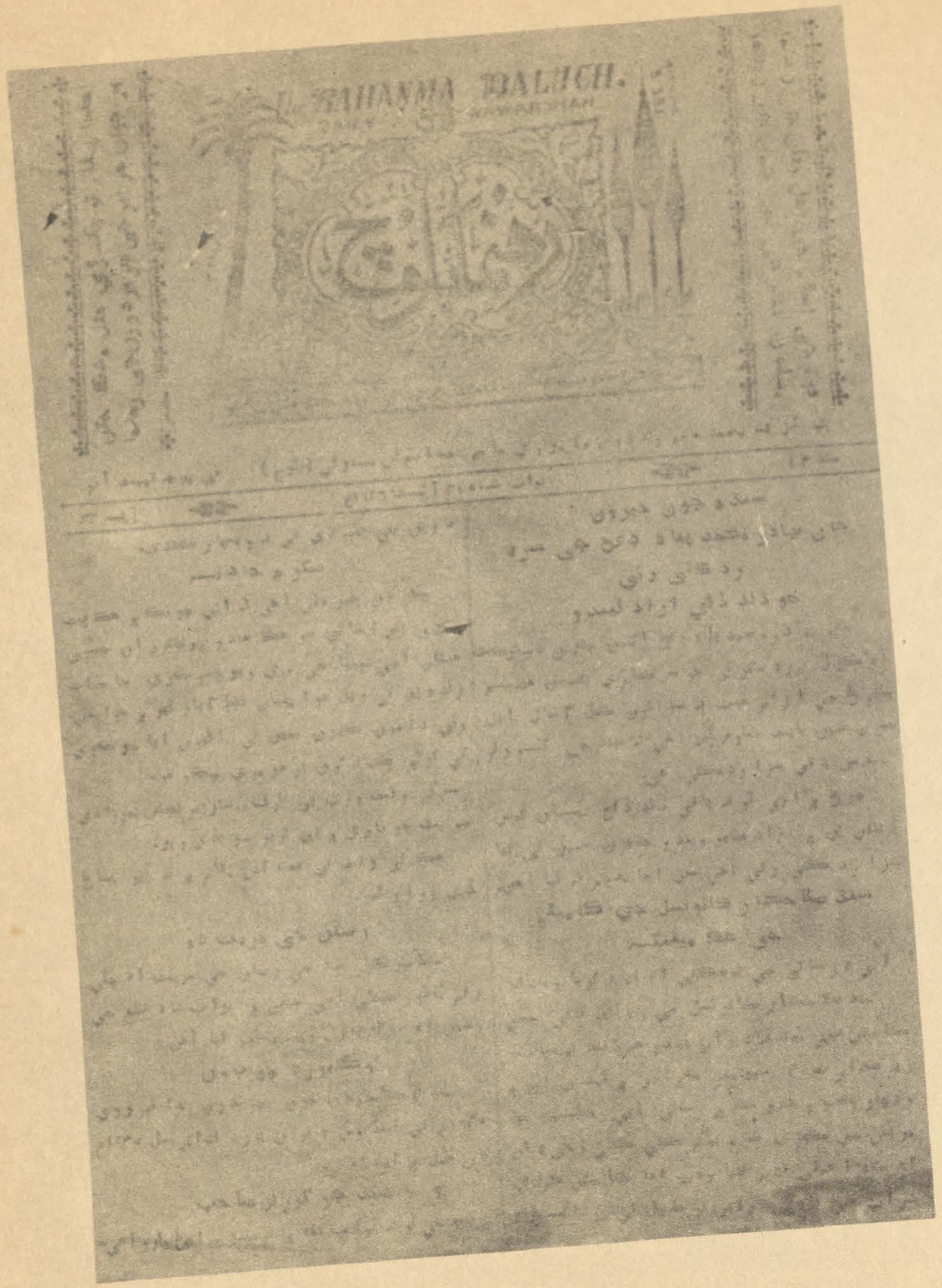
صاحبزادہ مراد خان صابر

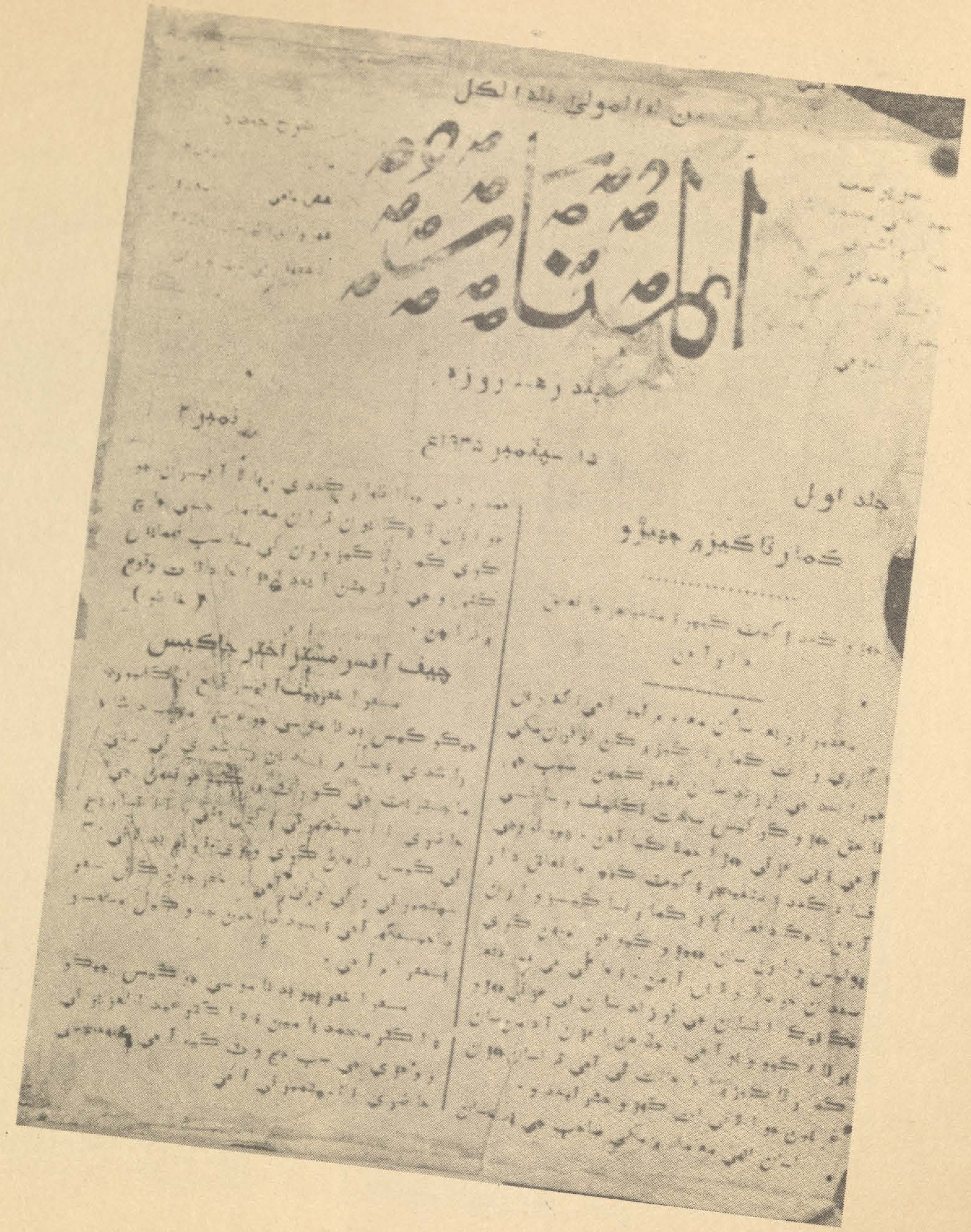
پشاور جمعۃ المبارک ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۰ھ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء

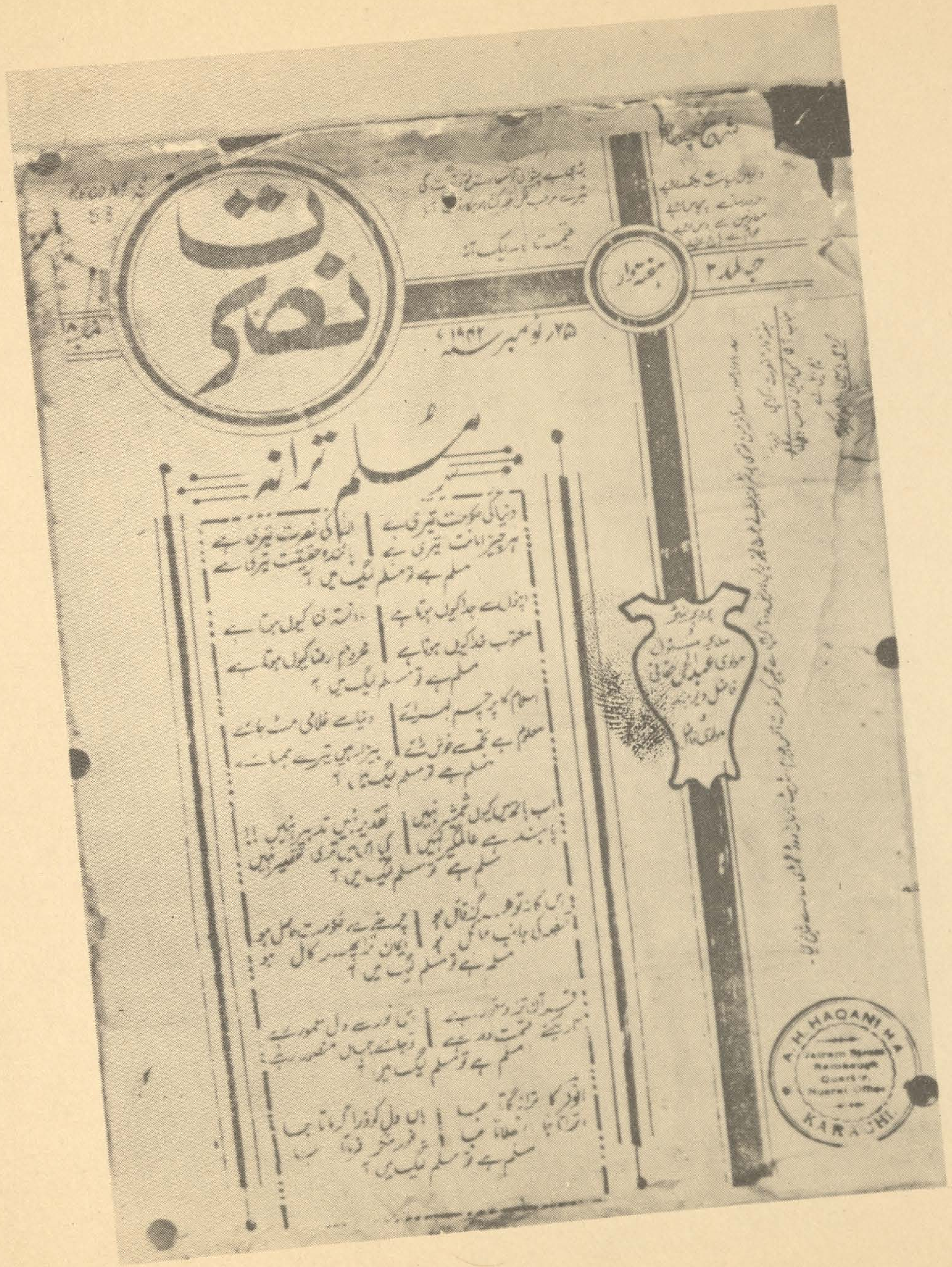
نرخ اشتہارات ... فی سطر چار آنے

تر سم زمین زکشمکش از محور او فتد

مرغ ضعیف تاکہ بدام اندر او فتد۔
مشکل رہائی اش بکسے باور او فتد
جز یاوہ گی نشان متاعش طمع خطاست
آن کاروان کہ دزد رہش رہبر او فتد
آن شعلہ بر جگر زدہ آدم بہ آدمی
سوزے سجال شان بدل آذر او فتد
اکنون ستمگرا آنچہ بما از تو برسر است
آخر ترا ز فتنہ ہمان برسر او فتد
تو بر کنار قلزم و ما را بجائے آب
تا کے ز تشنگی بہ گلو خنجر او فتد
آتش بدامن است ز سوز درون مرا
گوئی بجائے اشک ز چشم اخگر او فتد
مگذار پائے بر سر افتادگان ز کبر
تا افسرت بخاک و نجوت سر او فتد
ما گر علم ز گوہر مردی بر آوریم
تیغ ترا بہ لرزہ ز کف جوہر او فتد
باختگان ستیزہ مورز از رہ غرور
تا محشرے دگر بسر محشر او فتد
زور آزماست محنت و سرمایہ در جہان
تر سم زمین زکشمکش از محور او فتد
روشن بشمع محفل گردون کجا شود
از آہ ما بہ بزم تو گر صرصر او فتد


RAHANMA BALUCH.


جلد اول



نصرت

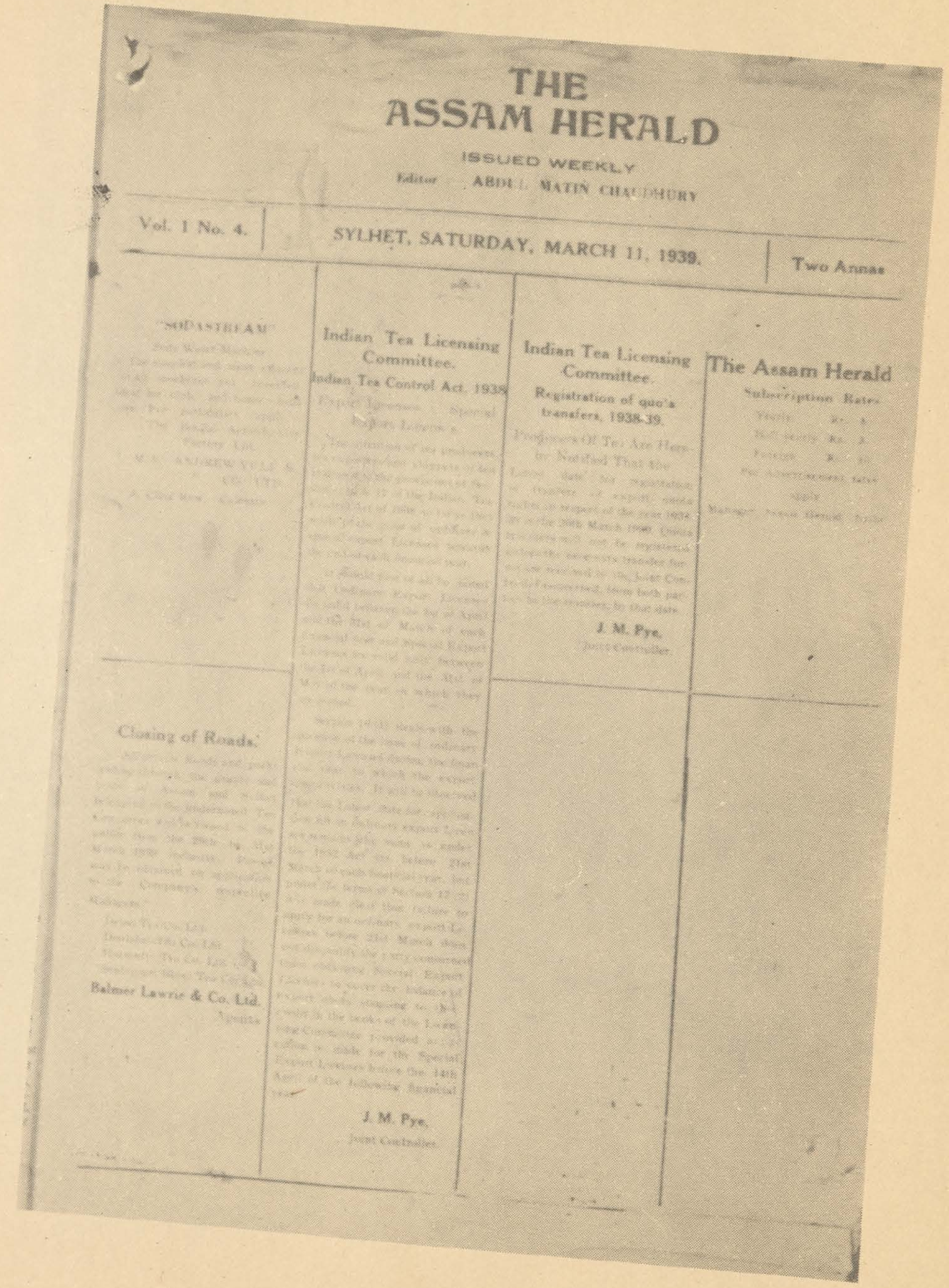
ہفتہ وار

۲۵ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء

مسلم ترانہ

A. H. HAQANI M.A.

KARACHI



THE
ASSAM HERALD

ISSUED WEEKLY

Editor ABDUL MATIN CHAUDHURY

Vol. 1 No. 4.	SYLHET, SATURDAY, MARCH 11, 1939.	Two Annas

"SODASTREAM"

Indian Tea Licensing Committee.

Indian Tea Control Act, 1938.

Indian Tea Licensing Committee.

Registration of quota transfers, 1938-39.

J. M. Pye,
Joint Controller.

The Assam Herald

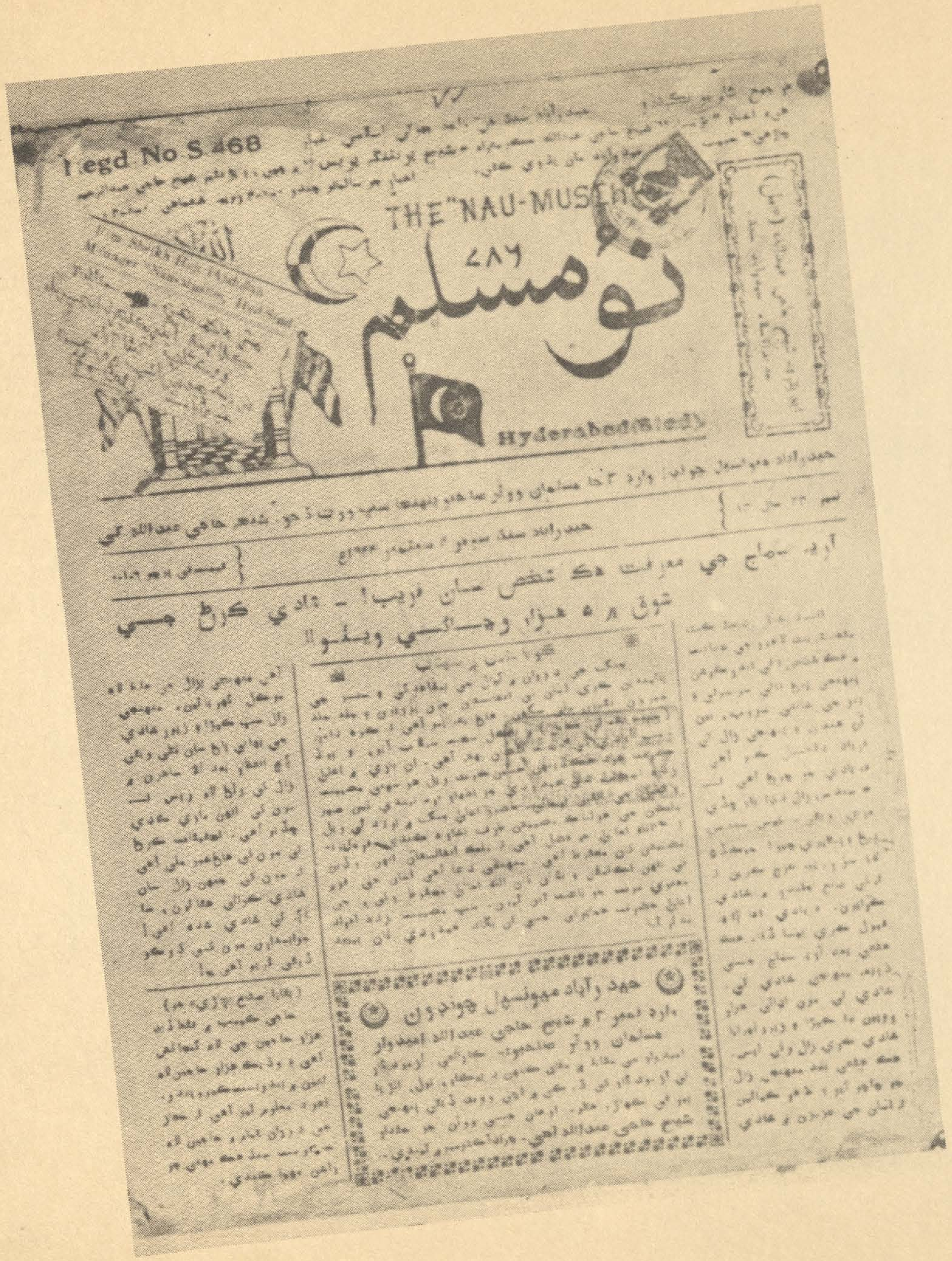
Subscription Rates

Closing of Roads.

Balmer Lawrie & Co. Ltd.
Agents

J. M. Pye,
Joint Controller.


Regd: No: S. 901
مسلمان
هفته وار
ميرپورخاص
MUSSALMAN
چشمهٔ شيرين
گلشن عرب جا گل



Regd. No. S. 468

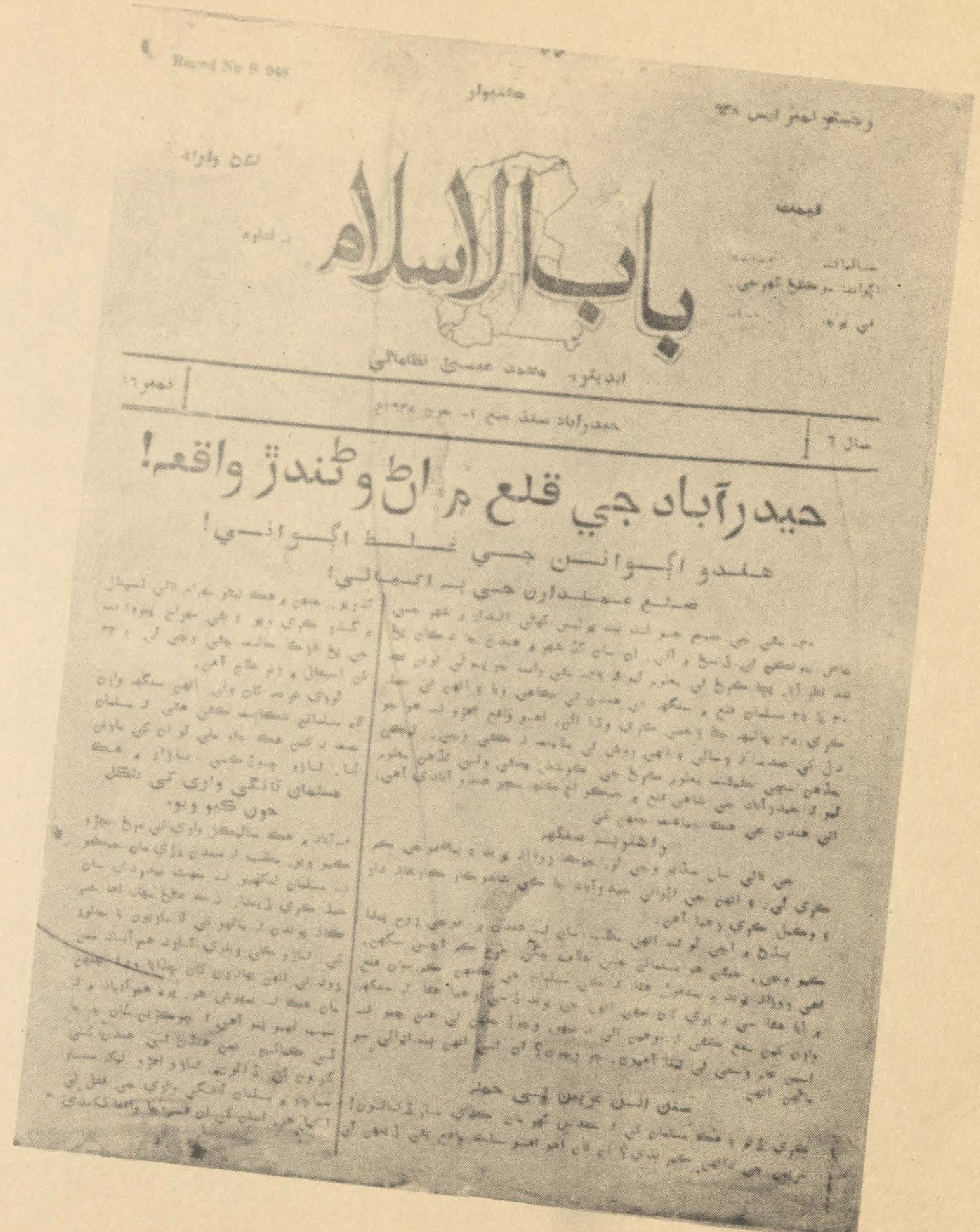
THE "NAU-MUSLIM"

نومسلم

Hyderabad (Sind)

آريہ سماج جي معرفت هڪ شخص سان فريب! - شادي ڪرڻ جي شوق ۾ ٥ هزار وڃائي ويٺو!!

حيدرآباد ميونسپل چونڊون



Regd. No. S. 948

باب الاسلام

حيدرآباد جي قلع ۾ اٽ ۽ ٽنڊڙ واقعو!

هندو اخبارن جي غلط افواهن!

Editor **The Mussalman** M.A. Ghan

Hyd[illegible]ad Sind 9th July 1945 — No. 18, Vol. 43

Mr. Gandhi Misses the Bus!

Amid the splendour that [illegible] reminiscent of historic event [illegible] charged with the twin cultures of the orient and the occident, Leaders of the various political schools of thought meet at the Viceregal Lodge Simla, Lord Wavell presiding.

The invitees all, bar Mr Gandhi sit around the miniature Round Table Coference to deliberate upon the resolving of the deadlock on the footing announced in the Wavell Plan. Mr. Gandhi although remaining in Simla has pitched his sensitive nature to caste-Hindus label and refuses to come down to earth.

Like an experienced General well versed in War strategy, he has thrown in Moulana Azad, Congress President, to represent the Hindu organisation, the so-called Indian National Congress, so that by his outward appearances he should prove the Hindu Congress to be "National". Congress represents the Hindus, but wh[illegible] a name? Factual anal[illegible] rather the preponderant [illegible] ajority, with no attachment fo[illegible] and only a few Mussalmans. Mr Gandhi admits the description.

The question of 'Parity' between the Hindus and Mussalmans, although conceded in principle, by both the Congress and the Muslim League, was agitating the mind of the Mahatma and it is going to make the stumbling block. Mr. Gandhi apparently was willing to destroy the Muslim League, though afraid to wound it openly, after his successful wriggle out in the Unity talks, initiated last year at Bombay. All appeals to Mr Gandhi to face realism are unavailing: the talks are assuming the wrangle and very likely the results feared most might assume the stark reality. Be it said to the credit of the old Congressite Mr. Rajagopalacharia that he did try his level best, to persuade Mr. [illegible] help dissolve the difficulties impeding the course of negotiations.

The All-India Muslim League is sporting enough. It has contested against subtle moves of Mr. Gandhi, and refuses to sign its death warrant. Qaid-e-Azam Mr Mohammad Ali Jinnah, the most incorruptible Leader in India does not mince words beyond the definite. His words ring true. His attitude is worthy of the task lying in front of the Muslim Nation, whose [illegible] trust is vested in him. The sole representative organ of the Mussalmans is a sacred trust in his hands, and this is the great task.

If Hindu India is really sincere and honest for effecting the compromise on terms imbedded in the Wavell offer, no new questions should be brought up, such as the non-Congress, and non-Muslim League elements. Congress by its very composition cannot represent the whole of the Hindus. There is the Hindu Sabha, the Akalis, the Hindu Liberals, the Schedule Castes, outside the pale of Congress, but why on earth these moves? If one accepts the principle and quarrels with the details, surely this would not bode well.

Surely, Mr. Gandhi seems to have missed the bus, and was evidently anxious to destroy the Wavell Plan. It is strange that the Hindu Press is silent over Mr. Gandhi's missing the Bus. What manner of logic is this that while Mr Gandhi allows other minorities to select their own representative on the proposed Executive Council the Muslim Minority should suffer the attention of Mr. Gandhi in this crude manner?

PEARLS & PEBBLES

I am a Mussalman and am proud of that fact. Islam's splendid traditions of thirteen hundred years are my inheritance. I am unwilling to lose even the smallest part of this inheritance. The teaching and history of Islam, its arts, and letters and civilisation are my wealth and my fortune. It is my duty to protect them.

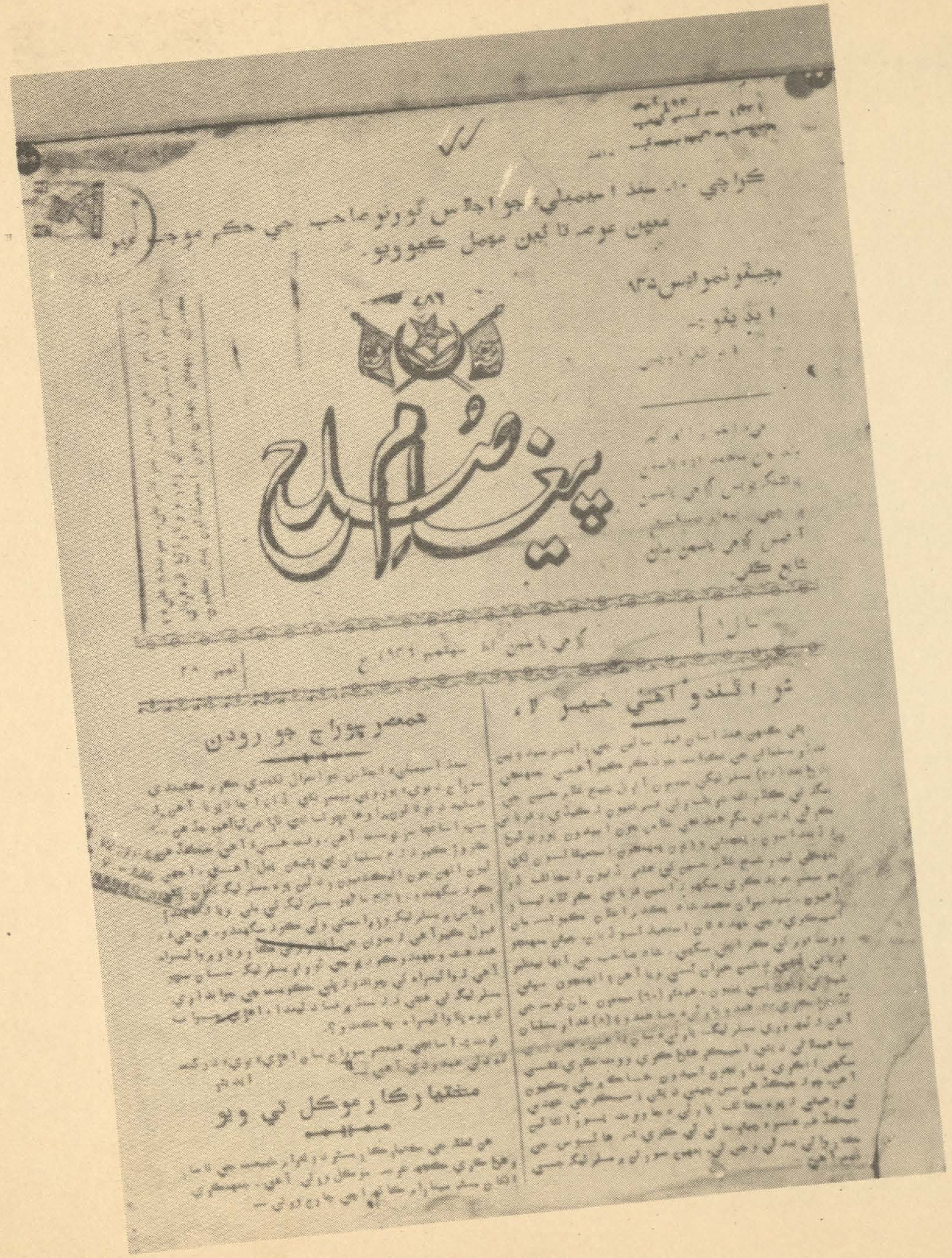
—Moulana Abul Kalam Azad

We are apt to forget that it is not communities that cause suffering to other communities as the cause of popular affrays, but rowdy elements of India's population which cause injury to peace loving communities. The BADMASHES belong to no community but form a distinct community of their own! and to it all is grist that comes to the mill.

—Maulana Mohamadali

While attempting to solve the Hindu Muslim question we should not, however, mistake the symptom for the disease. The political and religious differences which are straining the relations between the two communities are but outward manifestations of a deeper conflict, not peculiar to India or unknown to history. It is essentially a problem of two different cultures, each with its own outlook on life coming in close contact with one another. The best remedy lies in a recognition of the right of each culture to exist.

—Dr. M. A. Ansari



كراچي ١٠ سنڌ اسيمبليءَ جو اجلاس گورنر صاحب جي حڪم موجب
ڪجهه عرصي تائين ملتوي ڪيو ويو.

٧٨٦

پيغام صلح

همعصر سراج جو رودن

شواندو اکثر خبرون

منتخب ڪارموکل تي ويو



٧٨٦

هلال پاڪستان

روزانه

قبائلين جو وائسراء هند کي جواب

جوسٽائين هندستاني مسلمانن تي ٿيندڙ ظلم بند نه ٿيا اسين ٿيڪاڻن ڪونه ويهنداسين

هندسرڪار سان لڙنداسين

بهار جي مصيبت زدن جي امداد

سنڌي بيگمات جو ديپوٽيشن

مسٽر يوسف هارون دهلي ويندو



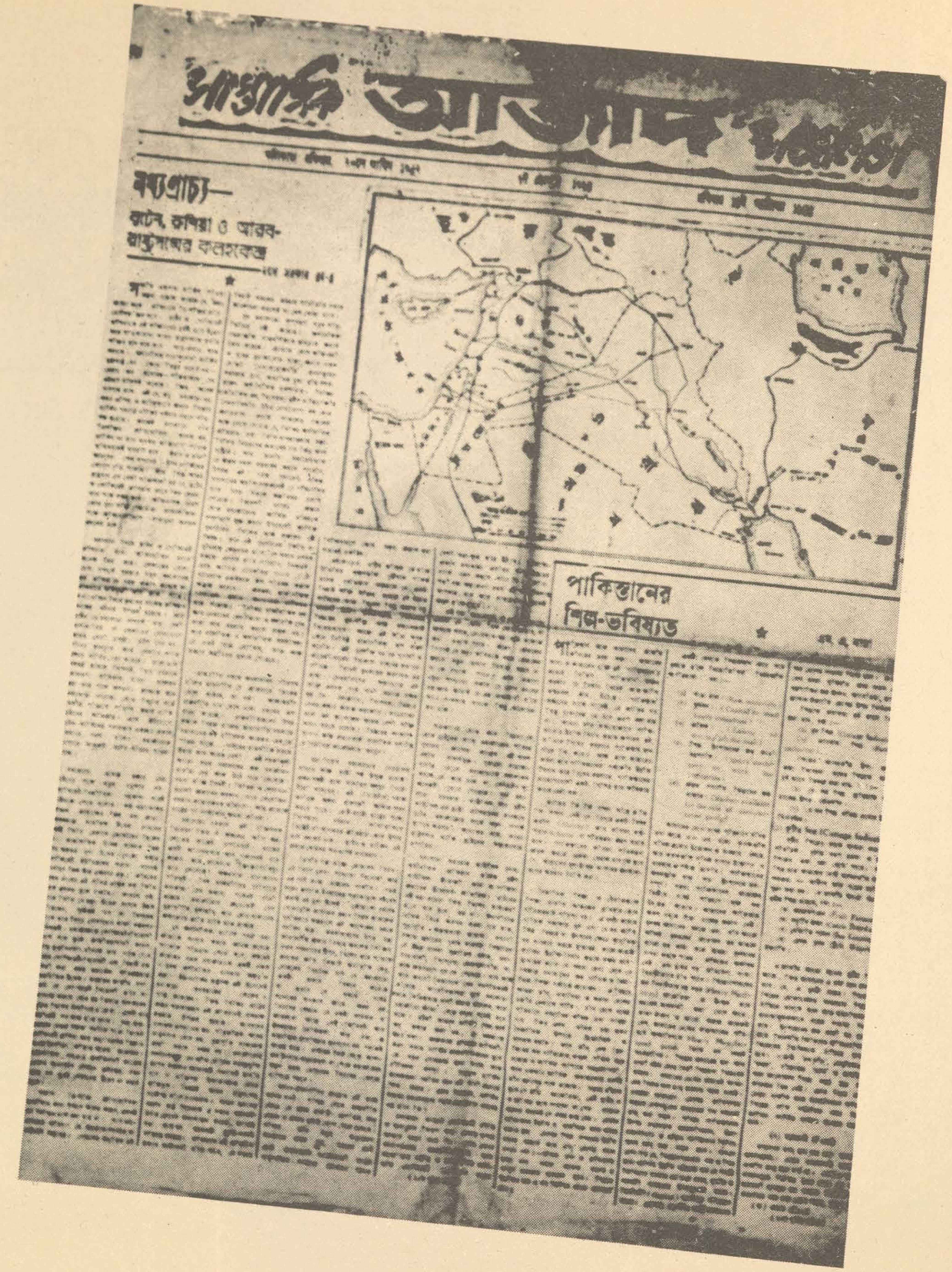
ستلج

سرخ نشان

علی احمد رفعت

شمارہ

اپنا دیش



আজাদ

মধ্যপ্রাচ্য—

রুশিয়া ও আরব-

পাকিস্তানের
শিল্প-ভবিষ্যত

شکریہ

ادارۂ قومی تعمیرِ نو مندرجہ ذیل خواتین و حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے تصاویر اور دستاویزات مہیا کر کے ہمیں یہ البم شائع کرنے کے قابل بنایا۔

۱ - جناب عبداللہ چندریگر کراچی -
۲ - جناب عبداللہ مخلص، پشاور
۳ - الحاج غلام حیدر اختر، ایڈیٹر ہمدم کوہاٹ
۴ - جناب احقر سرحدی، ایڈیٹر روزنامہ "ترجمان افغان" پشاور -
۵ - جناب احمد و بیگم اختر سلیمان کراچی -
۶ - جناب ابوالکیف کیفی سرحدی، پشاور
۷ - جناب فارُوق قریشی، لاہور
۸ - جناب جی الانا، کراچی
۹ - حکیم عبدالخالق خلیق، پشاور
۱۰ - حافظ عبدالحمید بھٹی، سکھر
۱۱ - حافظ غلام غوث صحرائی ایڈیٹر "ہمارا پاکستان" پشاور
۱۲ - جناب جمیل نشتر کراچی -
۱۳ - خان فدا محمد خان پشاور
۱۴ - خان افتخار حسین خان ممدوٹ، لاہور
۱۵ - جناب خلیق ملتانی، بہاول پور
۱۶ - جناب خالد علی ڈائرکٹر پی - آئی - ڈی کراچی
۱۷ - لالہ وزیر محمد خان صدیقی، پشاور
۱۸ - ماسٹر خان گل، ایڈیٹر بانگِ حرم کراچی
۱۹ - ڈاکٹر الیاس مسعود، لاہور
۲۰ - جناب محمود ہارُون، کراچی
۲۱ - مولانا عبدالقادر ڈائرکٹر مرکزی اُردو بورڈ پشاور
۲۲ - مولانا فضل معبود، مرکزی اردو بورڈ، پشاور
۲۳ - مولانا مولوی نورالحق، سلہٹ
۲۴ - میاں بشیر احمد - لاہور
۲۵ - میاں منظر بشیر، لاہور
۲۶ - میر خلیل الرحمٰن، روزنامہ جنگ، کراچی
۲۷ - جناب ایم - عزیز، پنجاب فوٹو سروس، لاہور
۲۸ - جناب محمد ایوب صابر، کوہاٹ
۲۹ - جناب محمد بخش جوہر، حیدر آباد
۳۰ - جناب محمد بخش اعوان، پشاور شہر
۳۱ - جناب محسن علی ایڈیٹر مارننگ نیوز، کراچی
۳۲ - جناب مرتضیٰ ملک، پشاور
۳۳ - جناب محمد شفیع صابر، پرنسپل فارورڈ کالج پشاور
۳۴ - منشی عبدالشکور ایڈووکیٹ، حیدر آباد
۳۵ - نواب احسان اللہ خان، ڈھاکہ
۳۶ - جناب نثار احمد خان ایڈووکیٹ، پشاور
۳۷ - محترمہ نورالصباح بیگم - کراچی
۳۸ - جناب پیرزادہ، پیراڈائز سبسکرپشن ایجنسی کراچی
۳۹ - پیر علی محمد راشدی، کراچی
۴۰ - قاضی محمد اکبر، حیدر آباد
۴۱ - بیگم سلمیٰ تصدق حسین، لاہور
۴۲ - بیگم شائستہ اکرام اللہ، کراچی
۴۳ - جناب شیر علی، علی دینا خواجہ، کراچی
۴۴ - جناب ایس - ایم جعفر، ڈائرکٹر پشاور میوزیم
۴۵ - سید محمد حسن گیلانی ایڈیٹر الجمعیت سرحد، پشاور
۴۶ - بیگم تزئین فریدی، کراچی
۴۷ - جناب یوسف علی خان، جنگ، کراچی
۴۸ - جناب ذکاء اللہ، خیبر میل، پشاور
۴۹ - چودھری محمد شریف، مسلم روڈ، اتفاق کالونی لاہور
۵۰ - شیخ فضل الٰہی، سمن آباد - لاہور

باہتمام شیخ نیاز احمد علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں طبع ہوا